تدریس جغرافیہ

بہ مدارس ہندوستان، برما و سیلون

مصنفہ

ال۔ ڈڈلی اسٹامپ بی۔ اے، ڈی۔ اس سی (لندن) اف آر جی اس

سابق پروفیسر جغرافیہ رنگون یونیورسٹی

مصنف [illegible]

[illegible]

و

السی اسٹامپ بی۔ اے (لندن)

سند یافتہ تدریس فوقانیہ لندن یونیورسٹی

سند یافتہ معلمہ درجہ تحتانیہ لندن یونیورسٹی

سابق معلمہ جغرافیہ ایبے پبلک اسکول ریڈنگ

سابق ممتحن جغرافیہ صوبہ برما

مع نقشہ جات و اشکال و یک ضمیمہ مشتمل بر ۱۳۰ سوالات امتحان

مترجمہ

محمد حبیب اللہ رشدی

سنہ ۲۶-۱۹۲۵ء کے موسم سرما میں اس کتاب کے مصنفین نے رنگون یونیورسٹی کی سرپرستی میں تدریس جغرافیہ پر سلسلہ وار لکچر دیئے تھے جن کی غرض رنگون کے مدرّسین کو افادہ پہنچانا تھا۔ ان لکچروں سے رنگون کے مدرّسوں نے حیرت انگیز دلچسپی کا اظہار کیا۔ وہ ہفتہ بھر مدرسوں کی محنت کے بعد جمعہ کو چار سے چھ بجے تک ان لکچروں کو سنا کرتے تھے اس طرح تین مہینے گزرنے کے بعد انہوں نے اور لکچروں کا مطالبہ کیا۔ ان کی اس تعجب خیز دلچسپی نے ہم کو اس امر پر آمادہ کیا کہ ہم اپنے لکچروں کو نہ صرف رنگون ہی کے بلکہ اور مدرسین کے لئے بھی اس کتاب کی صورت میں تحریر کریں۔

ہم نے ممکنہ کوشش کی ہے کہ جدید تدریس جغرافیہ کے زیادہ اہم مقاصد کو آسان ترین صورت میں پیش کریں۔ یہ کوئی تعلیماتی نصابی کتاب نہیں ہے لیکن ہم نے اس کو اصلاً ایک عملی رہنما بنایا ہے جس میں ایک اوسط درجے کے مدرس کے دائرے کے باہر کی کوئی بات نہیں بیان کی گئی ہے۔

رنگون ایک ایسا شہر ہے جہاں ہر ملک اور ہر قسم کا آدمی موجود ہے اس کی آبادی کے ساڑھے تین لاکھ آدمیوں میں تخمیناً ایک ثلث برمی لوگ ہیں۔ اور بقیہ ساری آبادی ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے کھنچ آئی ہے علاوہ ازیں وہاں چینیوں، جاپانیوں، انگریز ہندیوں اور یورپینوں کی خاصی تعداد موجود ہے مدرسین اور طلباء دونوں گروہوں میں جن جن سے ملنے کا اتفاق ہوا وہ بہت مختلف نسلوں اور مختلف زبانوں کے لوگ رہے جن سے اکثر اوقات مختلف طریقۂ کار اور مختلف خیالات سے واسطہ پڑا۔ برمامیں ہماری کارگزاری کے چند ہی

برسوں میں ہم نے سرکاری امتحانات کے طلبہ کے کم از کم پانچ ہزار جغرافیہ کے جوابی بیاضات جانچے۔ اس سے ہمیں جو تجربہ حاصل ہوا وہ ہم نے اس کتاب کے اصول اور نظائر میں استعمال کیا ہے

مدرسوں کی زندگی میں ہمیں کمی گنجائش کے ہوّا کی ڈراؤنی شکل اکثر دکھائی دیتی ہے۔ ہم نے اس ہوّا کو اس کتاب کے سلسلہ میں فراموش نہیں کیا بلکہ اس کا خاطر خواہ خیال رکھا ہے۔

آخر میں ہم اس چھوٹی سی کتاب کو پرخلوص تمناؤں کے ساتھ ہندوستان کے مدرسین جغرافیہ کے اس بڑے گروہ کے نام معنون کرتے ہیں جو ایسی ایسی مشکلات کے ساتھ جس سے یورپ کے ملک آشنا تک نہیں ہیں مقابلہ کرتے ہوئے دنیا کی ایک بڑی قوم کو ایک ایسے مضمون کی تعلیم دینے کی کوشش کر رہے ہیں جو دنیا کا ایک بڑا وسعت نظر پیدا کرنے والا مضمون ہے۔

ال۔ ڈی۔ ایس
ای۔ سی۔ ایس

لندن سنہ ۱۹۲۷ء

فہرست مضامین

فہرست نقشہ جات

تدریس جغرافیہ

باب اوّل

جغرافیہ کے معنے

جغرافیہ کے آج کل وہی معنے نہیں ہیں جو ہم میں سے اکثروں کی تعلیم کے زمانہ میں تھے۔ اکثر جغرافیہ کی پرانی درسی کتابوں میں جغرافیہ کے معنے یہ بتائے گئے ہیں کہ وہ دنیا اور اس کے بسنے والوں کا ایک تذکرہ ہے۔ جغرافیہ کی اس تعریف سے یہ موضوع مسافروں کی رہنما کتابوں (Guide-books) سے کچھ ہی بہتر رہ جاتا ہے۔ جغرافیہ کی تعلیم دینے میں بڑی مشکل اس لئے ہے کہ دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے ہم میں سے اکثروں کو اس مضمون کو ازسرنو سیکھنا پڑتا ہے۔ ہماری طالب علمی کے زمانہ میں جغرافیہ کوئی بہت دلچسپ مضمون نہیں کہا جا سکتا تھا۔ ہم مصنفین میں سے ایک کے ابتدائی

زمانہ کی ایک بات یہ یاد ہے کہ جغرافیہ میں انگلستان کے راسوں اور خلیجوں کی دو لمبی فہرستیں یاد کرنی پڑتی تھیں۔ اس کے بعد ایک ڈرائی نے تختہ کی باری آتی تھی جس میں یورپ کے تمام ملک، ان ملکوں کے دارالحکومت اور ان ندیوں کے نام جن پر یہ دارالحکومت واقع تھے درج تھے۔ "تجارتی جغرافیہ" کا بڑا حصہ ملکوں کے نام اور ان کی پیداوار، شہروں کی فہرست اور وہ کن چیزوں سے مشہور ہیں، انہیں باتوں سے بھرا ہوا تھا۔

ہم کو دو باتیں سب سے پہلے یاد رکھنا چاہیئے۔ مذکورۂ بالا قسم کی تعلیم آج کل جغرافیہ کی تعلیم نہیں مانی جائیگی اور نہ وہ امتحانوں میں کامیاب کرائیگی بہت سی کتابیں جو ہمارے بزرگوں کے زمانہ میں لکھی گئی تھیں اب بھی چھپ رہی ہیں اور بک رہی ہیں اور بظاہر اچھے کتب فروش انہیں بیچنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ ذرا سا غور کرنے کے بعد ہمیں ماننا پڑے گا کہ جغرافیہ ایک ایسا موضوع ہے جس میں ہمیں تازہ ترین معلومات سے واقف رہنا چاہیئے اب[1] آٹھ سال سے زیادہ ہوتے ہیں کہ آسٹریا ہنگری کی سلطنت دنیا کے نقشہ سے غائب ہوگئی لیکن اسی سال ایک ہائی اسکول فائنل کے امتحان میں تقریباً ۳۰٪ فی صد طلبہ نے یہ لکھا کہ ویانا آسٹریا ہنگری کی سلطنت کا دارالحکومت ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نئے اور پرانے جغرافیہ میں فرق کیا ہے؟ اس کا معمولی اور مختصر جواب یہ ہے۔ پرانے جغرافیہ میں ہم واقعات کی

---

[1] اصل کتاب ۱۹۲۷ء میں شایع ہوئی۔ (مترجم)

لمبی لمبی فہرستیں پڑھتے اور یاد کرتے تھے اور اس کے بعد کبھی کبھی ہم ان واقعات کے اسباب معلوم کرتے تھے کسی واقعہ کا سبب یا علت اتنی ضروری چیز نہیں تھی۔ مثلاً ہم پڑھتے تھے کہ بمبئی سے روئی باہر بھیجی جاتی ہے۔ کلکتہ سے سَن اور رنگون سے چاول۔ لیکن اس کے اسباب پر کچھ زیادہ توجہ نہیں کیجاتی تھی کہ کیوں ایسا ہوتا ہے۔ جغرافیہ والوں اور جغرافیہ کے استادوں کو معلوم ہونے لگا کہ اس مضمون کو حاصل کرنے کا یہ بہت مشکل طریقہ ہے۔ اُن کو اس بات کا انکشاف ہوا کہ جغرافیہ کے اتنے سارے واقعات تقریباً سب کے سب چند معمولی اسباب کا نتیجہ ہیں۔ پس اگر ہم ان اسباب کا مطالعہ شروع کریں تو ہمارا پہلا آدھا کام انجام پا جاتا ہے۔ نئے جغرافیہ میں ہم سب سے پہلے معمولی اسباب کا مطالعہ کرتے ہیں

قدیم جغرافیہ نتائج سے شروع ہوتا تھا اور کبھی کبھی اسباب کے مطالعہ پر لوٹ آتا تھا جدید جغرافیہ اسباب کے مطالعہ سے شروع ہوتا ہے اور بہ تدریج نتائج تک جا پہنچتا ہے۔

ہم جغرافیہ کے پڑھانے والوں کو آگاہ کئے دیتے ہیں کہ اگر آپ کو جغرافیہ کی کوئی ایسی کتاب ہاتھ آئے جس میں "راسوں" "خلیجوں" اور "جزیروں" وغیرہ کی بڑی بڑی سُرخیاں ہوں تو آپ یقین کرلیں کہ آپ کو غلط قسم کی کتاب ہاتھ لگی ہے۔ اور آپ ایسی کتاب کو پھینک سکتے ہیں۔

کبھی کبھی ہم سے یہ سوال ہوتا ہے کہ "جغرافیہ سے فائدہ کیا ہے" اس کا جواب یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ جب تک ہم بچے ہیں ہمارے خیالات انہی چیزوں تک محدود رہتے ہیں جنھیں ہم اپنے اپنے گاؤں میں دیکھتے ہیں۔ جیسے جیسے ہم

بڑھتے جاتے ہیں ہماری نظر وسیع ہوتی جاتی ہے ۔ ہم ریل پر سفر کرتے ہیں اور دوسرے قصبوں اور شہروں کو دیکھتے ہیں جو ہمارے گاؤں سے بڑے ہیں یا مختلف ہیں ۔ اب بہ مقابلہ ہمارے بچپن کے تصور کے دنیا بہت وسیع نظر آتی ہے ۔ جیسے جیسے ہماری عمر بڑھتی جاتی ہے ذاتی تجربہ ہمیں دنیا سے اور زیادہ واقف کرتا جاتا ہے ۔ لیکن عموماً ہمارا ذاتی تجربہ ہمارے اپنے ہی ملک تک محدود رہتا ہے ۔ ہمارا اپنا ملک دنیا کا ایک بہت چھوٹا سا حصہ ہے ۔ ایک کہانی ہے کہ دو بوڑھے آدمی سمندر کے ساحل تک جا پہنچے ۔ وہاں انہوں نے اپنی عمر میں پہلی مرتبہ سمندر کو دیکھا ۔ اُن میں سے ایک نے کہا "کتنے تعجب کی بات ہے مجھے اب تک یہ معلوم ہی نہ تھا کہ دنیا میں اتنا بہت سا پانی موجود ہے ۔" دوسرے نے جواب دیا "ہاں مگر اب یہاں تو تم تمام پانی کے آدھے سے زیادہ حصہ کو نہیں دیکھ سکتے ہو ۔" حقیقت میں اس بوڑھے نے تمام پانی کا تقریباً دس لاکھواں حصہ ہی دیکھا ہوگا ۔ اگر جغرافیہ نہ ہو تو ہمارا حال بھی اُسی بوڑھے کا سا ہوگا ہم بھی دنیا کا تقریباً دس لاکھواں حصہ ہی دیکھتے ہیں ۔ لیکن جغرافیہ کی مدد سے ہم بقیہ بڑے حصہ کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ کیا ہے ۔ اس طرح جغرافیہ انسان کو وسیع النظر بنانے والا مضمون ہے ۔ مدرسہ کے جملہ مضامین میں شاید ہی کوئی مضمون ایسا ہو ۔

کسی ایسی چیز کا صحیح تصور قائم کرنا بہت مشکل ہے جس کو ہم خود نہیں دیکھ سکتے ۔ ہم مختلف چیزوں مختلف شخصوں اور مختلف مقاموں کے حالات پڑھتے ہیں ۔ لیکن جب ہم ان کو اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ

ہمارے اندازے یا تصور سے بالکل مختلف ہیں۔ یہی ایسی چیز ہے جو جغرافیہ کی تعلیم میں بڑی بڑی مشکلات کا باعث بنی ہوئی ہے۔ ہم کسی غیر ملک کے چند حالات اور واقعات پڑھ لیتے ہیں لیکن ہم اپنے دماغ میں کوئی ایسی تصویر نہیں قائم کر سکتے جو اصل ملک کے مطابق ہو سفر ہی ایک ایسا وسیلہ ہے جو ہمیں اصلی ملک سے واقف کرتا ہے۔ جب ہم سفر کرتے ہیں تو ہم اپنے گھروں اپنے ملک اور اپنی قوم سے آہستہ آہستہ دور ہوتے جاتے ہیں جب ہم نئے ملکوں میں جاتے ہیں اور نئی نئی قوموں سے ملتے ہیں تب ہم فوراً اپنے دل میں اس کا مقابلہ اپنے ملک اور اپنی قوم سے کرتے ہیں جغرافیہ کی تعلیم بھی اسی طرح کی ہونی چاہئے ہم کو اپنے گھروں اور اپنے ملک کے گہرے مطالعہ سے کام شروع کرنا چاہیے دیکھی ہوئی اور پہچانی ہوئی چیزوں سے بہ تدریج نادیدہ اور نامعلوم چیزوں کی طرف نظر ڈالنی چاہیئے۔ اپنے ملک کے حالات سے دوسرے ملکوں کے حالات کا مقابلہ کر کے انہیں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے جغرافیہ کی تعلیم کا یہ زرین اصول ہے کہ معلوم سے نامعلوم تک رسائی حاصل کی جائے پس اجنبی ملکوں کا جغرافیہ پڑھانے سے پہلے اپنے ملک کے جغرافیہ کے پورے معلومات نہایت ضروری ہیں۔ اگرچہ یہ حقیقت بالکل صاف اور صریح نظر آتی ہے لیکن اکثر ہندوستانی مدارس میں نظرانداز کر دی جاتی ہے۔ ہم نے اکثر یہ دیکھا ہے کہ ہندوستانی طالب علم وادی گنگا کی پیداوار سے زیادہ آسٹریلیا کی پیداوار سے واقف رہتا ہے۔ اور بمبئی کے موقع محل سے زیادہ نیویارک کے موقع محل سے آگاہ ہے۔

اپنے ملک یا صوبہ کے جغرافیہ کو صرف پڑھا دینا کافی نہیں ہے ۔ بلکہ ہمیں چاہئیے کہ ہم بچہ میں اس کے مکان کے اطراف کے جغرافیہ سے دلچسپی پیدا کریں اور اس کے ذہن نشین کردیں کہ جغرافیہ ایسا مضمون ہے جس سے روزمرہ کی زندگی میں قدم قدم پر واسطہ پڑتا رہتا ہے ۔ ہم اس موضوع پر آیندہ باب میں تفصیلی گفتگو کریں گے ۔ قریب ہی کا بازار ہمیں جغرافیہ کے جتنے سبق دے سکتا ہے اتنے سبق ہم کئی کتابوں میں نہیں پا سکتے ۔

عام طور پر مدرسہ کے مضامین کچھ اس طرح مانع آب کمروں میں جدا جدا رکھے جاتے ہیں کہ گویا اُن میں آپس میں کوئی تعلق ہی نہیں ہے ۔ ہم روزانہ ایک ساعت حساب کے لئے ایک تاریخ کے لئے ایک جغرافیہ کے لئے مقرر کرتے ہیں مگر اس بات کی طرف کبھی اشارہ بھی نہیں کیا جاتا کہ اُن میں آپس میں کوئی تعلق ممکن بھی ہے ۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے ۔ کیونکہ تمام مضامین ایک دوسرے سے کھلے ملے ہیں ۔ تاریخ کے سبق کے لئے زیادہ تر جغرافیہ زمین تیار کرتا ہے ۔ یہ بہت ہی عمدہ بات ہے کہ معلّمین اور معلّمات اپنی جماعت کو ان مضامین کا تعلق بھی بتلاتے جائیں ۔

یورپ کی آب وہوا اور مناظر ، بلکہ اُس بر اعظم کا عام طور پر پورا جغرافیہ انگریزی ادب کے مطالعہ کے لئے زمین تیار کرتا ہے اس طرح زمین تیار کرنے کی خاص طور پر ضرورت ہے کیونکہ انگریزی ادب مدرسوں میں عام طور پر لازمی مضمون ہے ۔ انگریزی کے استاد کو انگریزی ادب پڑھاتے ہوئے اس میں کے کثیر التعداد مقامی تلمیحوں کو سمجھانا پڑتا ہے اس لئے

طالب علموں کو ایسے مقامات کے جغرافی معلومات سے قبل از قبل واقف رہنا نہایت ضروری ہے۔

جغرافیہ اور حساب میں ایک اہم تعلق قائم ہوسکتا ہے۔ نقشوں پر جو پیمانے اور رقبے استعمال کئے جاتے ہیں ان کا ٹھیک اندازہ شاید ہی کسی لڑکے یا لڑکی کی سمجھ میں آتا ہو۔ (نقشوں کے) پیمانوں سے بہت سی عملی مثالیں تناسب کی مشق کے لئے حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح رقبے اور پیمائش مسطح (Square measure) کے سوالات نقشوں ہی پر منطبق کئے جائیں تو زیادہ واقعیت اور اہمیت پیدا کر دیتے ہیں۔ ان مدارس میں جہاں سائنس کی تعلیم دی جاتی ہے سائنس کا استاد درجہ حرارت اور دباؤ کی بحث میں جغرافیہ کے استاد کے لئے بہت کچھ راستہ صاف کر دیتا ہے۔

کمرہ جغرافیہ کے متعلق کچھ بیان کئے بغیر ہم اس بات کو ختم نہیں کر سکتے۔ عام طور پر مدارس میں ہر جماعت کا ایک کمرہ ہوتا ہے۔ تمام مضامین اسی کمرہ میں پڑھائے جاتے ہیں بعض ترقی یافتہ مدارس میں جغرافیہ کا کمرہ الگ ہوتا ہے اور جغرافیہ کی تمام جماعتیں وہیں پڑھائی جاتی ہیں جغرافیہ کے لئے ایک خاص کمرہ رکھنے سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ تمام نقشے اٹلس نقشہ کشی کا سامان دوسرے آلات جو جغرافیہ کی تعلیم میں استعمال کئے جاتے ہیں سب کے سب ایک ہی جگہ موجود رہتے ہیں جن مدارس میں جملہ مضامین کی تعلیم ایک ہی کمرہ میں دی جاتی ہے وہاں جغرافیہ کی تعلیم کے وقت مناسب نقشوں کے حاصل کرنے میں بڑی دقت واقع ہوتی ہے اس لئے اکثر اوقات بغیر نقشہ ہی کے سبق ہوتا رہتا ہے ہم اس بحث کو آلات تعلیم کے سلسلہ میں پھر شروع کریں گے

فنِ تعلیم کے چند عام اصول ایسے ہیں جو تدریس جغرافیہ پر بھی سراسر منطبق ہوتے ہیں۔ ہم سب حواس خمسہ رکھتے ہیں۔ سننا (سامعہ) دیکھنا (باصرہ) سونگھنا (شامہ) چکھنا (ذائقہ) چھونا (لامسہ)۔ ہم انہیں پانچ حواس میں سے کسی ایک حس کے ذریعہ کسی شئے کو معلوم کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بہرا ہو تو وہ قوت سماعت نہیں رکھتا اس لئے وہ سماعت کے سوا دوسرے حواس سے اشیاء کو معلوم کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اندھا ہو تو بینا نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر قوت لامسہ سے اشیاء کو معلوم کرتا ہے۔ ہم بالکل غیر شعوری طور پر مختلف اوقات مختلف حواس سے کام لیتے رہتے ہیں۔ اگر ہم کسی ایک وقت میں کسی شئے کو معلوم کرنے کے لئے دو یا دو سے زیادہ حواس سے کام لیں تو ہمیں ایسی شئے کا احساس بہت جلد ہوگا اور دیرپا رہے گا۔ اس لئے معلم جغرافیہ کو ہمیشہ یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئیے کہ اپنے مضمون کی تعلیم کے وقت طلباء کے سامنے ہر وہ چیز پیش کرے جس سے انہیں ایک ہی وقت میں سننے، دیکھنے اور چھونے کی قوتیں استعمال کرنی پڑیں۔ کچھ عرصہ پہلے ہم دسویں جماعت کے امتحانی پرچے جانچ رہے تھے اس میں ایک سوال تھا کہ یورپ سے ہندوستان اور برما کو خطوط کس طرح آتے ہیں۔ جواب میں طلبہ نے لکھا تھا کہ خطوط پی۔ این۔ او (P.N.O.) کے جہازوں سے بمبئی لائے جاتے ہیں لیکن کولمبو سے رنگون تک وہ بی۔ بی لائن (B.B. Line) کے ذریعہ لائے جاتے ہیں۔ اس جواب سے یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ یہ طلبہ صرف سامعہ کے ذریعہ تعلیم دیئے گئے تھے

انہوں نے اپنی آنکھوں سے پی اینڈ او اسٹیمرس (P. & O. Steamers) یا بیبی لائین (Bibby Line) لکھا ہوا نہیں دیکھا۔ ورنہ ایسی غلطی نہ کرتے۔ اس کے سوا درجنوں طالب علموں نے یہ جواب لکھا کہ جہاز بمبئی سے پورٹ سعید جاتے ہیں، بحر قلزم سے ہوکر عدن، پھر نہر سوئز سے ہوکر سوئز اور پھر بحر روم میں سے مرسیلز یا برنڈزی سے واقع فرانس پہنچتے ہیں۔ اس جواب سے بھی ظاہر ہے کہ لڑکے صرف کانوں کے ذریعہ تعلیم دئے گئے ہیں انہیں مقاموں کے نام یاد ہیں۔ لیکن انہوں نے کبھی نقشہ پر یہ راستہ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ وہ استاد جس نے پڑھاتے وقت سماعت اور بصارت دونوں قوتوں کے ذریعہ تعلیم دینے سے غفلت کی، حقیقت میں اپنے سارے شاگردوں کی ناکامی کا ذمہ دار ہے۔ ایک اور امتحان میں طلبہ سے پوچھا گیا تھا کہ حرارت کس طرح ناپی جاتی ہے۔ انہوں نے اس کا صحیح جواب دیا کہ حرارت ایک آلہ کے ذریعہ ناپی جاتی ہے، جس کو مقیاس الحرارت کہتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد انہوں نے تفصیل کے ساتھ مقیاس الہوا کی ساخت بیان کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے ان دونوں آلات کا حال اپنی کتاب میں پڑھا لیکن ان آلات میں سے کسی کو بھی کبھی دیکھا یا استعمال نہیں کیا۔ چھوٹے لڑکوں کو تعلیم دیتے وقت متعلقہ اشیاء کو انہیں استعمال کا یا چھونے کا موقع دینا بیحد مفید ہوتا ہے سبق کے بعض خاص مقامات پر مٹی، کاغذ، بانس یا کسی اور مادہ کے نمونے بنوانا جن سے ان خاص مقامات کی تصویر کھنچتی ہو یا توضیح ہوتی ہو

بے انتہا فائدہ بخش ہے۔ اس طریقہ سے اس سبق کے اہم مواقع بچہ کے دماغ پر نقش ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ چیز ہے جو کسی اور طریقہ سے ممکن نہیں۔ اگر نمونہ جات نہیں بنائے جا سکتے تو اس کا بہترین بدل تصویر کھنچوانا ہے۔

اوپر کے تمہیدی اشارات کے پڑھنے کے بعد ہندوستانی مدرس کو یہ نہیں چاہئیے کہ وہ یہ کتاب ہی اٹھا کر پھینک دے کیونکہ "جدید" جغرافیہ کے متعلق اتنا کچھ کہا گیا ہے، اور یہ کہے کہ "اس جدید جغرافیہ سے ہمیں کیا فائدہ جبکہ ہمیں اپنے سررشتہ تعلیمات کے قواعد و ضوابط کے مطابق تعلیم دینا ہے"۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمارے علم کے مطابق فرداً فرداً ہندوستان کا ہر صوبہ اپنے سرکاری ضوابط میں اس بات کا طالب ہے کہ نظری اور عملی دونوں حیثیتوں سے جغرافیہ کی تعلیم اس کتاب میں بیان کئے ہوئے طریقوں کے مطابق ہو۔ ہمارے علم کی حد تک اس کتاب میں کوئی ایک بھی تجویز ایسی نہیں ہے جو صوبجاتی ضوابط سے لفظاً یا معناً مخالف ہو۔ تعلیم جغرافیہ کے بارے میں بعض صوبوں نے جو طے کیا ہے اس پر نظر ڈالنا بہتر ہوگا۔ بمبئی کے ضوابط ضمیمہ د میں یہ درج ہے:۔

جغرافیہ | جغرافیہ کو ناموں کی ایسی ایک فہرست ہی نہ خیال کیا جائے۔ جو طلبہ کو حفظ کرانا ہے۔ بلکہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ یہ مطالعہ ہے انسان کا بہ تعلق زمین۔ اس کے ساتھ فلکیات (ہیئت) کے سادہ ترین اور اہم ترین واقعات پر بھی نظر ڈالی جائے۔ سبب اور نتیجہ کے تعلق پر زور دیا جائے خواہ وہ طبعی ہوں (جغرافی حالات کا اثر آب و ہوا پر) خواہ سیاسی، معاشی، معاشرتی یا

اخلاقی (مثلاً ان کا جو اثر تاریخ پر یا قومی کردار پر یا معاشی حالات پر پڑتا ہے)
حافظہ کی مدد سے نقشہ کھینچنے کے عمل میں یہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ایک حسن کارانہ عمل بن کر معلم نقشہ کشی کا اجارہ بن جاتا ہے۔ اس لئے طالب علموں کو سادہ خاکے اکثر بہم پہنچائے جائیں اور اُن سے اُن خاکوں میں اہم تفصیلات کی تکمیل کرائی جائے۔ اس سے صرف ہندوستان کا نقشہ مستثنیٰ کیا جائے۔ اور طلبہ سے یہ توقع رکھی جائے کہ وہ ہندوستان کے نقشہ کو اپنے حافظہ سے تیار کریں تختہ سیاہ پر نقشوں کے خاکوں کو خود استاد بھی کھینچے۔
جہاں تک ہو سکے تصاویر اور اشکال کا آزادانہ استعمال کیا جائے اور جہاں کہیں ماحول اجازت دے عملی کام اور مشاہدہ پر بھی طلبہ کو اُکسایا جائے۔ اور ممکنہ حد تک تاریخ اور جغرافیہ کے اسباق میں تعاون پیدا کیا جائے۔
بنگال اس سے بھی زیادہ پر زور ہے۔ ہم بنگال کے تدریس جغرافیہ کے متعلق مکمل ہدایات کو یہاں پیش کرتے ہیں۔

مقدمۂ نصاب تعلیم جغرافیہ

(۱) جماعت سوم تا چہارم تک کے نصاب پر بحث کرنے سے پہلے جن جماعتوں میں کہ لڑکوں کی عمر اوسطاً دس سے تیرہ برس تک ہوتی ہے ہمیں یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ جماعت سوم میں شریک ہونے والے طالب علموں کی جغرافی تیاری کیا ہے یا کیا ہونی چاہیئے
(الف) اُنہیں مشاہدہ کی تربیت ہو چکی ہو۔ اور بالکل ابتدائی طریقہ پر انہیں اپنے طبعی ماحول کی نمایاں خصوصیات کو جمع کرنے کی مشق کرائی گئی ہو۔
(ب) اُنہیں معیاروں سے کچھ عملی شناسائی ہو گئی ہو۔ مثلاً معیار وقت معیار فاصلہ معیار سمت معیار رقبہ۔

(ج) انہوں نے اس قسم کے کام کی ابتدا کر دی ہو جس سے نقشہ کا ہوشیاری سے پڑھ لینا آ جائے۔

(د) انہیں پودوں اور جانوروں کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہو چکی ہوں ان کے آپس کے اختلافات، ان کے مختلف اصلی مقامات ان جانوروں یا پودوں کی استعمال

(ھ) انہیں کچھ یہ بھی جتلایا جا چکا ہو کہ جغرافیہ کا تعلق دوسرے مضامین سے کیا ہے۔

(۲) اب ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ اگلی جماعتوں یعنی سوم تا ششم تک کی تعلیم جغرافیہ کے اہم حصے کیا ہیں۔ ان جماعتوں کا نصاب اس موضوع کے طریقہ تعلیم کے مسلمہ اصول کے مطابق ہوگا۔ یعنی "وطن کا جغرافیہ" اور "دنیا کے جغرافیہ" کی ابتدائی باتیں۔

(۳) ان جماعتوں میں طالب علموں کو مضمون (وطنی جغرافیہ) کے ایک خاص درجہ تک آگاہ ہو جانا چاہیئے۔ وطن کا جغرافیہ ایسی چیز ہے جس سے انہیں تازہ ترین معلومات کے حاصل ہونے کا امکان ہے یا کسی طرح ان کے سامنے وسیع پیمانہ پر اس کی تشریح و توضیح کرائی جائے۔ اس کام کے مکمل ہو جانے کے بعد انہیں جغرافیۂ عالم کے درجہ میں پہنچایا جائے۔ جہاں انہیں اپنے تخیل سے کام لینا پڑے گا۔ اس درجہ میں انہیں ان معیاروں سے کام لینا پڑے گا جن سے وہ آہستہ آہستہ واقف ہوتے آئے ہیں۔ اور اسی درجہ میں بڑے بڑے رقبوں پر وہ اُن اصولوں کو منطبق کریں گے جن کو انہوں نے اپنے ماحول کے مطالعہ میں اخذ کیا تھا۔ اب ان کی معلومات کا سرچشمہ نقشہ ہوگا۔ نقشوں اور خاکوں کے سمجھنے اور اُن کے استعمال کرنے میں مسلسل ترقی سے تعلیم جغرافیہ میں کامیابی کا راستہ بہت آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے اگر بہت سا وقت اور قوت قربان کرنا پڑے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ یہ کام جہاں تک ہو سکے عملی ہونا چاہیئے لڑکوں کی اس عمر میں یہ عملی کام

بہت ہی موزوں ہے ۔ اس کام میں بہت زیادہ وقت کے صرف ہو جانے پر افسوس نہ کرنا چاہیئے
کہ لڑکوں کو نقشوں کے خاکے آزاد قلم کاری[ا] سے تیار کرنے میں کسی قدر مہارت حاصل ہو جائے
اور وہ اُن رسمی اشارات کو سیکھ لیں جو مطبوعہ نقشوں میں ہوتے ہیں سمت متعین کرنے اور
فاصلوں کے ناپنے اور اندازہ لگانے کی کثرت سے مشق کرانا بھی ضروری ہے ۔ ہر مدرسہ میں
کسی مقام پر شمال جنوب بتانے والی صحیح لکیر نمایاں طور پر کھینچ دینی چاہیئے اس کے ذریعہ مدرسہ
یا کھیل کے میدان کے خاکہ پر جو چیزیں دکھائی گئی ہیں ان کے آپس کے اضافی موقع محل
کا تعین کرایا جائے ۔ اس کے بعد مدرسہ کے آس پاس کی اہم چیزوں کا محل وقوع متعین
کرایا جائے ۔ یہ کام عملی بھی ہو اور بڑے پیمانہ کے نقشہ پر بھی ۔ اسی طرح رفتہ رفتہ دور
دور کے مقامات کے متعلق مشق کرائی جائے اور اس کے ساتھ بتدریج نقشے چھوٹے چھوٹے
پیمانہ کے استعمال کئے جائیں ۔ یہاں تک کہ طالب علم بڑے بڑے شہروں کے موقع محل اور
فاصلوں سے اور اپنے صوبہ اور ہندوستان کی اہم طبعی خصوصیات سے اچھی طرح واقف
ہو جائیں ۔

۴ ۔ اس مضمون کا طریقہ تعلیم، جہاں تک ممکن ہو سببی ہو لیکن اس طریقہ پر بہت
زیادہ بھی زور نہ دیا جائے کیونکہ اس عمر کے بچے بہت جلد اصل راستہ سے بھٹک
جائیں گے ۔ مثلاً موسموں کے اسباب کی تفصیلی تشریح یا زمین کے گول ہونے کے طویل
ثبوت غیر دانشمندانہ ہوں گے ۔ اب جو چیز بہت زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ طلبہ میں
مشاہدہ کا کام اس طرح سے جاری رکھا جائے کہ وہ آگے چل کر جغرافیہ کے زیادہ مشکل
حصوں میں زود فہمی پیدا کرا دے ۔ اس مقصد کے پیش نظر ایسی چیزوں کے مشاہدے کرائے جائیں

[ا] freehand drawing

جیسے سال کے مختلف موسموں میں طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے مقامات سال کے مختلف اوقات میں عمارتوں کے ان حصوں کا مشاہدہ جن پر صبح کو دھوپ پڑتی ہے سال کے مختلف اوقات میں مدرسہ کے کمرے یا کمروں میں دن کے خاص خاص وقت دھوپ کس حد تک آتی ہے۔ ٹھیک دوپہر کو سایہ کا گھٹاؤ بڑھاؤ۔ اور ان حالات کی موجودگی میں مقیاس الحرارت کے درجۂ حرارت میں جو کمی یا زیادتی واقع ہوتی ہے بتائی جائے۔ ہوا کی رفتار اور سمت کا بھی مشاہدہ کرایا جائے اور اس کی یادداشت لکھائی جائے۔ ان طریقوں سے ہوا اور موسم کی ضروری اجتماع کو پیش نظر کیا جائے۔ وقت آنے پر یہ سمجھانا بہت آسان ہوگا کہ ہمارے نصف کرہ پر شمال کی طرف سفر کیا جائے تو سردی بڑھتی جائے گی اور جنوب کی طرف سفر کیا جائے تو گرمی۔

۵۔ بنگال کے بہت سے حصوں میں طلبہ پر سطح زمین کی اونچائی اور پستی اور اس کی وجہ سے منظر اور زندگی کے حالات کا اختلاف ثابت کرنے کے لئے اُن کی قوت تخیل پر بہت زیادہ زور ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے تصویروں کا استعمال بہت مفید ہوگا۔ اور کسی قدر احتیاط کے ساتھ ارتفاعی خاکے ارتفاعی نقشے اور ارتفاعی کرۂ ارض کا استعمال بہت فائدہ بخش ہوتا ہے۔ اس درجے پر طلبہ کو سطح زمین کے گھس پس جانیکے باعث منظر کے ارتقاء پانے کو سمجھانا ضروری نہیں ہے۔ صرف اس بات کی طرف توجہ دلانا کافی ہے بارش کے بعد ندیوں میں جو گدلا پانی آتا ہے وہ زمین کے بعض حصوں کے عریاں ہو جانیکی شہادت دیتا ہے۔ اور یہ بھی بتا دینا چاہیئے کہ بنگال کی ندیاں کس طرح اپنا راستہ بناتی اور بدلتی رہتی ہیں۔ مضمون کا یہ حصہ معمولی آسان شکلوں اور نقشوں سے انجام پا سکتا ہے۔ ایک ایسا ٹیلہ جس میں چکنی مٹی ایت اور معمولی مٹی احتیاط کے ساتھ ملائی گئی ہو وہ بارش کے

موسم میں زمین کے تعریہ کے (یعنی گاد اور باریک مٹی کے بہہ جانے کے) عمل کا بہت اچھا مشاہدہ پیش کرسکتا ہے۔

۶۔ شاید اس امر کے متعلق ایک انتباہ کی ضرورت اب بھی باقی ہے کہ ان کم عمر طلبہ کے حافظوں پر اشیاء تجارت اور اسمائے مقامات کی فہرستوں کا بار ہرگز نہ ڈالا جائے۔ رسمی طور پر جن ناموں کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے ان کی تعداد حقیقت میں بہت تھوڑی ہے۔ اس مقصد کے لئے امریکہ میں حال ہی میں جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے اس درجہ کے طلبہ کے واقف ہونیکے لئے یورپ کے شہروں کی جو فہرست مرتب کی ہے وہ یہ ہے۔ لندن، لیورپول، مینچسٹر، ایڈنبرا، گلاسگو، میڈرڈ (مجریط)، برلن، ہیمبرگ، ویانا، روم (روما)، لے پلز، ایتھنز (اتینا) قسطنطنیہ لینن گراڈ، پیرس، مرسیلز، وینس، دوسری جغرافی خصوصیات کے نام یاد کرانے میں بھی اسی قسم کی کفایت شعاری برتنی چاہیئے۔ دیانت دارانہ تعلیم اور بقدر ضرورت نقشوں کے استعمال سے اس قسم کی بہت سی معلومات غیر رسمی اور مفید طریقہ پر حاصل ہوجاتی ہے۔

۷۔ پورا کام جہاں تک ہوسکے عملی قسم کا ہونا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں مدراس کا نصاب یہ کہتا ہے (برائے درجہ اول تا سوم) جغرافیہ کے اس نصاب کا اصلی مقصد مختلف قوموں کی زندگی کو پیش کرنا ہے جو جغرافی ماحول کے اثر سے تشکیل پائی ہے۔ اور طالب علموں کو نقشوں اور جغرافی اشاروں کے آسان نمونوں سے واقف کرانا ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں انسانی زندگی کی مخصوص تصویروں سے ابتدا کرکے یہ جتلانے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ

لوگوں کے پیشے اور زندگی کس طرح جغرافی ماحول پر منحصر ہے ۔ یہی اصول دنیا کی مختلف قوموں کے لئے بھی استعمال کیا جانا چاہئیے اور اسی کے ساتھ ساتھ طالب علموں میں عالمی نقطۂ نظر اور دنیا بحیثیت کل کا خیال پیدا کرانا چاہئیے ۔ ان میں اس بات کا تصور پیدا کرانا چاہئیے کہ دنیا فطری خطّوں سے مرتب ہے ۔ یہ خطّے مخصوص ماحول پیدا کرتے ہیں ان ماحولوں میں انسانی زندگی کے معاشی اختیارات عام طور پر متشابہ ہیں ۔ دنیائے جدید کی عظیم ترین قومیں ۔ سلطنت برطانیہ ۔

ہم اس قسم کے عاقلانہ مشوروں کے اقتباسات اور دوسرے صوبوں سے بھی پیش کر سکتے ہیں ۔ مگر اوپر کی مثالیں یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ سارے ہندوستان میں جغرافیہ کی تعلیم کو نئے طرز پر دئے جانیکی اہمیت پر کتنا زور دیا جا رہا ہے ۔

اس باب کے اہم نکات کو بطور خلاصہ ہم یوں پیش کرتے ہیں ۔

(۱) جدید جغرافیہ چند سادہ اسباب سے شروع ہوتا ہے اور بتدریج ان کے نتائج تک پہنچتا ہے ۔ جغرافیہ کا ہر واقعہ ایک وجہ رکھتا ہے وہ وجہ یا تشریح ہر وقت مدنظر رکھنی چاہئیے ۔

(۲) ہر لڑکا جو کچھ جانتا ہے یا جس کی آسانی سے تصدیق کر سکتا ہے اس سے جغرافیہ کی تعلیم شروع ہونی چاہئیے اور بتدریج نامعلوم کی طرف جس کے سمجھنے کے لئے قوت تخیل کی مشق کی ضرورت ہو بڑھنا چاہئیے ۔ دوسرے الفاظ میں باہر کے جغرافیہ سے پہلے گھر کا جغرافیہ معلوم ہونا چاہئیے ۔

(۳) ہر واقعہ کو اس طرح پیش کرنا چاہئیے اور ہر سبق کی تدریس

اس طرح ہونی چاہیئے کہ طالب علم سننے دیکھنے اور چھونے کی قوت سے وقت واحد میں کام لے۔ جغرافیہ کا کوئی سبق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ موزوں نقشے۔ اشکال ہندسی، تصاویر، نمونہ جات یا اشیا اس کی توضیح کے لئے موجود نہ ہوں۔

باب دوم

جغرافیہ طبقہ تحتانیہ و بالک باغ میں

جو کچھ اس کتاب میں کہا گیا ہے وہ ہر صورت پر خواہ جغرافیہ انگریزی میں پڑھایا جائے خواہ کسی ملکی زبان میں یکساں منطبق ہوتا ہے۔

سامان آلات تعلیمی آلات تعلیمی کا لفظ کسی قدر خوفناک انداز ہے۔ کیونکہ اس لفظ سے بہت بڑی رقم کے صرف ہو جانے کے تصورات پیش نظر ہو جاتے ہیں بدقسمتی سے ہمارے بہت سے مدارس ایسے ہیں جن کی رقمی گنجایش بہت محدود ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے جغرافیہ کی تسلی بخش تدریس کی اہم ضروریات بہت تھوڑی ہیں۔ (گو کارآمد سامان کی کوئی کمی نہیں ہے جو رقمی گنجایش ہونے کی صورت میں خریدا جاسکتا ہے) یہاں سامان اور آلات تعلیمی کی ایک کچی فہرست دی جاتی ہے جو ایک تحتانیہ مدرسہ کے لئے ضروری خیال کئے جاسکتے ہیں

(۱) ایک بڑا چمکدار رنگوں والا دیواری طبعی نقشۂ ہندوستان (یا برا جیسی بھی صورت ہو)۔

(۲) ایک کرہ (گلوب)

(۳) طبعی خصوصیات کی بڑی تصویریں۔ مختلف اشیاء کی تصاویر۔ تصویری پوسٹ کارڈ وغیرہ۔

(۴) نمونہ سازی کا سامان۔

(۵) متعدد یا بڑے بڑے تختہ جات سیاہ اور وافر مقدار میں رنگین چاک اب ذرا اس فہرست کی تفصیل پر نظر ڈالنی چاہیئے۔

طبعی دیواری نقشہ

ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بات نہیں سمجھائی جا سکتی ہے کہ چھوٹے بچوں کا آپ ترے طبعی دیواری نقشہ کو سمجھ جانا یا سمجھنے کی کوشش کرنا تعلیم جغرافیہ کی ابتدائی منزل ہے۔ البتہ یہ بے شک نہایت ضروری امر ہے کہ بچے ہندوستان کے خاکے اور اس کے اہم خصوصیات سے خوب آگاہ رہیں۔ اگر ایسا نقشہ جماعت میں بچوں کی نظروں کے سامنے لٹکتا رہے تو خود بخود بچوں کو اس سے واقفیت ہو جائیگی۔ مدرسہ میں ایک مستقل کمرۂ جغرافیہ کے موجود رہنے سے منجملہ اور فوائد کے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ نقشے اور دوسری ضروری چیزیں نظروں کے سامنے رہنے سے بچے اُن سے اچھی طرح واقف ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں تین موزوں نقشے پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) جانسٹنس بےتھی۔اوروگرافیکل میپ آف انڈیا (جانسٹن کا عمقی۔ ارتفاعی نقشہ ہندوستان) فروشندے :۔ میکملن اینڈ کمپنی لمیٹڈ

Johnston's Bathy-Orographical Map of India

Agents.— Macmillan & Co., Ltd., Calcutta

---

(۲) فلپس کمپیریٹیو وال اٹلسس۔ انڈین امپائر۔ فزیکل شیٹ (طبعی تختہ) فروشندگان :۔ لانگ مینس گرین اینڈ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ قیمت پانچ روپیہ بارہ آنے

Philip's Comparative Wall Atlasses,

Indian Empire, Physical Sheet,

Agents:— Longmans, Green & Co., Ltd., Calcutta.

(۳) وال میپ آف انڈیا طبعی رنگوں والا۔ رولدار۔ شایع کردہ گورنمنٹ میپ ڈپو کلکتہ قیمت چھبیس روپیہ

Wall Map of India, colourud physically,
mounted on rollers, Published by the Government
Map Depot, Calcutta.

یہ بڑا نقشہ مدرسہ کے کتب خانہ یا کمرہ جغرافیہ کے لئے بہت عمدہ ہے لیکن کسی معمولی کمرۂ جماعت کے لئے یہ حقیقت میں بہت بڑا ہے اور

ے اس کتاب میں لکھی ہوئی اکثر قیمتیں جو انگلستانی سکہ میں ہیں شرح تبادلہ کے تفاوت سے روپیہ کی قیمت میں فرق پڑجانا لازمی ہے۔

چھوٹے بچوں کے لئے بہت تفصیلی ہے۔

کُرہ (گلوب) یہ بہت ضروری بات ہے کہ بچوں کو بار بار یہ یاد دلایا جائے کہ زمین گول (کرہ) ہے۔ بچوں کی نظر کے سامنے ایک کُرہ (گلوب) ہمیشہ رکھنا چاہیئے۔ کرہ (گلوب) کا رنگ طبعی ہو۔ لیکن بدقسمتی سے کُرے (گلوب) سستے دام پر نہیں ملتے۔ کرہ (گلوب) جتنا بڑا ہو اچھا ہے لیکن بڑے یا چھوٹے کرہ کا حاصل کرنا رقمی گنجایش پر منحصر ہوتا ہے۔ بارہ انچ قطر والے کرُہ کی جسامت بہت کارآمد ہے۔ اس جسامت کا کرہ فلپس نے تیار کیا ہے جو لانگ منس کے ہاں سے بتیس روپیہ کو (طبعی) مل سکتا ہے۔

تصاویر چھوٹے بچوں کے لئے تصاویر کی قدر قیمت کے متعلق جتنا بھی کہا جائے کم ہے۔ حوصلہ مند ناشروں نے تصاویر کے تختے تیار کئے ہیں یا بڑی بڑی رنگین سنگی تصاویر چھاپی ہیں جن میں جغرافیہ کے مختلف پہلو نمایاں کئیے گئے ہیں لیکن ایسی اکثر تصویریں خراب اور بھدے رنگ کی ہیں۔ ان تصاویر سے کہیں بہتر ہے کہ تصویر دار جرائد مثلاً ٹائمس آف انڈیا وغیرہ سے جغرافی دلچسپی کی تصویریں جمع کیجائیں۔ بچوں کی ہمت افزائی کی جائے کہ وہ ایسے پوسٹ کارڈ جن میں غیر ملکوں کی زندگی یا دوسری اشیاء کی تصاویر ہوں جمع کرتے رہیں۔ بچوں میں اس قسم کا شوق پیدا کرا دینے سے بعض اوقات بڑے دلچسپ نتیجے نکلتے ہیں۔ جمع کرنے کے لئے جو تصویریں بچوں کی طرف سے پیش کیجائینگی اُن میں سینما کے پسندیدہ اداکار سے لیکر معلم کے اپنے خاندان کے

جمع تصاویر تک اس مجموعہ میں شامل ہوں گی ۔

آج کل اکثر دستیاب ہو جانے والی تصاویر میں خاص طور پر قیمتی تصاویر وہ ہیں جو طیاروں پر سے لی گئی ہیں یہ زمین کی وہ سطحی خصوصیات ظاہر کرتی ہیں جو اوپر سے نظر آتی ہیں ۔ اس لئے ایسی تصاویر نقشہ کے سمجھنے کے لئے پہلی سیڑھی کا کام دیتی ہیں ۔ طیاروں پر سے لی ہوئی تصاویر کا ایک دلچسپ سلسلہ مسرس فلپس نے شائع کیا ہے ۔ یہ تصاویر بڑے بڑے کارڈوں پر چھاپی گئی ہیں ۔ ایسے بارہ کارڈوں کے سٹ کی قیمت ۲۲ شلنگ چھ پنس ہے ۔

سستی نمونہ جات بنانے کا سامان تعلیم میں جو نمونہ جات استعمال کئے جاتے ہیں اُن کو ہم معقول طور پر دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں ایک تو وہ نمونے جن کو استادوں نے بنایا ہے اور جو ہمیشہ کے استعمال کے لئے محفوظ رکھے جا سکتے ہیں اور دوسرے وہ نمونے جن کو بچوں نے کسی سبق کی توضیح کے لئے بنایا ہو نمونہ سازی کے لئے بہترین چیز ہربٹس پلاس ٹی سین[1] (Harbutt's Plasticine) ہے ۔ یہ چیز قیمتی تو ہے لیکن بہت صاف ستھری ہوتی ہے ۔ بار بار استعمال کیا جا سکتی ہے اور ہر رنگ کی مل سکتی ہے معمولی سفید نمونہ سازی کی مٹی بھی پڑوں میں مل سکتی ہے ۔ لیکن حقیقت میں یہ معمولی چکنی مٹی سے (جو

---

[1] یہ چیز انڈیا اسکول سپلائز ڈپو Indian School supply Depot کلکتہ سے ڈیڑھ روپیہ فی پونڈ کے نرخ سے مل سکتی ہے ۔

ہر اینٹ کی بھٹی سے مل سکتی ہے) بہتر نہیں۔ ان دونوں چیزوں سے نمونہ جات کا تیار کرنا کوئی صاف ستھرا کام نہیں۔ اور جو استاد طبعی خصوصیات۔ پہاڑ۔ وادی۔ میدان کھڑی چٹان وغیرہ ظاہر کرنے کے لئے مستقل نمونے تیار کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اس وقت بڑی مایوسی ہوگی جبکہ یہ نمونے سوکھنے کے بعد ترخ جائیں گے۔ ایسی صورت میں ترخنے پر ان مقامات کے رخنوں میں تازہ چکنی مٹی بھر دینی چاہئیے تاکہ نمونہ مستقل طور پر قائم رہے۔ جب نمونہ بالکل سوکھ جاوے تو اس کو مناسب طور پر رنگا جا سکتا ہے۔ اگر نمونہ ملک کے ایک حصہ کا ہے۔ تو پست زمین یعنے میدانوں کو سبز رنگا جائے اور اونچی زمینوں یعنے سطح مرتفع کو ناسی بالکل اسی طرح جیسا کہ اطلسوں میں ہوتا ہے نمونہ سازی کے دوسرے سامان کے متعلق ہمیں صرف اتنا کہنا ہے۔ کہ بانس۔ کاغذ روئی اور گوند کی مدد سے تعجب خیز نمونے تیار کئے جا سکتے ہیں۔

تختہ سیاہ کا سامان اس چھوٹی سی کتاب میں جا بجا ہم رنگ کی خاص اہمیت پر بہ بہ زور دیتے جائیں گے استاد تختہ سیاہ پر رنگین چاک استعمال کرے اور بچے رنگین قلم (Crayon) یا پنسل استعمال کریں۔ جو مدرسہ رنگین چاکوں کا ڈبہ نہیں رکھتا یا اس کو آزادی کے ساتھ نہیں استعمال کرتا وہ ایک ذلیل مدرسہ ہے۔

دوسرا مسالہ جغرافیہ کی تعلیم کے لئے اور دوسرے مفید مسالے بھی ہیں۔ ہم ان پر زیادہ قیمتی ہونے کی وجہ سے زور

نہیں دیں گے ہم خاص طور پر اس کتاب میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بالکل سیدھے سادے معمولی سامان سے کیا کچھ کام لیا جاسکتا ہے۔ اکثر لوگ جکنی مٹی پر ریت کی کشتیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس میں ریت کو کھنگو کرا سنادا ور تہا کر موتے تیار کرتے ہیں۔ چند چھوٹی سی کشتیوں کا اور تھوڑی سی صاف ریت کا حاصل ہونا یقیناً کچھ دشوار نہیں۔ بعض مدرسوں میں طلبا کو چھوٹے چھوٹے تختہ سیاہ (جو پرانی وضع کی سلیٹ کی تختیوں کا جدید بدل ہے) اور رنگین چاک فراہم کردئے جاتے ہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ کھرّا کاغذ اور رنگین پنسل استعمال کئے جائیں اس سے نتائج بہت اچھے نکلیں گے اور اگر ضرورت ہو تو کام بھی مستقل طور پر محفوظ رہ سکتا ہے۔ علمی فانوس اور اس کی نفاویہ کے تعلیمی مفاد پر زور دینے کی کوئی ضرورت نہیں لیکن افسوس ہے کہ ہم میں سے بہتوں کے لئے یہ ایک ناقابل حصول نقش ہے۔ لیکن اگر اس کے دستیاب ہونے کا کوئی موقع ملے تو اس کو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔

نصاب ہم میں سے اکثر ایک مقررہ نصاب کے مطابق تعلیم دینے پر پابند ہیں۔ نصاب جگہ جگہ کا بہت بدلا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ نصاب ہمارے لئے ایک رہبر ہے نہ کہ ہمارا آقا۔ اصل میں یہ ہماری مدد کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اور جو کام کہ انجام دیا جانا چاہیئے اس کے حدود کو بتلاتا ہے یہ کوئی قطعی حکم نہیں ہے۔ جس کی پوری پوری پابندی کیجائے۔

برما کے تقویم تعلیمی (ایجوکیشنل کیالنڈر) کے الفاظ میں

نصاب کے مضامین کی درجہ بدرجہ تقسیم صرف ایک سفارش ہے۔ بشرطیکہ کسی بھی مضمون کا نصاب جو تحتانیہ وسطانیہ۔ یا فوقانیہ مدرسہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کو طالب علم نے تحتانیہ وسطانیہ۔ یا فوقانیہ درجہ سے گذر جانے سے پہلے تکمیل کر لیا ہو۔ مدرسہ کے مقتدر لوگوں کو اس بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ مختلف درجوں میں اپنے صوابدید کے مطابق تقسیم کر لیں۔

اگر ہم نصاب کا احتیاط سے مطالعہ کریں تو یہ معلوم ہوگا کہ ہندوستان کے تقریباً ہر صوبہ میں عملاً یہ چیزیں رکھی گئی ہیں:-

(الف) اہم جغرافی اصطلاحات جیسے پہاڑ۔ میدان۔ سمندر وغیرہ کی ابتدائی معلومات جن کی ریت کی کشتیوں دستی نمونوں۔ یا تصویروں اور مدرسہ کے آس پاس کی مثالوں کی مدد سے تفہیم کرائی جائے۔

(ب) نقشہ یا خاکہ کا مطلب جو مدرسہ کے خاکہ اور آس پاس کے دیہات کی مثالوں سے سمجھایا جائے۔

(ج) صوبہ کا سیدھا سادہ جغرافیہ جو حسب ذیل کی رہبری کرے:-

(د) ہندوستان کا آسان جغرافیہ۔

(ھ) جغرافیۂ عالم کے ابتدائی اصول۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر صورت میں نصاب ہم سے یہ کہتا ہے کہ معلوم چیزوں سے اور مدرسہ کے اطراف دکھائی دینے والی چیزوں سے کام شروع کر کے بتدریج صوبہ کی حد تک وسیع کیا جائے۔ اور پھر تمام ہندوستان اور بیرونی دنیا تک وسعت دیجائے۔

نصاب پر حاوی ہونیکے دو اہم طریقے

پہلا طریقہ پہلا طریقہ یہ ہے کہ ایک مقررہ مقصد کو لیکر اس کی مقامی خصوصیت اور اہمیت کے سلسلہ میں اس کا مطالعہ کیا جائے اور پھر یہ دیکھا جائے کہ وہ دیگر ممالک کے متعلق کیا سکھاتا ہے اس طرح ہر سبق میں ایک مخصوص مقصد کے وسیلہ سے ہم اپنے ملک سے دنیا کے بعض دور دراز کے حصول پر نظر ڈال سکتے ہیں یہ طریقہ رنگون کے ایک بہت بڑے اینگلو ورناکیولر مدرسہ میں استعمال کیا گیا جس سے بہت زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ ہم نیچے اسباق کی ایک تفصیلی اسکیم پہلے سال کے کام کے متعلق درج کرتے ہیں (جو برما جاگرفیکل جرنل نمبر ۳ ستمبر ۱۹۲۵ء سے بعد اجازت پیش کیا جا رہا ہے)

امیقات اول ——— جون سے اکتوبر تک ———

اس طریقہ کو عام طور پر پیش نظر رکھو ایک موضوع پر ہفتہ بھر تین سبقوں میں کام ہو۔ پہلے سبق میں استاد اور جماعت ملکر اس موضوع پر بحث مباحثہ کریں۔ دوسرے سبق میں دستی نمونہ تیار کیا جائے۔ تیسرے سبق میں نمونہ پر سوال جواب کے ذریعہ زبانی ترتیب قائم کیجائے جو اس موضوع کے اعادہ کے طور پر ہو۔

جون

۱ الف۔ مچھلی بازار۔ بازار میں کتنی قسم کی مچھلیاں دکھائی دیتی ہیں

ہر قسم کا تفصیلی بیان اور اُس کا مقامی نام ۔ وہ کہاں اور کس طرح پکڑی جاتی ہیں ۔ مچھلیاں پکڑنے کے مختلف مقامی طریقوں پر بحث ۔ دستی نمونے: مختلف طالب علم مچھلیاں پکڑنے کے مختلف طریقوں پر مختلف نمونہ تیار کریں گے مثلاً جالے ۔ پھندے ۔ ڈور ۔

(ب) ہم جو مچھلی کھاتے ہیں وہ کہاں سے آتی ہے؟ دریا سے ، ڈیلٹا سے یا جھیلوں سے ۔ دریا یا اُس کے ڈیلٹا کا بیان ، طبارہ پر سے اس کی شکل و مشابہت ۔ بڑی ندیاں اور چھوٹی کھاڑیاں ۔ مچھلیاں کیا کھاتی ہیں ۔ مچھیرے کی زندگی کے ایک دن کا بیان ۔

دستی نمونہ :۔ ندی یا ڈیلٹا کا نمونہ ۔ ریت کی کشتی میں یا چکنی مٹی میں یا ۔

(ج) دوسرے ملکوں کے مچھیرے ۔ اسکیموز ۔ کرۂ ارض پر کہاں رہتے ہیں ۔ ان کے گھروں ۔ ان کے خاندانوں ۔ ان کے ماحول اور ان کی زندگی کے ایک دن کا بیان ۔ دستی نمونہ :۔ ریت کی کشتی میں اسکیمو کا ایک منظر کاغذ اور مقوے کی مدد سے ۔ برف ظاہر کرنے کے لئے پسا ہوا چاک استعمال کیا جائے ۔

(د) دوسرے ملکوں کے مچھیرے ۔ انگریز مچھیرا کرۂ ارض پر وہ کہاں رہتا ہے بتایا جائے وہ مچھلیاں کس طرح پکڑتا ہے ۔ جالا اور پھندا ۔ اس کی مچھلیاں پکڑنے کی کشتی (بادبانی اور دخانی) وہ مچھلیاں کس طرح بیچتا ہے نمونہ :۔ دخانی ماہی گیری کی کشتی کا چکنی مٹی کا نمونہ جال کے ساتھ ۔

--- ⁘ ---

جولائی

(الف) بارش کا مطالعہ (بیرون خانہ سبق) مختلف بوچھاڑوں میں بارش کے قطروں کی جسامت، ایک تختی کو بارش میں رکھدو اور جو قطرے اُن پر پڑیں ان کو دیکھو۔ بارش کے قطرے وقفوں کے ساتھ پڑتے ہیں۔ کھیل کے میدان پر جو بارش ہوتی ہے اس کا پانی کہاں جاتا ہے۔ اور کس طرح جاتا ہے۔ بارش کے چند قطروں کو دیکھو کہ زمین پر گرنے کے بعد اُن پر کیا گذرتی ہے۔ ان پر جو کچھ گذرتی ہے ان کا نہایت احتیاط کے ساتھ بیان۔ نمونہ:۔ ریت کی کشتی یا چکنی مٹی میں بارش کے رسنے کی نقل۔

(ج) مقامی ندی ـــــ یہ بارش کے بہنے والے پانی کا ایک بڑا نمونہ ہے۔ پانی کہاں سے آتا ہے۔ اس پانی میں جو مٹی ملی ہوئی ہے وہ کہاں سے آتی ہے۔ ندی کے کناروں پر پتھر کیوں نظر آتے ہیں۔ دیہات کے بچے جماعت کے دوسرے بچوں کو دوسری ندیوں کے کناروں کا حال بیان کریں گے۔ ندی کے کنارے پانی کا غار بنا لینا۔ اور کنارے کے اوپر تودے۔ نمونہ:۔ ندی کا نمونہ چکنی مٹی میں ریت کے ساتھ

اگست

(الف) بھاجی بازار۔ بھاجی بازار میں جو سبزی فروخت ہوتی ہے اُن کی تقسیم دو طرح کیجا سکتی ہے۔ ایک مقامی اور دوسرے دیہات کی آئی ہوئی

اور دوسری تقسیم ملکی اور غیر ملک کی آئی ہوئی۔ ترکاری کس طرح پیدا ہوتی ہے اور اس کی کاشت پر بحث۔ نمونہ :- مختلف ترکاریوں کے چکنی مٹی کے مونے۔

(ب) نباتات جو دوسرے ملکوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ چاول۔ سیام جاپان ہندستان۔ چین میں۔ یہ مقامات کرہ پر بتلا دئے جائیں اور چاول کے کھیتوں کی تصویریں بتلا دی جائیں۔ اسی طرح چاء کی انگلستان اور کناڈا میں کیا پیدا ہوتا ہے۔ نمونہ :- مختلف لڑکے ریت یا چکنی مٹی سے دھان کے کھیت چاء کی کاشت۔ مکئی کے کھیتوں کے نمونہ بنائیں گے۔

(ج) ہندوستان یا برما کی پہاڑیوں پر کاشت۔ پہاڑوں پر رہنے والے بچے کی زندگی کے ایک دن پر گفتگو۔ نمونہ :- کسی پہاڑی قوم کی جھونپڑی کا نمونہ

۲ میقات دوم ۔ نومبر اور ڈسمبر۔

نومبر

(الف) کپڑے کا بازار۔ کپڑے کی کتنی قسمیں دیکھی گئیں۔ ان کے نام اور ان کی تقسیم۔ مقامی۔ ملکی۔ اور بیرونی۔ روئی کے کپڑے کس طرح بنتے ہیں۔ اس پر از بند بحث کیجائے نمونہ :- ایک ماچھ (ماگہ)

(ب) دوسرے ملکوں کے کپڑے۔ اسکیمو کی پوستینیں۔ انگلستان اور آسٹریلیا میں اون۔ امریکہ و مینچسٹر میں روئی۔ کرہ (گلوب) پر مینچسٹر کا مقام بتا دیا جائے۔ مینچسٹر کی ایک کپڑے کی گرنی کی تصویر دکھائی جائے۔ نمونہ۔ ریت کی کشتی میں روئی کی کاشت کا مونہ اور

ایک جہاز کا نمونہ جو مانچسٹر کو خام روئی لیجاتا ہے۔

(ج) دوسرے ملکوں کے کپڑے۔ ریگستان میں اونٹ کے بال عرب لڑکے کی زندگی کے ایک دن پر گفتگو۔ نمونہ :۔ ریت کی کشتی میں ریگستان کا نمونہ اور سبز کاغذ سے نخلستان کا اظہار۔ چکنی مٹی کا اونٹ اور کاغذ کا عربی خیمہ۔

(د) چوبینہ۔ ساگوان کے درخت کی زندگی کی کہانی۔ نمونہ :۔ ایک ساگوانی کشتی۔

دسمبر

(الف) دوسرے ملکوں کے جنگل۔ افریقہ کے جنگل ان کے حالات اور تصویریں۔ بونوں کی قوم کے ایک لڑکے کی زندگی کے ایک دن کا بیان۔ کناڈا میں چوبینہ کی قطع برید۔ نمونہ :۔ بعض لڑکے افریقہ کے بونوں کی جھونپڑی کا نمونہ تیار کریں گے اور بعض کناڈا کے چوبینہ کی کشتیوں کا نمونہ۔

(ب) نقل وحمل کے ذرائع۔ مقامی ریلوے اسٹیشن کے متعلق گفتگو۔ مسافر گاڑیاں اور مال گاڑیاں۔ مال گاڑیوں کے ذریعہ مال کس طرح بھیجا جاتا ہے۔ گڈس اسٹیشن (مال کے اتارنے اور چڑھانے کے اسٹیشن) بندرگاہ کی گودیوں کے متعلق گفتگو۔ دخانی جہازوں کی قسمیں جو وہاں نظر آتے ہیں۔ اور وہ کہاں کہاں جاتے ہیں۔ ان مقاموں کو کرہ (گلوب) سے

دکھایا جائے۔

(ج) دوسرے ملکوں میں حمل ونقل۔ جزائر بحرالکاہل کے ڈونگے۔ کینو — Canoe کشتیاں جو درخت کے ایک ہی تنہ کو اندر سے کھوکھلا کرکے بنائی جاتی ہیں)۔ اسکیمو کے برف پر چلنے والے گھسٹے۔ عربوں کے اونٹ۔ چینیوں کے چھکڑے۔ انگریزوں کے سمندری جہاز۔ نمونہ: مختلف کرکے مختلف نمونے اپنی اپنی پسند کے موافق بنائیں گے۔

۳ میقات سوم۔ جنوری سے مارچ تک۔

جنوری

(الف) سمت۔ سورج کہاں سے نکلتا ہے۔ ہر لڑکا جماعت کو بتلائے گا کہ اس کے گھر میں کس رخ سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ مدرسہ میں مشرق کی سمت بتائی جائے۔ اسی طرح غروب آفتاب سے مغرب کی سمت معلوم کرائی جائے۔ جماعت کی فرش پر مشرق اور مغرب بتلانے والی ایک مستقل لکیر کسی رنگ سے کھینچی جائے۔ نمونہ: ہر طالب علم اپنی ڈسک پر مشرق اور مغرب کی لکیر مقرر کرے پھر اس لکیر کی بنا پر شمال اور جنوب کی دب اکبر (بڑا ریچھ) بچے جماعت کو دب اکبر اور قطب تارے کا مقام بیان کریں گے جس کو انھوں نے خود رات کو دیکھا ہے۔

(ب) قطب نما (سائنس کے کمرہ سے حاصل کرکے) وہ کیسا استعمال کیا جاتا ہے۔ نمونہ: مقوے پر ایک قطب نما۔

(ج) کھڑکیوں میں سے خیالی سفر۔ جماعت کی دیواریں فرضی سمتوں میں۔ شہر کی مشہور عمارتوں کا مقام (قطب نما کی سمتوں میں) (الف) مدرسہ کے حوالہ سے (ب) طالب علموں کے گھروں کے حوالہ سے۔
(د) کمرۂ جماعت کا خاکہ۔ کمرۂ جماعت کے اطراف روشنوں۔ راستو کا ٹھیک نشان۔ طالب علموں کے اپنے کھینچے ہوئے خاکوں میں۔

فروری

(الف) اسکول کی جماعت کا خاکہ جس میں جماعتوں کے کمرے اور صدر دروازہ بتلائے گئے ہوں۔ مدرسہ کے اطراف کے راستوں کا ٹھیک ٹھیک نشان بچوں کے کھینچے ہوئے خاکوں میں۔
(ب) مدرسہ کے اطراف کی سڑکوں کا خاکہ جس میں مشہور عمارتیں بھی بتائی گئی ہوں۔ ان سڑکوں کے اطراف کے راستوں کے نشان بچوں کے بنائے ہوئے خاکوں میں۔
(ج) شہر یا گاؤں کا آسان خاکہ۔ گاؤں کے اطراف کے راستے۔ نشان کئے جائیں۔
(د) اعادہ۔

دوسرا طریقہ دوسرا طریقہ نصاب کی کسی قدر سختی سے پیروی کرتا ہے۔ ابتدائی دو یا تین سال کا وقت، اسکول کے قرب وجوار اور اُس صوبہ کے جس میں کہ اسکول واقع ہے مطالعہ کے لئے

وقف کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جغرافیہ کے ابتدائی اصولوں سے واقف کرایا جاتا ہے۔ بعد کے درجوں میں ہندوستان کے جغرافیہ کے اہم واقعات سے واقفیت کرائی جاتی ہے۔ مدرسہ تحتانیہ کے (اکثر صوبوں میں تحتانیہ درجہ چوتھی پر ختم ہوجاتا ہے اور پانچویں جماعت سے طبقہ وسطانیہ شروع ہوجاتا ہے) چھٹے اور آخری سال جغرافیہ عالم کی ابتدائی چیزیں سکھائی جاتی ہیں اس طریقہ میں دو نصاب کی کتابوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ استاد کی ہدایت کے لیئے ایک اور طلباء کے استعمال کے لیئے ایک طلباء کے استعمال والی کتاب مادری زبان میں پڑھائی جائے۔ وہ جو بھی کتاب استعمال کریں لازماً مادری زبان میں ہو۔ مذکورۂ بالا جن دو چھوٹی کتابوں کی ضرورت ہے ان میں حسب ذیل باتیں ہوں۔

(الف)۔ صوبہ کا بہت سادہ جغرافیہ جس کے ساتھ ساتھ جغرافیہ کی اہم تعریفیں اور اصول موجود ہوں۔

(ب) دوسری بہت سادہ چھوٹی سی کتاب جو ہندوستان سے غیر ممالک تک بہت آسان مدارج کے ساتھ عام اشیاء کی مدد سے رہبری کرے۔ ہم میں سے ایک مؤلف نے اس مقصد سے خاص ہندوستانی مدرسوں کے لیئے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے۔

فرسٹ اسٹپس ان ورلڈ جیاگرافی لانگ منس گرین اینڈ کمپنی لمیٹڈ قیمت ایک روپیہ۔

First steps in World Geography.)

(Longmans, Green & Co., Ltd., Calcutta.

اب ہمیں ان دونوں کتابوں کی تفصیلات دیکھنی چاہیئے ۔
اے سمپل پروونشیل جیاگرافی A Simple Provincial Geography
ہندوستان کے بہت سے صوبوں کے چھوٹے چھوٹے جغرافیہ ملتے ہیں
مدرسین کو اپنے اپنے صوبہ کے جغرافیہ کی جو بھی کتابیں ملتی ہیں ان سے اچھی
واقفیت ہوگی ہم میں سے ایک مولف نے ایک جغرافیہ خاص طور پر صوبہ برما کے لیے
لکھا ہے (اے فرسٹ جیوگرافی آف برما ناشرہ ۔ لانگ منس گرین اینڈ کمپنی لمیٹڈ)
A First Geography of Burma
قیمت انگریزی طباعت ۱۲/ برمی طباعت ۱۴/
Longmans, Green & Co., Ltd.
(انہیں اصول پر اے فرسٹ جیاگرفی آف انڈیا بھی لکھی گئی ہے ۔ ناشرہ ۔
لانگ منس گرین اینڈ کمپنی لمیٹڈ قیمت ۱۲/)
ہمیں معاف کیا جائے کہ ہم نے خاص طور پر اس چھوٹی سی کتاب کا بطور
نمونہ کے حوالہ دیا جس میں وہ اصول جن پر پورے جغرافیہ کا دار و مدار ہے
بتدریج پیش کئے گئے ہیں ۔ ابواب کی سرخیاں یا اسباق حسب ذیل سلسلہ کے
مطابق ہیں ۔

۱ ۔ جغرافیہ کیا ہے ۔
۲ ۔ برما کیا ہے ۔ (قطب نما کے نقطے حدود اور برما کی جسامت)
۳ ۔ برما میں کن اقسام کے لوگ رہتے ہیں (آس پاس جو مختلف لباس
اور رسم و رواج نظر آتے ہیں ان پر غور کر کے)

۴۔ دیہات کے لوگ کیا کیا کام کرتے ہیں (زراعت ۔ ماہی گیری گھریلو صنعتیں)
۵۔ شہروں میں لوگ کیا کیا کام کرتے ہیں (تجارت ۔ کاروبار ۔ حکومت)
۶۔ ہمارے گھر (تعمیر ۔ مال مسالہ کہاں سے آتا ہے)
۷۔ ہماری غذا (مختلف قسم کی غذا وہ کہاں سے آتی ہے وغیرہ)
۸۔ ہمارے کپڑے (مال مسالہ ۔ کس طرح تیار ہوتے ہیں اور کہاں سے آتے ہیں)
۹۔ ہماری استعمال کی چیزیں (وطن کی پیداوار ۔ غیر ملکوں کی اشیاء)
۱۰۔ ہم بازار میں کیا سیکھ سکتے ہیں (تجارت اور مبادلہ وغیرہ)
۱۱۔ ہم کس طرح سفر کرتے ہیں (زمین اور پانی پرانے راستے ۔ نئے راستے)
۱۲۔ پہاڑ ۔ جھاڑیاں اور میدان (طبعی تعریفات)
۱۳۔ دریا ۔
۱۴۔ سمندر
۱۵۔ کچھ حرارت کے متعلق ۔
۱۶۔ کچھ ہوا کے متعلق ۔
۱۷۔ کچھ بارش کے متعلق
۱۸۔ ہوا کے موسم ۔
۱۹۔ کارآمد جانور ۔ وہ ہوا میں کہاں سنتے ہیں ۔

۲۰ ۔ کار آمد درخت ۔ وہ برما میں کہاں پیدا ہوتے ہیں ۔
۲۱ ۔ کار آمد پودے ۔ وہ برما میں کہاں پیدا ہوتے ہیں ۔
۲۲ ۔ کار آمد معدنیات ۔ وہ برما میں کہاں پائے جاتے ہیں ۔
۲۳ ۔ کار آمد چیزیں ۔ برما کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک کس طرح لیجائی جاتی ہیں ۔
۲۴ ۔ برما میں لوگ کہاں رہتے ہیں ۔
۲۵ ۔ برما دوسرے ملکوں کے لیئے کیا کرتا ہے ۔
۲۶ ۔ دوسرے ملک برما کی کیا خدمت انجام دیتے ہیں ۔ اگر مدرسین اپنے صوبہ کے جغرافیہ کو اسی خاکہ کے مطابق استعمال کریں تو وہ مستقبل کے کام کے لیے اعلیٰ درجہ کی بنیاد ڈالیں گے ۔

فرسٹ اسٹپس ان ورلڈ جیاگرفی

First steps in World Geography.

یہ چھوٹی سی کتاب جو ہندوستان کے تمام مدارس میں موزوں نہایت ہونے کے خیال سے لکھی گئی ہے اس تمام اہم ترین عبوری حصہ پر حاوی ہے جو وطن کے جغرافیہ اور دنیا کے جغرافیہ کے درمیان ہوتا ہے یہ آسان ترین زبان میں لکھی گئی ہے ۔ اور جس خاکہ پر لکھی گئی ہے ۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔ کوئی اٹھارہ یا بیس معمولی اشیاء ایسی منتخب کی گئی ہیں جس کو ہر بچہ نے دیکھا ہے ۔ اور جس کو وہ تقریباً ہر بازار میں خرید سکتا ہے ۔ ان میں کی ہر شئے ایک سبق کا موضوع ہے ۔ یہ اشیاء ساری کی ساری

غیر ملکوں کی مصنوعات ہیں ان کا انتخاب اس طرح کیا گیا ہے کہ ہر ایک شئے دنیا کے ایک مختلف حصہ کا حال بیان کرے۔ مثال کے طور پر دیا سلائی کی ڈبیہ لیجئے جو سویڈن میں بنائی گئی ہے۔ ہم دیا سلائی کی لکڑی پر غور کرتے ہوئے صنوبر کے بڑے بڑے پیڑوں کا تصور کرتے ہیں۔ جس سے وہ دیاسلائی بنائی گئی ہے۔ اس کے بعد ہم صنوبر کے جنگل سے بحث کرتے ہیں، جس میں وہ درخت اگتا ہے۔ اس سے ہمیں اس قسم کے جنگلوں کی اس کے خصوصیات کی، اور اس کی آب وہوا کی طرف رہبری ہوتی ہے اور پھر ان لوگوں کی طرف جو ان جنگلوں میں رہتے ہیں۔ اسی طرح ربر کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہمارے لیے دنیا کے عظیم الشان درختان ربر کی کاشت کی طرف اور ان گرم نمناک جنگلوں کی طرف جو ربر کی کاشت کے لیے کاٹ ڈالے گئے ہیں رہبری کرتا ہے۔ اٹھارہ اشیاء کا بیان ختم ہونے پر تمام دنیا پر نظر پڑ جاتی ہے۔ اور بچہ اُن سادہ حقیقتوں سے واقف ہو جاتا ہے جو دنیا کے بڑے بڑے فطری نباتات کے خطّوں سے متعلق ہیں۔ کتاب کے آخری چھ باب میں سیکھی ہوئی معلومات جمع کر دی گئی ہیں۔ اور مختصر طور پر ہر ایک بر اعظم کا حال بیان کیا گیا ہے۔ ابتدائی جغرافیہ عالم کے بنیادی واقعات بتلانے والی اور بھی بہت سی کتابیں ہیں۔ خاص طور پر انگریز بچوں کے لیئے لکھی ہوئی کثیر التعداد تصاویر والی بہت سی اعلیٰ درجہ کی کتابیں ہیں۔ ہم یہ بات اُستاد یا استانی پر منحصر رکھتے ہیں کہ وہ اپنے استعمال کے لیئے کوئی بہترین کتاب انتخاب کرلیں۔ لیکن ہمیں چند نکات بیان کر دینے چاہئیں

بعض اوقات بعض کتابوں میں ذخیرۂ معلومات بہ مقابلۂ ذخیرۂ عبارت بہت کم ہوتا ہے۔ مثلاً ایک سلسلۂ کتب میں ایک غیر اہم قوم کے متعلق حالات بیان کرنے کے لیے جو شمال کے منجمد ویران علاقوں میں رہتی ہے۔ ایک پوری کتاب استعمال کی گئی ہے۔ دوسری پوری کتاب گھانس دار زمینوں پر رہنے والوں کے حالات پر سیاہ کی گئی ہے۔ اس قسم کی تقریباً تمام کتابیں خاص طور پر انگریز بچوں کے لیئے اس طرح لکھی گئی ہیں کہ وہ ہندوستان پر کسی طرح منطبق نہیں ہوسکتیں۔ لیکن مدرس جو کچھ بھی انتخاب کرے اسے اس خوفناک قسم کی کتاب سے خبردار رہنا چاہیئے جو اس طرح شروع ہوتی ہے "ایشیا سب سے بڑا براعظم ہے اس کے شمال میں بحر منجمد۔ مشرق میں بحر الکاہل۔ جنوب میں بحر ہند اور مغرب میں براعظم یورپ ہے" اس قسم کی کتابیں سیکڑوں کی تعداد میں لکھی گئی اور لاکھوں کی تعداد میں چھپی اور بکی ہیں۔ وہ عام طور پر بہت مقبول ہیں کیونکہ ان کی قیمت صرف چند آنے ہوتی ہے۔ استاد اگر صرف یہ یاد رکھے کہ تاوقتیکہ وہ ٹھیک قسم کی کتاب استعمال نہیں کرے گا۔ وہ اپنے طالب علموں اپنے مدرسہ اور خود اپنی ناکامی کی کوشش کر رہا ہے۔ ہر چیز جو مطبوعہ نظر آتی ہے صحیح نہیں ہوتی۔ کسی طرح نہیں ہوتی۔ لیکن مطبوعہ الفاظ میں ایسی طاقت ہوتی ہے کہ ہم اس پر یقین کرنے کا دھوکا کھا جاتے ہیں ہمارے پاس برما کا ایک ابتدائی جغرافیہ ہے جو رنگون ہی میں لکھا گیا اور چھاپا گیا ہے۔ اس میں برما کا ایک ریلوے نقشہ ہے۔ مصنف نے ریلوے کمپنی سے ایک ایسا نقشہ اڑایا جس میں موجودہ ریلوے لائینوں کو سیاہ' اور مجوزہ لائینوں کو سرخ

سُرخ دکھایا گیا تھا۔ مصنف نے اس نقشہ کو پورے کا پورا سیاہ رنگ میں چھاپ دیا جس سے حقیقی لائینوں میں اور خیالی لائینوں میں کوئی فرق نہیں رہا لیکن ہم نے اسی نقشہ کو درجنوں مرتبہ امتحانوں میں نقل ہوتے دیکھا جس میں رنگون سے کلکتہ تک خطرناک لہریہ دار ریلوے لائین موجود ہے۔ سیکڑوں بچے اس کتاب کو اور اس کے جیسی دوسری کتابوں کو استعمال کرنے سے ناکامیاب ہوتے رہتے ہیں۔ مُدرّسو، یاد رکھو تمھارے بہترین رہنماؤں میں ایک رہنما ناشر کا نام ہے بڑے ناشر اپنے ہاں سے شایع ہونے والی کتابوں کا بہت احتیاط سے مطالعہ کرتے ہیں اور پھر شایع کرتے ہیں۔

باب سوم

جغرافیہ مدارس وسطانیہ میں

نصاب ابھی ہم نے جیسا کہ تحتانیہ جماعتوں کے بارے میں دیکھا ہے ہندوستان کے مختلف صوبوں کے وسطانیہ جماعتوں کے نصاب جغرافیہ کی عبارتوں میں بھی بہت کچھ تفاوت ہے۔ لیکن اگر ہم ہر نصاب کی احتیاط سے تحلیل کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہر نصاب تقریباً اتنی ہی معلومات طلب کرتا ہے جو ذیل میں درج ہے۔

(الف) مدرسہ جس صوبہ میں واقع ہے اس صوبہ کا تفصیلی جغرافیہ۔

(ب) ہندوستان کا جغرافیہ :- کم و بیش تفصیل کے ساتھ۔

(ج) بڑے بڑے اصول جن پر جغرافیہ مبنی ہے (جو طبعی جغرافیہ بھی کہلاتا ہے)

(د) جغرافیۂ عالم کا خاکہ ۔ عموماً سلطنت برطانیہ کے خاص حوالہ سے

یا ہندوستان اور دنیا سے اس کے تجارتی تعلقات کے حوالہ سے۔
ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ کے نصاب کا اختلاف حصہ (د) کے متعلق ہوتا ہے۔ مثلاً برما میں وسطانی جماعتوں کے نصاب جغرافیہ میں جغرافیۂ عالم کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ دوسرے صوبوں میں جغرافیۂ عالم کے متعلق جن معلومات کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ فسٹ اسٹیپس ان ورلڈ جیوگرافی First steps in World Geography. کی وضع کے ہیں لیکن اس کتاب میں دنیا کے متعلق جو کچھ معلومات درج ہیں ان سے بہت کم معلومات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ [1]

---

[1] مثال کے طور پر ملاحظہ ہو نصاب برائے جماعت ہفتم مدرسہ وسطانیہ صوبہ متوسط جو بالکل فرسٹ اسٹیپس کے مماثل ہے۔

مخصوص خطوں کی تقسیم اور خصوصیات (جس کا زیادہ تر حصہ حیات انسانی کے بیان اور پیشوں پر اور اس پر آب و ہوا کے اثرات پر مشتمل ہو)
(الف) سرد۔ مثلاً سائبیریا۔
(ب) معتدل۔ مثلاً ممالک متحدہ امریکہ، جزائر برطانیہ۔ بحر متوسط کا طاس Basin
(ج) گرم و خشک۔ مثلاً۔ عرب۔ مصر۔
گرم و نمناک۔ مثلاً کانگو کا طاس۔ جاوا۔
(د) بارشی۔ مثلاً ہندوستان۔

نصاب پر حاوی ہونیکے دو بڑے طریقے | پہلا طریقہ کسی زمانہ میں قاعدہ تھا کہ جغرافیہ کی مختلف قسمیں قرار دی جاتی تھیں جن کے نام "طبعی جغرافیہ" "سیاسی جغرافیہ" اور "تجارتی جغرافیہ" رکھے جاتے تھے۔ جغرافیہ کی اس ایک ایک قسم پر علٰحدہ کتابیں بھی موجود ہیں۔ کسی ملک کا تجارتی اور سیاسی جغرافیہ کلیتہً اس ملک کے طبعی خصوصیات پر مبنی ہوتا ہے اس کی مثال درخت اور پھل کی ہے۔ یعنی طبعی خصوصیات کو درخت قرار دیا جائے تو تجارتی اور سیاسی جغرافیہ کو اس کا پھل سمجھنا چاہیئے۔ اونٹ کٹارے کے درخت سے انجیر نہیں حاصل ہو سکتے۔ اور نہ ببول کے درخت سے انگور حاصل ہو سکتے ہیں اسی طرح ہم کسی ایسے ملک سے جس کو قدرت نے ایک یخ بستہ ریگستان بنایا ہے مالا مال کر دینے والی تجارت کی توقع نہیں رکھ سکتے۔ [1]

اگر ہم طبعی جغرافیہ کو اس طرح پڑھائیں کہ گویا یہ مضمون تجارتی اور سیاسی جغرافیہ سے کوئی علٰحدہ مضمون ہے تو ہم اوپر کے بیان کردہ اہم تعلقات کو نظرانداز کر جائیں گے۔ اس طرح مدرسہ وسطانیہ کے نصاب پر حاوی ہونے کے لئے

---

[1] دی ایسنشلس آف کمرشل جیوگرافی (مبادی تجارتی جغرافیہ) از ام ال مکرجی اور ال ڈی۔ اسٹامپ (لانگ مینس کلکتہ)

The Essentials of Commercial Geography

by M.L. Mukerji and L.D. Stamp.

(Longmans Calcutta)

میں یہ چیز بہت اچھی طرح سے بیان کی گئی ہے)

پہلا طریقہ جس میں ہر موضوع کو علیحدہ علیحدہ کر کے بحث کی جاتی ہے دقیانوسی طریقہ سمجھنا چاہیئے۔

دوسرا طریقہ دوسرا طریقہ جو آج کل بہت عام طور پر اور غور و خوض کے بعد استعمال کیا جاتا ہے یہ ہے کہ طبعی اور خطہ واری (یعنی سیاسی اور تجارتی) جغرافیہ کو ناقابل تقسیم کُل کی طرح ساتھ ساتھ پڑھایا جائے۔ طریقہ یہ ہے:-

عام جغرافیہ کا کوئی بڑا اصول بیان کیا جاتا ہے اور سمجھایا جاتا ہے اور اس کو اس صوبہ یا ہندوستان کے اس حصہ پر جس میں کہ مدرسہ واقع ہے، بطور مثال کے منطبق کیا جاتا ہے۔ فرض کرو بطور مثال ہم بارش کو لیتے ہیں۔ پرانی طبعی جغرافیہ کی کتابوں میں ہمیں مختلف سرخیوں کے تحت۔ بارش کے اسباب، مقدار بارش کی پیمائش۔ بارش کی یادداشت۔ نقشہ ہائے بارش کی تیاری وغیرہ موضوعات ملتے ہیں۔ ایسی کتاب میں بارش پر ایک تجریدی موضوع کے طور پر بحث کی گئی ہے جس سے بچے کی روزانہ زندگی کا کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ جدید طریقہ سے ہم بارش کو انہیں عنوانات سے مطالعہ کرتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ اپنے صوبہ کی مثالوں کا اضافہ کرتے ہیں اور اس کے بعد جو کچھ معلومات ہم بارش کے متعلق حاصل کرتے ہیں ان کو اپنے صوبہ پر اور صوبہ کے آس پاس کے دیگر حصص ہند پر منطبق کرتے ہیں اور اس طرح اس بات پر غور کرتے ہیں کہ بارش کا اثر روزمرہ کی زندگی پر کیا پڑتا ہے۔ ان اصولوں پر بہت سی کتابیں خطہ واری جغرافیہ پر

انگلستان کے بچوں کے لئے لکھی گئی ہیں لیکن حال تک خاص ہندوستانی بچوں کے کے لیے کوئی کتاب اس وضع کی نہیں لکھی گئی تھی۔ مسز لانگ منس، گرین اینڈ کمپنی نے اس بارے میں پہل کی ہے اور ہندوستان کے لیے ایک سلسلہ کتب ریجنیل جیاگرافیز آف انڈیا کے نام سے خاص طور پر لکھوایا ہے۔ تمام ضروری نکات کے واضح کرنے کے لیے ایک صوبہ یا ریاست کا رقبہ اکثر اوقات بہت چھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں پورے ہندوستان کو چار رقبوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

۱۔ شمالی مشرقی ہندوستان (آسام بنگال بہار اوڑیسہ صوبہ جات متحدہ اور نیپال)

۲۔ جزیرہ نمائی ہندوستان (صوبۂ بمبئی، گجرات و سندھ۔ صوبہ مدراس میسور، حیدرآباد، صوبہ جات متوسط)

۳۔ شمالی مغربی ہندوستان (کشمیر، پنجاب، شمال مغربی صوبۂ سرحدی، بلوچستان، سندھ، گجرات، بڑودہ، راجپوتانہ، اور متوسط ہند کا اکثر حصہ)

۴۔ برما۔

ان چاروں تقسیموں میں سے ہر ایک پر ایک ایک کتاب خاص طور پر لکھی گئی ہے پہلی تین کتابیں سلسلہ وار لانگ منس ریجنیل جیاگرافیز آف انڈیا حصہ اول حصہ دوم اور حصہ سوم کہلاتی ہیں چوتھی کتاب کا نام اے جاگرافی آف برما فار اسکولس حصہ اول و دوم سوم ہے یہ کتابیں فی حصہ ایک روپیہ کی معمولی قیمت پر شایع کی گئی ہیں اور ہر ایک میں ستر سے سو تک نقشے اور اشکال وغیرہ

دئے گئے ہیں۔ اب ہمیں ان کتابوں کی فہرست مضامین اور طریقوں پر نظر ڈالنی چاہئیے ہر ایک کتاب میں ابتدائی نو ابواب کا عام خاکہ ایک ہی ہے یعنے اہم جغرافیائی اصول کو ایک آسان تمہید میں بیان کیا گیا ہے جس کے بعد یہ پیش کیا گیا ہے کہ وہ اصول ہندوستان کے متعلقہ حصہ میں کس طرح برسرعمل ہیں۔ ابتدائی نو، ابواب حسب ذیل ہیں۔

(۱) موقع محل اور جسامت (اسی میں طول بلد، عرض بلد، وقت اور رقبہ کے خیالات بھی شامل ہیں)

(۲) طبعی خصوصیات (اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:— پہاڑ سطح مرتفع، وادی، دریا، آس پاس کے خطے، ڈھالیے طبعی خصوصیات کا اثر انسان پر)

(۳) طبقات الارض اور معدنیات (اس میں بارش اور دریاؤں کا کام مختلف قسم کی چٹانیں اور پتھر، کوہ آتش فشاں، زلزلے کا رآمد معدنیات اور زمینوں کا بیان ہے)۔

(۴) آب وہوا (درجۂ حرارت) (اس میں مقیاس الحرارتوں کی بناوٹ اور استعمال، درجۂ حرارت کے نقشے، متساوی الحرارت خطوط و درجۂ حرارت کا گھٹاؤ بڑھاؤ بیان کیا گیا ہے۔

(۵) آب وہوا (بارش) اس میں بارش کی پیمائش اور اس کی یادداشت اس کا اوسط اس کی ترسیم اس کا موسمی گھٹاؤ اور بڑھاؤ، اور بارشی نقشے اور بارشی تقسیمیں شامل ہیں)

(۶) آب وہوا (ہوائیں) (اس میں زمین اور سمندر کی چلنے والی ہوائیں اور بارشی ہوائیں، ان کے اسباب، ہوا کا رخ، ہوا اور بارش کا تعلق شامل ہے)

(۷) نباتات (اس میں فطری نباتات اور اُن کا اثر وہاں کے باشندوں کی زندگی پر، مختلف قسم کے نباتات اور اُن کی تقسیم، زراعت، زراعت کی پیداوار اور ان کی تقسیم شامل ہے)

(۸) آبادی (اس میں باشندوں کے پیشے اُن کی تقسیم، اُن کی کثرت اور اور کثرت کے اسباب، اُن کی نسلیں، زبانیں، اور مذاہب شامل ہیں)

(۹) فطری خطّے (اس میں تعریفات، تقسیم کے وجوہ، خطّوں کی خصوصیات شامل ہیں) آخرالذکر باب خاص طور پر بہت اہم ہے آج کل تقریباً تمام خطے واری جغرافیہ فطری خطوں کی بنیاد پر پڑھایا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں کسی صوبہ یا ملک یا براعظم کا مطالعہ فطرت کے بنائے ہوئے خطوں کی بنیاد پر ہوتا ہے اس سے بہت سا کام ہلکا ہوجاتا ہے۔ مثلاً تھر کا ریگستان، جس کا کچھ حصہ سندھ میں ہے کچھ حصہ پنجاب میں ہے اور کچھ حصہ راجپوتانہ میں۔ ہم ان تینوں صوبوں میں علٰحدہ علٰحدہ اس کا ذکر کرنے کے بجائے صرف ایک ہی مرتبہ فطری خطے کے طور پر اس کو بیان کریں گے۔ وہ لڑکا جس نے فرسٹ اٹپس ان ورلڈ جیاگرفی کی یا دنیا کے فطری خطوں پر کسی جدید کتاب کی تعلیم پائی ہے دنیا کے بڑے بڑے فطری خطوں سے واقف ہوچکا ہے۔ لیکن جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے مدرسوں کو جغرافیہ کی تعلیم کا یہ

طریقہ پہلے پہل کچھ غیر مانوس سا نظر آتا ہے۔ جب ایک مرتبہ استاد کو یہ محسوس ہو جائے کہ اس طریقہ سے اس کا کام کس قدر آسان ہو جاتا ہے تو وہ پھر کبھی پرانے طریقہ کو اختیار نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے فطری خطوں کی تعلیم ایک زمانہ سے اکثر سررشتہ جات تعلیم نے مقرر کر رکھی ہے۔ بمبئی کے انگلو ورناکیولر مڈل اسکولوں کے درجۂ دوم کے لیے اور مدراس کے درجۂ اول دوم اور سوم کے نصاب جغرافیہ میں یہ بات صاف طور پر بیان کر دی گئی ہے دوسرے صوبوں کے نصاب میں ہی بات معناً پیش کی گئی ہے۔ اس کے سوا خود یہ چیز بہت معنی خیز ہے کہ امتحانوں میں بار بار فطری خطوں پر سوالات آتے رہتے ہیں۔

اس کے مطابق پچینل جیاگرفیز کا دسواں باب اور اس کے بعد کے ابواب اس بحث کے لیے وقف کیے گئے ہیں کہ ہندوستان کا وہ مخصوص حصہ کن کن فطری خطوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے اس کے بعد ایک باب سیاسی تقسیم پر ایک باب رسل و رسائل پر اور ایک باب تجارت پر ہے۔
اگر کسی لڑکے یا لڑکی نے ان میں سے کسی کتاب کی احتیاط کے ساتھ تعلیم پائی تو اس کو عام اصول کے ساتھ صوبہ اور اس کے آس پاس کے خطوں کی تفصیلی معلومات کی ایک بہت اچھی بنیاد حاصل ہو جاتی ہے۔

ظاہر ہے کہ اس کے بعد کا درجہ یہ رہ جاتا ہے کہ ہندوستان کے بقیہ حصوں کا مطالعہ کیا جائے اور پورے ہندوستان سے بحیثیت ایک کل کے آگاہی حاصل کی جائے۔ لانگ منس ریجینل جیاگرافیز آف انڈیا حصہ چہارم

خاص طور پر اس درجہ کے لیے تیار کیا گیا ہے اس میں عام اصول کا اور ہندوستان پر ان کے انطباق کا ضروری اعادہ پیش کیا گیا ہے فطری خطوں پر بہت زیادہ زور دینے کی کوئی ضرورت نہیں مذکورۂ بالا کتاب میں مدرسوں کو ملک کی صوبوں اور ریاستوں میں پرانی معلومہ تقسیم بھی ملجائے گی) ہر سیاسی تقسیم کا مختصر بیان درج ہے اس کتاب کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہے جس میں تین سو اڑتالیس صفحے اور ایک سو چہتر تصاویر ہیں ۔

اب ہم نے مدرسہ وسطانیہ کے نصاب پر بجز جغرافیہ عالم کے حصہ کے پوری نظر ڈال لی ہے ۔ طالب علموں کو اس حد تک فسٹ اسٹپس ان ورلڈ جیاگرفی سے ایک اچھی بنیاد حاصل ہو چکتی ہے جس کا اس نوبت پر اعادہ کیا جاسکتا ہے ۔ ایسے صوبوں میں جیسے کہ برما ہے جہاں مدرسہ وسطانیہ کے نصاب جغرافیہ میں بہت بڑا حصہ جغرافیہ عالم کا مقرر کیا گیا ہے ایک خاص کتاب یا کتابوں کی ضرورت ہے ۔ اس درجہ کے لئے موزوں کتابوں کا ایک نہایت عمدہ سلسلہ جو بہت اچھی طرح سے تیار کیا گیا ہے اور بہت سی تصویروں سے مزین ہے ۔ نیلسنس جیاگرافی پراکٹس بکس (Nelson's Geopraphy Practice Books.) ہے اس سلسلہ کا حصۂ اول اور دوم کلیتہً جزائر برطانیہ کے لئے وقف ہے ۔ حصۂ سوم یا حصۂ ہفتم میں براعظموں کا بیان ہے جن کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے ۔

(ہر حصہ کی قیمت ایک شلنگ چھ پنس ہے اس درجہ کے لیے

دوسری مفید کتابوں کی ایک مختصر فہرست ذیل میں درج کیجاتی ہے لیکن اس فہرست کے سوا اور بھی بہت سی کتابیں مل سکتی ہیں۔

(۱) بارکر اینڈ بُرکس، دی ریجنس آف دی ورلڈ قیمت دو شلنگ نو پنس

Barker and Brooks, The Regions of the World

(۲) فیرگریو اینڈ ینگ۔ دی ورلڈ قیمت دو شلنگ چھ پنس۔

Fairgrieve and Young, The World

(۳) لونگ منس جاگرفیکل سیریز فار انڈیا کتاب اول قیمت ایک روپیہ (لعہ)

Longman's Geographical Series for India.

باب چہارم

جغرافیہ مدرسہ فوقانیہ میں

نصاب جب ہم مدرسہ فوقانیہ کے مقرر کردہ نصاب جغرافیہ پر پہنچتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے حالات مدرسہ وسطانیہ سے مختلف ہیں مدرسہ فوقانیہ کی تکمیل کے اختتام پر ایک بہت اہم امتحان آتا ہے اس امتحان کو ہم ہائی اسکول فینل یا اسکول لیونگ سرٹیفکٹ یا سکنڈری اسکول لیونگ سارٹیفکٹ یا میٹریکیولیشن خواہ کچھ ہی کہیں امتحان تقریباً وہی ہے۔ اس امتحان کے بعد کئی ایک لڑکے تو یونیورسٹی میں چلے جاتے ہیں لیکن طالب علموں کی ایک بہت بڑی اکثریت اس امتحان پر اپنا تعلیمی زمانہ ختم کر دیتی ہے مدرسہ تحتانیہ کا کام، بلکہ وسطانیہ کا کام بھی بہت بڑی حد تک مدرسہ فوقانیہ کے کام کی تیاری ہوتا ہے تحتانیہ اور وسطانیہ مدرسہ میں ہم ایک اچھی بنیاد ڈالنے کی فکر میں رہتے ہیں مدرسہ فوقانیہ میں ہمارا یہ مقصد ہوتا ہے کہ اس بنیاد پر

ایک مکمل عمارت تیار کریں یہ سچ ہے کہ اصولاً مدرسہ وسطانیہ کا نصاب بھی ایک حد تک مکمل ہے کیونکہ اس درجہ سے بھی بہت سے طالب علم مدرسہ چھوڑ دیتے ہیں اس لئے اگر وہ اس درجہ سے مدرسہ چھوڑ دیں تو انہیں اپنے ملک کی اچھی معلومات اور دنیا کے متعلق عام طور پر کم از کم تھوڑا سا تصور حاصل ہو جانا چاہیئے۔

تمام صوبوں میں مدرسہ فوقانیہ کا نصاب اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ جس حد تک تعلیم تو مکمل ہو مدرسہ فوقانیہ میں عموماً مدرسوں کو نصاب کی ترتیب پر بہت بڑا اختیار دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق برما ایجوکیشنل کیلنڈر (تعلیمی تقویم برما) (Burma Educational Calender) میں یہ لکھا گیا ہے۔

ہائی اسکول کے نصاب کے ختم پر جن معلومات کے حاصل ہو جانے کی ضرورت ہے وہ ذیل کے نصاب برائے انگلش ہائی اسکول میں درج ہے اس کی روشنی میں منتظمین کو چاہیئے کہ ہائی اسکول کے معیار کے مطابق اپنا آپ نصاب مرتب کرلیں۔

اسی طرح آسام اور بنگال کے نصاب کا مطمح نظر کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان میٹرکیولیشن کے مقررہ معیار کے مطابق ہے۔ اور بہار اور اڑیسہ کا پٹنہ یونیورسٹی کے وغیرہ۔

مدرسہ فوقانیہ کے نصاب جغرافیہ کی مثالوں کے طور پر ہم چند نمونے مختلف صوبوں سے اقتباس کر کے پیش کرتے ہیں ذیل میں ایک مثال خفیف سے تغیر کے ساتھ پیش کی جاتی ہے جو آسام بنگال بہار اور اڑیسہ سب میں مشترک ہے۔

جغرافیہ

۱۔ عام

(الف) زمین کی شکل، دن، رات، اور موسم، سطح زمین کی تقسیم، طول بلد اور عرض بلد۔ ہیئت ارضی (زمین کی شکلیں) اور اس پر آب و ہوا کی قوتوں کا عمل۔
کرہ کا عام ارتفاع یعنے دنیا کے بڑے بڑے ڈھلان جو بر اعظموں کے فاصل آب کی تشکیل کرتے ہیں اور اس طرح بارش کی عام تقسیم متعین کرتے ہیں دنیا کے بڑے بڑے سمندر اور ان کا تعلق فاصل آبوں، ہواؤں، موجوں، اور بحری رووں سے۔
(ب) خطے واری جغرافیہ کے خاکے اور سیاسی جغرافیہ کے خاکے، سلطنت برطانیہ کے جغرافیہ پر خاص توجہ کیجانی چاہئیے۔ خطے واری جغرافیہ کی تعلیم کی بنیاد تمام ترنقشوں کے معقول استعمال پر جس میں ڈھانچے کے خطوط بہ الفاظ دیگر ارتفاع، بارش، درجہ حرارت، وغیرہ کی توضیح کے ساتھ ہونی چاہیئے۔
جزائر برطانیہ سلطنت برطانیہ ماورا البحر۔ یورپ، ایشیاء، اور افریقہ، امریکہ اور اوقیانیہ (اوشیانیا)

۲۔ خاص

ہندوستان اور برما کا سیاسی اور عام جغرافیہ جس میں حسب ذیل باتیں شامل ہیں۔
(۱) فطری خطے اور سطحی خصوصیات۔

(۲) صخور (چٹانوں) کی قسمیں اور معاشی معدنیات۔ صخور (چٹانوں) پر موسم کا عمل
مٹی کی تشکیل (بناوٹ) بارش اور دریاؤں کے کام۔ دریا برار اراضی)

(۳) آب وہوا۔

(۴) نباتات۔

جنگل، مرغزار (گھاس والی زمین۔ چراگاہ) زراعتی زمین یا ریگستان۔ آبپاشی
کے ذریعہ سے زراعت کے قابل بنائے ہوئے رقبے، ساگوان، سال، اور ناریل کے
درختوں کی توزیع (یعنی ان کے پیدا ہونے کی سرزمین) چاول، باجرہ، اور گیہوں کی توزیع
(یعنی ان کی کاشت کے علاقے)۔

روئی، چاء، اور سن کی توزیع (یعنی کاشت کے علاقے)

(۵) حیوانی زندگی۔

اہم حیوانات اور ان کی توزیع (یعنی ان کے رہنے کے مقامات)

(۶) مصنوعات۔

اہم ترین مصنوعات اور ان کے مقامات۔ ان مصنوعات کی ترقی کے موافق حالات۔

(۷) آبادی۔

اوسط تعداد اور آبادی کی گنجانی۔ نسلوں زبانوں اور مذہبوں کی توزیع (تقسیم)
آبادی کے کاشتکار اور غیر کاشتکار عناصر۔

(۸) ذرائع مواصلات (رسل ورسائل)

بڑی بڑی سڑکیں۔ اہم آبی راستے۔ ریلیں اور پہاڑی درے۔

(۹) تجارت۔

اہم اشیائے تجارت اور وہ ملک جن سے ان اشیاء کا لین دین کیا جاتا ہے۔
اہم بندرگاہیں اور ان کی اہم اشیائے درآمد و برآمد۔

۳۔ عملی

آسان نقشے اور خاکے کھینچنا جس میں مدرسہ کی آس پاس کی چیزوں کے نمونے بھی شامل ہوں۔ ریت، چکنی مٹی، وغیرہ سے آسان ارتفاعی نقشوں کی نمونہ سازی۔ درجہ حرارت، بارش اور ہوا کی سمت کے مشاہدے جو تمام تعلیمی سال کے دوران میں کئے جائیں اور جو آب و ہوا موسموں وغیرہ کی تعلیم کے وقت بطور بنیاد کے کام میں لائے جائیں۔
نقطہ شمال کے معلوم کرنے کے طریقے۔

صوبہ ہائے متوسط، صوبہ ہائے متحدہ، پنجاب، اور بمبئی کے نصاب کے الفاظ اگرچہ مختلف ہیں لیکن مقصد میں یہ سب قریبی مماثلت رکھتے ہیں۔ لیکن برما میں حالت کسی قدر جداگانہ ہے کیونکہ وہاں تاریخ و جغرافیہ کا نہایت احتیاط سے مخلوط کیا ہوا نصاب مستعمل ہے۔ برما میں جو حقیقت میں ہندوستان سے علیحدہ ملک ہے (گو کہ وہ سلطنت ہند میں شامل ہے) ہندوستان کے معلومات کم تر طلب کئے جاتے ہیں لیکن صوبہ برما کے تفصیلی جغرافیے کا مطالعہ ضروری ہے۔ برما کا نصاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جغرافیہ

(الف) طبعی

(۱) سورج اور اس کے اثرات:۔ سورج کا ارتفاع موسم گرما اور موسم سرما میں۔

طلوع وغروب ۔ وقت ۔ دن اور سال ۔

(۲) پانی اور اس کے اثرات :۔ بارش یورپ اور ایشیا میں اسباب بارش ۔ موسمی ہوائیں ۔ بارش کے اثرات منظر پر ۔ دریا اور ان کے کام ۔ یخ ، اور برف باری بلاد قطبیہ (قطبی خطوں) میں اور دوسری جگہ ۔ سمندر اور زمین سے اس کا تعلق ۔

(۳) ہوا ۔ وہ کیونکر گرم اور سرد ہوتی ہے ۔ اس کا درجہ حرارت انسان پر کیا اثرات ڈالتا ہے باد وزاں (چلنے والی ہوائیں) اور ہوا کی روئیں

(۴) زمین اس کی شکل وشباہت زمین کی شکل کا تعلق دن اور رات سے ۔ زمین اور چاند اور مہینے ۔ موسم کے تغیرات ۔ طول بلد اور عرض بلد ۔ منطقے ۔

(۵) براعظم اور سمندر :۔ بحر اور بحیرے ۔ (جھیلیں) پہاڑ اور میدان ۔ ان کی تشکیل اور وسعت ۔

(۶) کرۂ ارض پر انگلستان اور برما کا اضافی موقع محل اور ان کے اثرات ۔ جزائر برطانیہ کے اور سلطنت ہند کے بڑے بڑے مناظر طبعی (طبعی خصوصیات)

(ب) سیاسی

(۱) سلطنت برطانیہ ۔

(الف) جزائر برطانیہ ۔

(ب) سلطنت برطانیہ کا نشوونما ۔

(ج) خاص خاص توابع (ماتحت ملک) اور مستعمرات (نوآبادیات) کا عام ذکر

(د) ہندوستان اور برما کا بیان خاص طور پر ۔

(۲) سلطنت برطانیہ سے تعلق رکھنے والے ملک ۔

(الف) ریاست ہائے متحدہ (امریکہ)

(ب) جرمنی اور ہالینڈ۔

(ج) فرانس اور بلجیم

(د) ڈنمارک اور اسکنڈی نیویا (ناروے اور سوئیڈن)

(ھ) اسپین اور پرتگال

(و) ایطالیہ اور یونان

(ز) روس

(ح) سلطنت ترکیہ۔

(ط) ایران

(ی) چین۔ ہندی چین اور جاپان) ان ملکوں کے اور سلطنت برطانیہ سے ان کے تعلقات کے متعلق صرف عام معلومات کافی ہیں۔

(ج) تجارتی

(سلطنت برطانیہ کے خاص حوالہ سے)

(۱) آب و ہوا کا اثر صنعت و حرفت پر (خاص طور پر زراعت)

(۲) طبعی خصوصیات کے تعلقات (خاص طور پر سمندروں، ساحلوں، جھیلوں، دریاؤں، پہاڑوں، میدانوں کے) تجارت، صنعت و حرفت اور آبادی کے مرکزوں سے

(۳) طبعی خصوصیات کا اثر ملکوں کے مابین مواصلات (رسل و رسائل) پر اور اس کا اثر تجارت اور صنعت و حرفت پر۔ اہم تجارتی راستے۔ عام طور پر سلطنت برطانیہ کے

اور خاص طور پر ہندوستان اور برما کے ۔

(۴) ہندوستان اور برما ۔ اہم صنعتیں اور پیداوار ۔ تجارت اور حرفت کے بڑے بڑے مراکز ۔ وہ کیونکر اُس جگہ وجود میں آئے ۔ اہم درآمد و برآمد ۔ تجارتی تعلقات آس پاس کے ملکوں سے، برطانیہ عظمیٰ سے اور یورپ سے ۔

(۵) سلطنت ہند کی تجارت ۔ اہم اشیائے تجارت ۔ ان کی بہم رسانی کے سرچشمے ۔ ہمارے گاہک ۔ وہ ہمیں قیمت کس طرح ادا کرتے ہیں ۔

(۶) تجارتی اقتدار کی جغرافی حالتیں، قرطاجنہ (کارتھیج) رومہ ۔ بندقیہ (وینس) اندلس (اسپین) سلطنت برطانیہ سے سادہ مثالیں ۔

مختصر طور پر مدرسہ فوقانیہ میں تمام صوبوں کے جغرافی نصاب میں جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کم و بیش یہ ہیں :-

(الف) جغرافیہ کے طبعی اساس کے متعلق عام معلومات یعنے طبعی جغرافیہ ۔

(ب) جغرافیہ عالم کے متعلق عام معلومات بہ شمول سیاسی و تجارتی معلومات ۔ سلطنت برطانیہ اور دنیا کے دوسرے اہم ممالک مثلاً ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے خاص حوالے سے

(ج) ہندوستان اور برما کے متعلق خاص معلومات ۔

نصاب پر حاوی ہونیکے تین اہم طریقے

پہلا طریقہ :- وہ ہے جو گذشتہ زمانہ میں عام طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور جس کو مدرسۂ وسطانیہ کے سلسلہ میں رد کر دیا گیا ہے اس طریقہ میں ہم طبعی جغرافیہ، سیاسی جغرافیہ، اور تجارتی جغرافیہ کو تقریباً علٰحدہ علٰحدہ مضمونوں کی طرح مطالعہ کرتے ہیں اس طریقے کو استعمال کرنے سے

ہمیں تین یا چار تعلیمی کتابوں کی یقینی ضرورت پڑے گی ۔

(الف) طبعی جغرافیہ کی ایک کتاب ۔

(ب) جغرافیہ عالم کی ایک عام کتاب ۔

(ج) معاشی جغرافیہ کی ایک کتاب ۔

(د) ایک کتاب خاص ہندوستان کے متعلق ۔

انتخاب کرنیکے لئے درجنوں کتابیں موجود ہیں لیکن یہ طریقہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ متعدد کتابوں کا خریدنا طالب علموں کو بار ہوتا ہے ۔

دوسرا طریقہ | جب ہم نے مدرسہ وسطانیہ کے کام کے متعلق گفتگو کی تھی اس وقت ہم نے کہا تھا کہ طبعی جغرافیہ کے بڑے بڑے اصولوں کا مطالعہ اسی صورت میں عمدگی سے ہو سکتا ہے جبکہ ہم ان اصولوں کو ہندوستان یا ہندوستان کے خاص ہمارے حصے کے جغرافیہ میں مثال کے ساتھ مطالعہ کریں ۔ اگر ہم چاہیں تو اس طریقہ کو مدرسہ فوقانیہ تک بھی وسعت دے سکتے ہیں۔ ہم دنیا کے براعظموں اور ملکوں کا جغرافیہ ایک دم شروع کر دیں اور جگہ جگہ جہاں موقع ملے طبعی جغرافیہ کے اہم واقعات پر نظر ڈالتے جائیں اس طریقے کے مطابق بہت سی اعلیٰ درجہ کی کتابیں موجود ہیں ۔ ذیل میں ایسی کتابوں کا ایک سلسلہ درج کیا جاتا ہے

دی نیو ریجنیل جیاگرفیز۔ مصنفہ ال ۔ برکس The New Regional Geographies, by L. Brooks.

(یونیورسٹی آف لنڈن پریس)

کتاب اول دونوں امریکہ (پہاڑوں کی ساخت وغیرہ کے ساتھ)

کتاب دوم ۔ ایشیا و آسٹرل ایشیا (آب وہوا کے ساتھ)

کتاب چہارم۔ دنیا (خلاصہ اور اعادہ)

کتاب اول کی قیمت تین شلنگ چھ پنس۔ کتاب دوم کی تین شلنگ چھ پنس کتاب سوم کی چھ شلنگ کتاب چہارم کی سات شلنگ چھ پنس ہے۔ (تقریباً دو روپیہ دس آنے۔ دو روپیہ دس آنے۔ چار روپیہ آٹھ آنے اور پانچ روپیہ دس آنے) اصل میں یہ کتابیں انگلستان کے بچوں کے لئے لکھی گئی ہیں اور بعض اعتبارات میں یہ ہندوستانی مدرسوں پر براہ راست منطبق نہیں ہوتیں ان کتابوں کے علاوہ ہندوستان پر ایک خاص کتاب کے ذریعہ جغرافیہ ہندوستان کا اعادہ کیا جانا ضروری ہے ——— لونگ منس ریجینل جیاگرفیز آف انڈیا حصہ چہارم اس مقصد کے لئے بہت موزوں ہے۔ یہ کتاب مدرسہ وسطانیہ سے آنیوالے بچوں کے پاس رہنی چاہیئے چند واقعی عمدہ کتابوں کا دوسرا سلسلہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ایسنشیلس آف ورلڈ جیاگرفی مصنفہ انسٹیڈ اور ٹیلر (جارج فلپ اینڈ سن) قیمت دو روپیہ چار آنے (تین شلنگ)

Essentials of World Geography by Unstead and Taylor Geo. Philip & Son.

ہیومن جیاگرفیز سکنڈری سیریز مصنفہ فیرگریو اینڈ ینگ (جارج فلپ اینڈ سن)

Human Geographies, Secondary - Series, by Fairgrieve & Young-) -Geo. Philip & Son.

کتاب دوم دی اٹلانٹک ہمیس فیئر　The Atlantic
قیمت دو روپیہ چار آنہ (تین شلنگ)　Hemisphere
کتاب سوم یوریشیا (دو روپیہ دس آنے) (تین شلنگ چھ پنس) (Eurasia)
مذکورۂ بالا سلسلہ کی کتاب اول میں صرف جزائر برطانیہ کا بیان ہے جو ہندوستان کے استعمال کے لئے بہت زیادہ تفصیلی ہے یہ عمدہ کتابیں بھی انگلستان میں استعمال کے لئے اعلیٰ ترین ہیں اور یہ اصل میں لکھی بھی انگلستان کے لئے گئی ہیں اس لئے ہندوستان پر ان کا راست انطباق نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ اس سلسلہ کی تکمیل کے لئے لانگ منس ریجینل جیاگرفیز آف انڈیا حصہ چہارم سے ہندوستان کا اعادہ ضروری ہے۔
مدرسہ فوقانیہ کے لئے عمدہ جدید کتابوں میں ایک اور کتاب کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔
نیلسنس انٹرمیڈیٹ جیاگرفیز۔ کتاب اول و دوم مصنفہ بہرل۔ اس کے ہر حصہ کی قیمت دو شلنگ چھ پنس ہے۔
(Nelson's Intermediate Geographies by Birrell)

تیسرا طریقہ:۔ مدرسہ فوقانیہ میں آنے سے قبل لڑکا اغلباً کوئی نہ کوئی امتحان وسطانیہ یا جغرافیہ میں کسی نہ کسی قسم کا امتحان پاس کر چکتا ہے اس لئے اس کو بڑے بڑے جغرافی اصول کی کم از کم بنیادی معلومات کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کے جغرافیہ کے تفصیلی اور جغرافیہ عالم کی سرسری معلومات حاصل رہتی ہیں یا ہم جانتے ہیں کہ جب وہ مدرسہ فوقانیہ میں داخل ہوتا ہے تو اس کو تین یا چار

سال جغرافیہ کے عام نصاب پر مستقل طور پر تعلیم حاصل کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ مدرسہ
فوقانیہ کے امتحان کے پورے میدان پر حاوی ہو سکے۔ اس لئے اس کو
ایک ایسی نصابی کتاب کی ضرورت پڑتی ہے جو خاص طور پر ہندوستان کے لئے
لکھی گئی ہو اور جو ایک دلچسپ اور صحیح اور جدید ترین طریقہ پر تمام نصابی میدان
پر حاوی ہو۔ کسی لڑکے یا لڑکی کو ایسی تین یا چار قیمتی کتابیں خریدنے پر مجبور
کرنا جو یورپی بچوں کے لئے موزوں ہیں بہت بیجا معلوم ہوتا ہے اتفاقاً گذشتہ
دو سال کے اندر دو گکر کی کتابیں شایع ہوئی ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ
ہندوستانی مدارس فوقانیہ کے نصاب جغرافیہ کو ایک ہی کتاب میں درج
کیا جائے جس کی قیمت بہت ہی کم ہو اور جو ہندوستانی لڑکے یا لڑکی کے نقطۂ نظر
سے پورے نصاب پر حاوی ہو وہ دو کتابیں یہ ہیں۔

اَوَر ورلڈ مصنفہ سی موری سن (میکملن) قیمت تین روپیہ۔

Our World by C. Morrison—Macmillan

دی ورلڈ مصنفہ ایل ڈڈلی اسٹامپ (لونگ منس) قیمت تین روپیہ۔

The World, by L. Dudley Stamp—Longmans.

دوسری کتاب ہمیں میں سے ایک مصنف کی لکھی ہوئی ہے اس لئے اس
معاملہ میں غیر جانب داری سے بحث کرنا مشکل ہے۔ ہندوستانی مدرسین کو
خود ہی ان کے متعلق تصفیہ کرنا پڑے گا لیکن ان دونوں کتابوں کے اہم
اختلافات کے متعلق ایک دو توضیحی الفاظ یہاں پیش کئے جا سکتے ہیں۔
موری سن صاحب کی کتاب میں (۶۶۲) صفحات ہیں جو خاصے گنجان

طبع ہوئے ہیں اس کتاب میں (۱۹۸) اشکال اور نقشے اور نو رنگین نقشے ہیں۔ اشکال میں تقریباً ایک سو دس نقشے اور اشکال ہندسی ہیں اور بقیہ دنیا کے مختلف حصص کے مناظر اور شہروں کی تصویریں ہیں۔ دوسری کتاب میں سات سو سے زیادہ صفحات ہیں جن میں چار سو چودہ اشکال اور نقشے اور دس رنگین نقشے ہیں اس کتاب کے دوسرے باب میں ہمیں نظری نقشوں اور اشکال ہندسی کی بہت بڑی اہمیت پر بہت کچھ کہنا ہے یہ چیزیں ایسی ہیں جن کو طالب علم آسانی سے یاد کر سکتے ہیں اور امتحان میں ان کو کھینچ سکتے ہیں۔ مدرس کو ہر قسم کے نقشوں کو آسان بنانے کا جو کام درپیش ہوتا ہے اس کے متعلق بھی ہمیں کچھ کہنا ہے نقشوں کا آسان بنانا اس طرح کہ ہر ایک نقشہ سبق کے صرف اہم نقطہ کو واضح کرے۔ کتاب "ڈی ورلڈ" میں شروع سے آخر تک جا بجا اس قسم کے کم از کم تین سو بہتر نظری نقشے اور اشکال ہندسی ہیں جن کی مدد سے سبق کے نکات کو واضح کرنے کے بہت سے کام سے استاد بچ جاتا ہے۔ کتاب دی ورلڈ اُن اصولوں کی حامل ہے جو اس چھوٹی سی کتاب میں درج کئے گئے ہیں یعنے کان، آنکھ، اور ہاتھ ان تینوں ذریعوں کی مدد سے تعلیم دینا ایسا بچہ جو چھپے ہوئے لفظ کے معنی نہیں سمجھ سکتا اس کی مدد کے لئے ایک آسان خاکہ یا ہندسی شکل موجود ہے اور متعدد مشقیں دی گئی ہیں جن سے اہم نکات اچھی طرح سمجھ میں آجائیں ہم اس مدرسہ فوقانیہ کی نصابی کتاب کے متعلق اور کچھ کہنا نہیں چاہتے بجز اس کے کہ یہ مدرسہ فوقانیہ کے نصاب پر پوری طرح حاوی ہے جس کی تکمیل کے لئے صرف ایک

عمدہ اطلس[1] اور ایک عملی مشق کی بیاض کی ضرورت[2] ہے۔

---
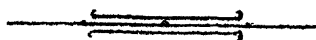
[1] بارتھولومیوز انڈین اسکول اٹلس (اکسفرڈ یونیورسٹی پریس) قیمت ایک روپیہ چھ آنے۔
Bartholomew's Indian School Atlas

[2] لانگ منس جیوگرافیکل ایکسرسائز بک فار انڈین اسکولس۔
حصہ اول:۔ نقشہ خوانی کی مشقیں۔ حصہ دوم:۔ آب وہوا کی مشقیں۔ حصۂ سوم:۔ خطّ واری مشقیں۔ قیمت فی حصہ بارہ آنے۔
Longmans' Geographical Exercise book for India.

باب پنجم

نقشے، نقشہ خوانی، نقشہ کشی

اگر کسی مدرس جغرافیہ کو کسی مقولہ کی ضرورت ہے تو وہ اس جملہ کو مقولہ بنا کر ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھے کہ "جغرافیہ کا کوئی سبق کسی نقشہ یا ہندسی شکل کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا"۔ جغرافیہ کا طالب علم بھی اسی مقولہ کو ذرا سی تبدیلی کے ساتھ اپنے پیش نظر رکھ سکتا ہے کہ امتحان کا کوئی جواب کسی نقشے یا ہندسی شکل کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ استاد یا شاگرد دونوں یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ نقشوں کے بغیر جغرافیہ بے معنی ہے۔ ایک معمولی سیدھے سادے نقشہ میں جو کچھ ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ وہ تقریر یا تحریر کی کئی کئی جلدوں میں بھی ادا نہیں کیا جا سکتا۔ سادگی نقشہ کا اصلی گر ہے۔

نقشہ کیا ہے؟ ایسے لوگوں کی تعداد حیرتناک ہے جن کو نقشہ خوانی نہیں آتی۔ ہم نے ان تین سپاہیوں کا قصہ سنا ہے جو راستہ سے بھٹک چکے تھے۔

انہیں ایک نقشہ ملا جس میں گہرے سُرخ رنگ سے سڑکیں بتائی گئی تھیں اور بڑے
سُرخ رنگ سے گاؤں بتائے گئے تھے ۔ اس نقشہ کے ذریعہ انہوں نے راستہ کا
پتہ چلانے کی کوشش کی لیکن جب اس نقشہ کو ٹھیک طور پر الٹا یا گیا تو یہ نقشہ
اس مقام کی سڑکوں کا نقشہ نہ تھا بلکہ انسانی جسم کا تشریحی خاکہ تھا جس میں شریانیں
اور رگیں دکھائی گئی تھیں ۔ اندیشہ ہوتا ہے کہ ان کے مدرس جغرافیہ نے انہیں
مدرسہ میں اچھی طرح نہ پڑھایا ہو ۔ درحقیقت دنیا میں ایسے بہت سے لوگ ہیں
جو نقشہ کے متعلق ان سپاہیوں سے زیادہ نہیں جانتے ۔ اس بارے میں پہلا
قدم یہ ہونا چاہیئے کہ اس بات کو یقینی طور پر معلوم کر لیا جائے کہ بچوں نے مدرسہ
تحتانیہ میں فی الحقیقت نقشہ کو سمجھنا سیکھ لیا ہے ۔ اکثر صوبوں میں صوبہ جاتی
نصاب ہدایت کرتا ہے کہ ہمیں یہ کام اس طرح شروع کرنا چاہیئے کہ پہلے اسکول
اور اس کے احاطہ کے نقشہ کا ایک خاکہ بچوں سے کھنچوائیں لیکن حقیقت میں یہ
بہت مشکل مشق ہے ہم نے یونیورسٹی کے طالب علموں کو بھی اس کام میں مشکلیں
محسوس کرتے پایا ۔ اس زمانہ میں جب کہ ہر بچہ نے طیارہ کو دیکھا ہے نقشہ
کے مسئلہ میں ہم اس طرح کام شروع کر سکتے ہیں کہ بچوں میں اس بات کا تخیل
پیدا کرائیں کہ بچے طیارہ میں بیٹھے ہوئے ہوا میں بہت اونچے اُڑ رہے ہیں ۔
اور وہاں سے نیچے کی طرف دیکھ رہے ہیں طیاروں سے لئے ہوئے چند عکسی
تصویریں اس کام میں بڑی مدد کریں گی ۔ ہم نے ایسی تصویروں کا ذکر گذشتہ
باب میں کیا ہے جو دی ورلڈ میں پیش کی گئی ہیں ۔ اس کے بعد یہ خیال
پیدا ہوتا ہے کہ جو کچھ طیارہ سے دیکھا جا سکتا ہے اس کی شکل یا نقشہ
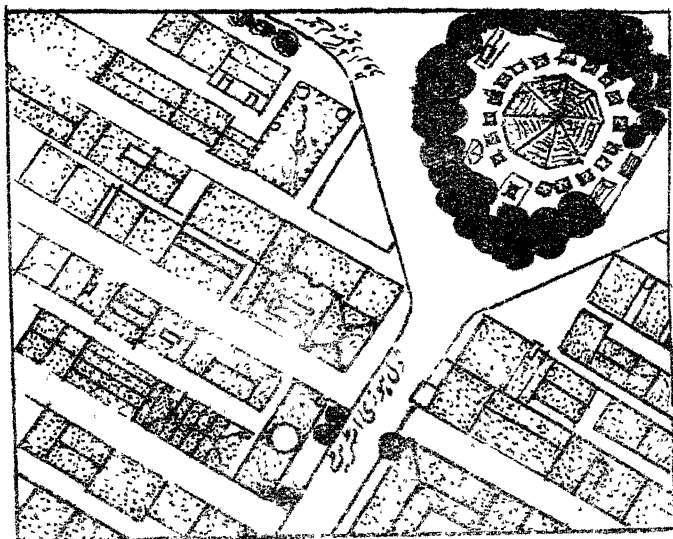
شکل ۔۱۔ عکس حصہ شہر رنگون (طیارہ پر سے لیا ہوا) ابگوڈا اور مسجد پر توجہ کیجائے۔
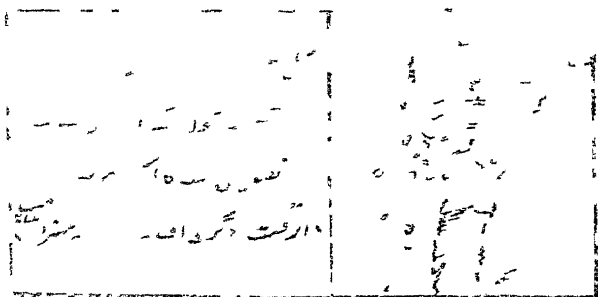
کھینچا جائے اور پھر تمام تفصیلات کو چھوڑ کر کسی ملک کا صرف خاکہ اتارا جائے چھوٹے بچوں کے لئے "تصویری نقشے" جیسے کہ اے فرسٹ جیاگرفی آف برما۔

A First Geography of Burma

میں استعمال کئے گئے ہیں۔ بہت دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک بطور مثال کے صفحہ پر شکل نمبر (۳) میں پیش کیا گیا ہے۔ تصویری نقشوں کے بعد ہم رنگین طبعی نقشے شروع کر سکتے ہیں جن میں پہاڑوں کی تصویروں کی جگہ بعض خاص رنگ استعمال کئے گئے ہوں اور میدانوں کا حصہ دوسرے خاص رنگوں سے ظاہر کیا گیا ہو۔ اس کے بعد نقشے کے خاکوں میں کسی بھی قسم کی تفصیلات درج کی جائیں۔

دیواری نقشے اور تختہ سیاہ کے نقشے جماعت کے استعمال کیلئے

کسی مدرسہ کے دیگر اخراجات کے منجملہ عمدہ دیواری نقشوں کا خرچ ایسا ضروری ہے جس کو کسی نہ کسی طرح برداشت کرنا ہی پڑتا ہے فرض کیجئے کہ کسی مدرسہ کے ابتدائی سرمایہ سے دیواری نقشوں کا صرف ایک سٹ ہی خریدا جا سکتا ہے تب تو وہ سٹ طبعی رنگین نقشوں کا ہونا چاہئے۔ اس کتاب میں جا بجا ہم علت اور معلول کی اہمیت پر زور دیتے رہے ہیں۔ یہ جدید جغرافیائی تعلیم کا گر ہے۔ پس دنیا کے تمام ملکوں پر جو جو اسباب و علل عمل کر رہی ہیں ان میں سے کوئی علت طبعی خصوصیات سے زیادہ اہم نہیں۔ ہم اپنی تعلیم کا دارو مدار جن نقشوں پر رکھیں۔ وہ طبعی نقشے گہرے رنگ کے ہونے چاہئیں۔

جن پر ایک نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہو جائے کہ اس ملک میں میدان سطح مرتفع اور پہاڑ کہاں کہاں واقع ہیں ہم اس کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں کہ ہم اس نکتہ کی اہمیت پر کتنا ہی زور دیں وہ مبالغہ کی حد تک نہیں پہنچے گا ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہندوستان کے مدرسوں کی اکثریت ابھی تک وہی دقیانوسی سیاسی نقشے استعمال کرتی ہے جس میں پہاڑوں کی شکل جھانجن (کملی کیڑوں) کی طرح ظاہر کیجاتی ہے۔ ہم یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہندوستان میں جو دیواری نقشے فروخت کئے جاتے ہیں وہ عموماً سیاسی نقشے ہی ہوتے ہیں۔ ہمیں ان سے پوری طرح چھٹکارا حاصل کرنا چاہئیے۔ ہمیں تعلیم کے وقت طبعی دیواری نقشوں ہی سے کام لینا چاہئیے۔ سیاسی جغرافیہ کے نقطۂ نظر سے ہمارا اس میں کوئی نقصان نہیں ہوتا کیونکہ طبعی نقشوں میں سیاسی حدود بھی پوری طرح نمایاں کیجاتی ہیں۔ ایسے مدرسہ کے لئے جو صرف ایک ہی سٹ رکھ سکتا ہے ہمارے خیال میں حسب ذیل نقشے موزوں ترین ہیں:۔

ڈبلیو اینڈ اے۔ کے۔ جانسٹنس بے تھی اوروگرافیکل سیریز آف وال میپس
W & A.K Johnston's Bathy-Orographical Series of Wall Maps

(۱) شمالی امریکہ
(۲) جنوبی امریکہ
(۳) یورپ
(۴) ایشیا
(۵) افریقہ
(۶) آسٹریلیا
(۷) ہندوستان

یہ نقشے وارنش کئے ہوئے اور رول دار فی نقشہ ۱۴ شلنگ کے حساب سے ملتے ہیں۔ اس طرح مذکورۂ بالا سٹ کی قیمت چار پونڈ اٹھارہ شلنگ (تقریباً ۷۵ روپیہ) ہوگی جو میک ملن اینڈ کمپنی بمبئی۔ کلکتہ۔ اور مدراس کے ہاں سے مل سکتے ہیں ایک دوسرا سٹ تقریباً اتنا ہی عمدہ حسب ذیل سٹوں میں سے صرف ایک ایک طبعی نقشہ خرید لینے سے فراہم ہوسکتا ہے۔

فلپس کمپیریٹو وال اٹلس —

Philip's Comparative Wall Atlases,

۱۔ ورلڈ ریلیشنس (تعلقات عالم)	World Relations,
۲۔ نارتھ امریکہ (شمالی امریکہ)	North America,
۳۔ سوتھ امریکہ (جنوبی امریکہ)	South America,
۴۔ یورپ۔	Europe,
۵۔ ایشیا۔	Asia,
۶۔ افریقہ	Africa,
۷۔ آسٹرل ایشیا۔	Australasia
۸۔ انڈین امپائر (سلطنت ہند)	Indian Empire.

یہ نقشے رول دار اور وارنش کئے ہوئے یا کپڑے پر چسپاں کئے ہوئے جس سے تہہ کرنے میں آسانی ہو، فی نقشہ سات شلنگ چھ پنس (پانچ روپیہ بارہ آنہ) کے حساب سے ملتے ہیں۔ اس طرح مذکورۂ بالا آٹھ نقشوں کی قیمت مدرسہ کو (۴۶) روپیہ ادا کرنی پڑیگی۔ یہ نقشے عام طور پر سٹ کی صورت میں

فروخت کئے جاتے ہیں لیکن اگر ضرورت ہو تو الگ الگ بھی ان کے ایجنٹ مسرس لانگ منس گرین اینڈ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ سے فراہم کئے جا سکتے ہیں۔
اب ہمیں ایک ایسے متوسط درجہ کے مدرسہ پر توجہ کرنی چاہیئے جو کچھ زیادہ رقم خرچ کرسکتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ یہ خرچ بار بار عاید ہونے والا نہیں بلکہ اگر نقشوں کے استعمال میں تھوڑی سی احتیاط ملحوظ رکھی جائے تو یہ نقشے کئی سال تک کام دے سکتے ہیں۔ ایسے مدرسہ کے لئے حسب ذیل نقشوں کا پورا سٹ خرید لینا بہت مفید ہوگا۔
فلپس کمپیریٹو وال اٹلسس

Philip's Comparative Wall Atlasses.

World Relations,	۱۔ ورلڈ ریلیشنس (تعلقات عالم)
North America,	۲۔ نارتھ امریکہ (شمالی امریکہ)
South America,	۳۔ ساؤتھ امریکہ (جنوبی امریکہ)
Europe	۴۔ یورپ
Asia,	۵۔ ایشیا
Africa,	۶۔ افریقہ
Australasia,	۷۔ آسٹرل ایشیا
Indian Empire	۸۔ انڈین امپائر (سلطنت ہند)

ان آٹھوں سٹوں میں کے ہر سٹ میں آٹھ آٹھ نقشے ہیں۔ ہر سٹ کے نقشے علیحدہ علیحدہ تہہ کرنے کے قابل کپڑے پر چسپاں یا رول پر لگے ہوئے اور

وارنش کئے ہوئے مل سکتے ہیں۔ ہم نے تہہ کئے جانے والے نقشے استعمال کئے ہیں۔ موسمی حرارت سے یہ کچھ اکڑ سکڑ جاتے ہیں۔ لیکن چھوٹی سی جگہ میں ان کو محفوظ کیا جاسکتا ہے اس کے سوا کئی نقشوں کو مقابلہ کی خاطر جماعت کی دیوار پر پھیلایا جاسکتا ہے۔ اس طرح کا ہر سٹ سینتالیس شلنگ چھ پنس (۳۵ روپیہ) میں ملتا ہے۔ عام طور پر ہر سٹ میں حسب ذیل اقسام کے نقشے ہوتے ہیں۔

(۱) طبعی
(۲) سیاسی
(۳) درجہ حرارت
(۴) موسم گرما کے حالات (بارش)
(۵) موسم سرما کے حالات (بارش)
(۶) قطری نباتات
(۷) کثرت آبادی
(۸) تجارتی ترقی

اس سلسلہ کے سب ہی نقشے عمدہ نہیں ہیں۔ ان میں خراب قسم کے نقشے وہ ہیں جن کا بڑا عیب یہ ہے کہ ایک ہی نقشہ میں بہت ساری چیزوں کے بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور کوئی چیز واضح طور پر نہیں بتائی جاسکی۔ درجہ حرارت اور تجارتی ترقی والے نقشے خاص طور پر اس نقطۂ نظر سے خراب ہیں لیکن استاد ہر نقشے کی اہم چیزوں پر رنگین چاک سے کام لے سکتا ہے۔

مثلاً یورپ کا درجہ حرارت والا نقشہ لیجئے جس میں نیلی لکیروں سے سرمائی متساوی الحرارت خطوط اور سُرخ لکیروں سے گرمائی متساوی الحرارت خطوط بتلا کر ایک گڑ بڑ پیدا کر دی گئی ہے۔ سب سے زیادہ اہم سرمائی متساوی الحرارت خط ۳۲° ڈگری یعنی نقطۂ انجماد ہے۔ یورپ کا مشرقی آدھا حصہ سرما میں منجمد ہو جاتا ہے اور مغربی آدھا حصہ نہیں ہوتا۔ اس طرح ۳۲° ڈگری کی لکیر رنگین چاک سے نمایاں کی جاسکتی ہے اور اس کو جماعت یاد رکھ سکتی ہے۔

رنگین چاکوں کا ذکر ہم کو ایک بہت اہم موضوع کی طرف لیجاتا ہے یعنی تختۂ سیاہ کے نقشے۔ نقشوں کا خاکہ تختۂ سیاہ پر کھینچنے کی زحمت سے بچنے کے لئے یہ ممکن ہے کہ ہندوستان کے صوبوں کے خاکے خرید لئے جائیں جو سیاہ کاغذ پر سرخ لکیروں کے ذریعہ چھاپے گئے ہیں اور جو ایک روپیہ فی نقشہ کی حقیر قیمت پر لانگ منس کے ہاں مل سکتے ہیں (لانگ منس میاپ بلڈنگ شیٹس)

Longman's Map Building Sheets

اسی قسم کے خاکے ہندوستان کے اور براعظموں کے اور بہت سے یوروپی ملکوں کے فلپس نے شائع کئے ہیں جن کی قیمت تین شلنگ (دو روپیہ) ہے یہ بھی لانگ منس کے ہاں سے مل سکتے ہیں۔ باوجود اس کے یہ کہیں بہتر ہے کہ استاد خود تختۂ سیاہ پر کسی ملک کا خاکہ معقول طریقہ پر کھینچ سکے۔ اکثر کتابیں اس بات کی سفارش کرینگی کہ استاد آئندہ روز کے جغرافیہ کا سبق تیار کرتے وقت تختۂ سیاہ پر ایک خاکہ بھی کھینچ دے جو سبق کے وقت کام آسکے لیکن اب ہم اس کتاب میں بالکل دیانت دار رہنا چاہتے ہیں اس لئے ہمارا خیال

یہ ہے کہ مدرسہ کے دن بھر کے سخت کام کے بعد استاد دوسرے دن کے لئے نقشہ تیار کرنے کے لئے ہمیشہ آمادہ نہیں رہ سکتا۔ نقشہ جماعت کے سامنے سبق کے دوران میں تیار کیا جانا چاہئے۔ نقشہ کا خاکہ کھینچتے وقت امتیازی لکیروں اور مثلثوں کا تعجب خیز سلسلہ استعمال نہ کیا جائے۔ طول بلد اور عرض بلد کی ایک یا دو لکیریں چن لی جائیں۔ ہماری جغرافیہ کی کتاب دی ورلڈ (دنیا) میں آپ کو ہر براعظم کے لئے مناسب ترین منتخبہ لکیریں مل جائیں گی جن کو ہم نے نقشوں میں استعمال کیا ہے۔ خاکہ سفید چاک سے کھینچ لینے کے بعد ہر قسم کی تفصیلات رنگین چاکوں سے واضح کی جا سکتی ہیں۔ اس طرح فرض کیجئے کہ سبق طبعی خصوصیات پر ہے۔ پست سطح کی زمین سبز رنگ میں اور اونچی سطح کے حصے ناسی رنگ میں دکھائے جا سکتے ہیں۔ ریلیں سرخ رنگ سے بتائی جا سکتی ہیں وقس علیٰ ہذا بعض مخصوص مقاصد کے لئے مخصوص رنگوں کو مقرر کر لینا بہت اچھا ہوتا ہے درجہ حرارت کے نقشوں میں عموماً سرخ رنگ حدت (گرمی) ظاہر کرتا ہے۔ زرد رنگ معتدل حرارت اور نیلا یا سبز رنگ سردی ظاہر کرتا ہے۔ بارش کے نقشوں میں گہرا نیلا رنگ سخت بارش۔ ہلکا نیلا رنگ معتدل بارش اور زرد اور ناسی رنگ کمتر بارش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح کسی نقشہ کا جماعت کے سامنے تختہ سیاہ پر تیار کیا جانا بہت بڑا فائدہ پہنچاتا ہے۔ جماعت نقشہ کی تیاری کا درجہ بدرجہ ساتھ دیتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی اپنی بیاضوں پر اسی نقشہ کو اتار سکتی ہے۔ جماعت اس سبق کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہے جس کے نقشہ کی نقل اس نے تختہ سیاہ سے اپنی بیاض میں بنائی ہے۔

بہ نسبت ایسے سبق کے کہ جس کا نقشہ سبق کے پہلے تیار کیا گیا ہو۔ یہ وہ طریقہ ہے جس کی ہم خود بعض خاص حالات کے سوا ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔

اپنے کام میں بہت دلچسپی لینے والا مدرس بہت سے ایسے نقشے اور اشکال خریدنے کے بجائے آپ خود نقشہ کشی کے کاغذ کے بڑے بڑے تختوں پر عمدہ نقشے تیار کر سکتا ہے جو رنگ بھرنے کے بعد مستقل استعمال کے لئے محفوظ رکھے جا سکتے ہیں مثلاً اہم طبعی خصوصیات، طبقات الارض، درجہ حرارت، بارش، نباتات یا ہندوستان کے صوبوں میں انسانی آبادی کی تقسیم بتانے والے جرت رنگین دیواری نقشے موجود نہیں ہیں۔ صرف چند گھنٹوں کی محنت سے لانگ مین جیاگرفیز آف انڈیا میں دئے ہوئے نقشوں کو بڑے پیمانہ پر کھینچ کر سادہ دیواری نقشے بنا لئے جا سکتے ہیں جو مستقل قدر و قیمت کے ہونگے۔ صوبہ برما کی طرح اکثر صوبوں میں اس کا بھی امکان ہے کہ سروے آف انڈیا آفس کلکتہ سے بذریعہ وی پی بے رنگ نقشہ کا تختہ ۱۶ یا ۳۲ میل فی انچ پیمانہ کا خرید لیا جائے۔ یہ تختے جن کی قیمت فی عدد ڈیڑھ روپیہ یا ایک روپیہ بارہ آنہ ہے نہایت صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ مختلف مضامین ظاہر کرنے کے لئے رنگے جا سکتے ہیں۔

اطلس اس موقع پر اطلسوں کے متعلق ہمیں کچھ کہنا ہے سب سے پہلے یہ کہ مدرسہ وسطانیہ اور اس سے اونچے درجہ کے ہر طالب علم کے پاس ایک اطلس ضرور رہنا چاہیئے اطلس کوئی تعیشات سے نہیں ہے بلکہ قطعی ضروریات سے ہے۔ ہم نے تجربہ سے یہ معلوم کیا کہ اس سادہ حقیقت کو مدرسین اور طلبہ دونوں کے ذہن نشین کرنا سخت مشکل ہے۔ اطلس کا استعمال روزانہ ہونا چاہیئے۔ دوسری

بات یہ کہ عمدہ اطلس بہت ہی کم ہیں۔ اطلسوں کے عام نقائص یہ ہیں کہ ان میں کثرت سے نام ٹھونس دئیے جاتے ہیں اور طبعی کے بجائے زیادہ تر سیاسی ہوتے ہیں۔ یوروپی بچوں کے لئے بعض بہت عمدہ اطلس تیار کئے گئے ہیں۔ لیکن ان میں ہندوستان سے غفلت برتی گئی ہے۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں اس مقصد کے لئے بحالت موجودہ سب سے عمدہ اطلس بارتھولومیوس انڈین اسکول اٹلس (Bartholomew's Indian School Atlas) شایع کردہ اکسفرڈ یونیورسٹی پریس ہے جس کی قیمت ایک روپیہ چھ آنہ ہے اس اطلس میں اصل نقشے طبعی نقشے ہیں جو گہرے رنگوں میں چھاپے گئے ہیں اور ناموں سے گراں بار بھی نہیں کئے گئے۔ اس میں سیاسی جغرافیہ سے غفلت نہیں برتی گئی۔ اس میں ہندوستان کے مختلف حصوں کے متعدد نقشے موجود ہیں۔ جو کسی قدر ناموں کی کثرت سے بدنما ہو گئے ہیں۔ ساتھ ہی اس میں ہندوستان کا ایک مفید ریلوے نقشہ بھی موجود ہے۔

مسرس لانگ منس گرین اینڈ کمپنی ایک بالکل ہی نیا اطلس ہندوستانی مدارس کے لئے تیار کر رہے ہیں۔

مدرسین بلکہ مدرسہ تعلیم المعلمین (نارمل اسکول) کے ہر طالب علم کے لئے جس کو آگے چلکر اس مضمون کو پڑھانا پڑے گا۔ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا اطلس اکسفورڈ اڈوانسڈ اٹلس شائع کردہ اکسفورڈ یونیورسٹی پریس (قیمت سات روپیہ آٹھ آنہ) ہے دوسرا ایک عمدہ اطلس فلپس سینیر اسکول اٹلس ہے (ہندوستان میں اس کے ایجنٹ لانگ منس گرین اینڈ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ ہیں) اور قیمت اس کی

ساڑھے دس شلنگ ہے)

نقشہ خوانی دیواری نقشوں یا کسی عمدہ اطلس کا موجود رہنا اس وقت تک بالکل غیر مفید ہے جب تک کہ جماعت نقشوں کو سمجھنا او ر استعمال کرنا حقیقی طور پر نہ سیکھ لے۔ طیارہ پر سے کھینچی ہوئی تصاویر سے یا دوسرے طریقوں سے بنیادی خیالات واضح کرنے کے بعد بھی بہت کچھ کام باقی رہ جاتا ہے۔ نقشہ خوانی کی مسلسل مشق اور نقشوں کا مسلسل استعمال بہت ضروری ہے لانگ منس جاگرفیکل اکسرسائز بک فار انڈیا

Longmans' Geographical Exercise Look for India.

خاص طور پر اس غرض سے تیار کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مدرس کی ضروری مدد کرے اس میں سلسلہ وار مشقوں کے لئے بہت سے اشارات موجود ہیں۔

نقشہ کشی ہندوستان میں بہت سے مدرسوں میں نقشہ کشی کو ایک خاص مشق کی حیثیت دیجاتی ہے بلکہ اس سے جغرافیہ سے بالکل علیحدہ مضمون کی طرح برتاؤ کیا جاتا ہے۔ ہم کو اچھی طرح یاد ہے کہ ہم نے ایک مہتمم مدارس کے ساتھ دورہ پر تقریباً (۲۰) مدارس وسطانیہ و فوقانیہ میں تعلیم جغرافیہ کے متعلق تحقیقات کی تھی تقریباً ہر مدرسہ میں استاد کو اس بات کا بہت فکر مند پایا کہ وہ طالبعلموں کی نقشہ کشی کی بیاضیں پیش کرے۔ اکثر صورتوں میں ایسی بیاضوں میں ہندوستان، برما، ایشیا وغیرہ کے متعدد خوبصورت اور صاف ستھرے نقشے پائے جن میں طول بلد اور عرض بلد کی متعدد خطوط سے تکمیل کی گئی تھی۔ لیکن ان نقشوں کی تیاری بالکل آلاتی مشق تھی۔ بیس ۲ میں ایک

شکل ۴۲ — افریقہ ... نقشہ ... بارانی ... ہے ... ہاتھی خطوط کی ... یاد رکھو ... بھی اس میں ظاہر کیا گیا ہے ...

شکل - ۶ - سہل کردہ طبعی نقشہ افریقیہ -

اس قسم کے نقشے اسٹامپ کے جغرافیہ "دی ورلڈ" میں استعمال کیے گئے ہیں۔
اس امر پر غور کیجئے کہ یہ نقشہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ تقریباً تمام براعظم افریقہ ۶۰۰ فٹ سے اونچی سطح مرتفع ہے اور اس کا جنوبی حصہ اس سے بھی زیادہ اونچا واقع ہوا ہے -

۳۰۰۰ فٹ سے زاید
۶۰۰ تا ۳۰۰۰ فٹ
صفر تا ۶۰۰ فٹ

دوسرا سبق طبعی خصوصیات پر ہوگا۔ طلبہ اب خاکہ سے واقف ہیں۔ اب نقشہ میں صرف یہ کام رہ جاتا ہے کہ ساحلی پست سطح کے تنگ میدانوں کو سبز رنگ بھر دیا جائے جنوبی اونچے نیچے سطوح مرتفع اور حبشی پہاڑوں کو ناسی رنگ اور پست سطح مرتفع کے حصوں کو ہلکا ناسی یا زرد رنگ بھر دیا جائے۔ اس قسم کے سادہ اور آسان نقشے (بغیر رنگوں کے) ہماری جغرافیہ کی کتاب دی ورلڈ میں جابجا ملیں گے مہربانی کرکے اس کو اچھی طرح یاد رکھئے کہ ایک چھوٹا سا نقشہ ہمیشہ رنگین پنسلوں سے صرف ایک ہی اہم مجموعہ واقعات کو واضح کرنے کے لئے کھنچوایا جائے۔ ایک ہی نقشہ میں بہت ساری چیزوں کے ظاہر کرنے کی غلطی نہ کی جائے۔

نقشوں کی تسہیل کتابوں اور اطلسوں کے نقشے اور دیواری نقشے کئی کئی مختلف چیزیں ظاہر کرنے کے لئے تیار کئے جاتے ہیں تعلیم کے وقت اصولاً صرف سب سے اہم واقعات بتانے کی ضرورت ہے ایسے واقعات کہ جن کو بچہ یاد رکھ سکے۔ کسی بچہ سے بلکہ اس بات کی حد تک تو کسی استاد سے بھی اس بات کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ تمام تفصیلی باریکیاں یاد رکھ سکتا ہے مثلاً ہندوستان کا بارش کا نقشہ جس میں ۵۔ ۱۰۔ ۲۰۔ ۳۰۔ ۴۰۔ ۶۰۔ ۸۰ اور سو انچ بارش کے خطوط موجود ہوں۔ ہمیں بارش کے صرف اہم خطوط کو چن لینا پڑے گا مثلاً اس صورت میں ۲۰۔ ۴۰۔ اور ۸۰ انچ کے خطوط کافی ہیں۔ اس طرح ہم ایک سہل نقشہ بنا سکتے ہیں جسے بچہ یاد رکھ سکتا ہے اور خود کھینچ سکتا ہے اس طرح نقشوں کی تسہیل بھی مدرسوں کا ایک اہم فریضہ ہے۔ اس وضع کے

سہل نقشے ہماری کتاب جغرافیہ "دی ورلڈ" میں جا بجا دئے گئے ہیں۔ اس طرح عام نقشوں کے مقابلہ میں سہل کردہ نقشوں کے دو نمونے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

شکل ۷۔ نقشہ درجۂ حرارت یورپ (جنوری)
(از "لانگ منس جیوگرافیکل سیریز" کتاب سوم)
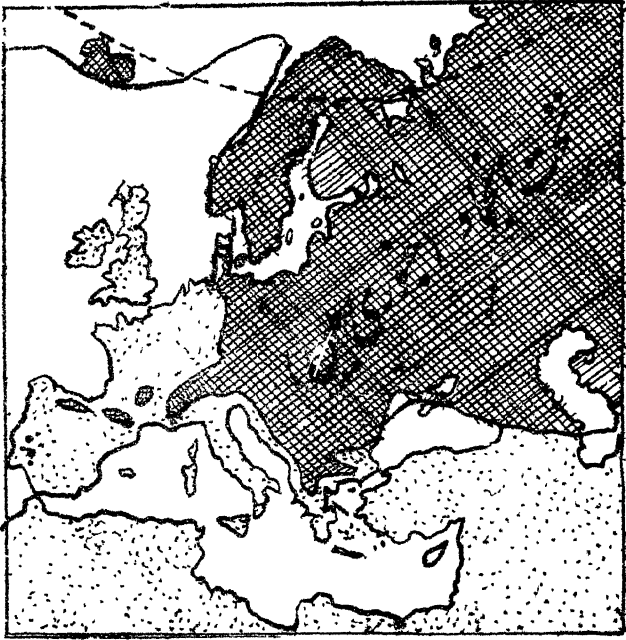
شکل ۸ ۔ سہل کردہ نقشہ درجۂ حرارت (جنوری)

یہ سہل کردہ نقشہ صرف ایک اہم امر پر زور دیتا ہے کہ یورپ کے شرقی نصف حصہ کا درجۂ حرارت جنوری میں انجماد کے تحت رہتا ہے ۔ اس نقشہ میں حقیقی درجات حرارت استعمال کئے گئے ہیں ۔ اس لئے آلپس اور دوسرے پہاڑ تحت انجماد رقبہ میں شامل کر لئے گئے ہیں ۔ یہ دیکھئے کہ بچوں کو صرف ایک ہی خط یاد رکھنا پڑتا ہے ۔

ڈھانچے[1] مدرّسوں کو اکثر اوقات ڈھانچہ کے معنی سمجھانے اور ڈھانچوں کے استعمال میں خاص دقتیں پیش آتی ہیں۔ ایک نہایت سادہ نمونے کا استعمال جو آسانی اور جلدی سے چند موٹے مقوّوں اور تھوڑے سے گوند سے بنایا جا سکتا ہے کام کو بہت آسان کر دیتا ہے۔ سب سے پہلے ایک جزیرے کے ڈھانچہ کا نقشہ کھینچو جس کی ہر تہہ کو سو فیٹ کا فرض کیا جائے۔ سب سے اونچی تہہ یا درجہ (۶۰۰) یا (۷۰۰) فیٹ بلند فرض کرو۔ مقوے کے ایک موٹے تختہ پر جزیرے کا خاکہ کھینچو۔ اس کے بعد اسی شکل کا ایک ٹکڑا جو سو فیٹ کا فرض کیا جائے گا۔ موٹے مقوے سے کاٹ کر مقوے کے تختہ پر کھنچے ہوئے خاکے کے مقام پر ٹھیک طور پر گوند سے چسپاں کر دو۔ اس کے بعد پھر اسی موٹے مقوے سے اسی شکل کا (۲۰۰) فیٹ والا ٹکڑا کسی قدر چھوٹے پیمانہ پر کاٹ کر مناسب مقام پر چسپاں کر دو۔ اسی طرح ایک ہی ضخامت کے مقوے کے ٹکڑے (۳۰۰)، (۴۰۰)، (۵۰۰) (۶۰۰) فیٹ والے ایک ہی شکل کے کاٹ کاٹ کر ٹھیک مقامات پر چسپاں کر دو۔ اس طرح ایک جزیرے کا نقشہ اور جزیرے کا نمونہ اس ایک ہی ڈھانچہ کے ذریعہ حاصل ہو جائے گا۔ اب اس ڈھانچہ کو رنگ دیا جا سکتا ہے۔ ذیل کے نقشہ سے اس کی اچھی طرح توضیح ہو جائے گی۔

---

[1] (Contours) خطوط متساوی الارتفاع۔ وہ فرضی خطوط ہیں جو سمندر کی سطح سے اوپر کے یکساں ارتفاع کو ظاہر کرتی ہیں۔ اردو میں خطوط متساوی الارتفاع بتانے والے نمونوں کو ڈھانچے کا لفظ کسی قدر نمایاں کر دیتا ہے۔ (مترجم)

ڈھانچے (متساوی الارتفاع خطوط) کا نمونہ
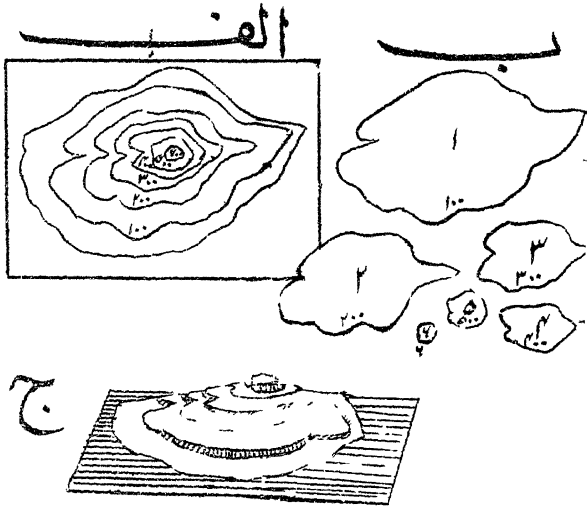
شکل ۹۔ الف ۔ ڈھانچہ کا نقشہ ہے ۔

ب ۔ مقوے کے ٹکڑوں کا نقشہ ہے جن کو مقوے کے تختہ سے قطع کرلیا جانا چاہیئے ۔

ج ۔ ڈھانچہ کا مکمل نمونہ ہے ۔

باب ششم

کمرہ جغرافیہ ۔ کتب خانہ مدرسہ ۔ عجائب خانہ

اس باب کی سرخی کمرہ جغرافیہ رکھتے ہوئے ہمیں بہت پس وپیش ہوا ۔ مدرسہ فوقانیہ یا مدرسہ وسطانیہ میں اس قسم کے ایک علٰحدہ کمرہ کی ضرورت جس میں صرف جغرافیہ کی تعلیم ہو خواہ کتنی ہی دلپذیر کیوں نہ ہو لیکن ہم جانتے ہیں کہ بہت سے مدرسوں میں یہ ناممکن ہے تاہم اگر انسان کی خواہش حقیقی ہو تو خدا اس کا راستہ بھی پیدا کر دیتا ہے اس لحاظ سے کمرہ جغرافیہ کے فوائد کا بیان کرنا کوئی برا نہیں ہے ۔

کمرہ جغرافیہ

باب دوم میں ہم نے ایک آسمان آلہ کا ذکر کیا ہے جس کی چھوٹے بچوں کو جغرافیہ کی تعلیم دیتے وقت ضرورت پڑتی ہے اگرچہ وسطانیہ اور فوقانیہ مدارس میں ضروری آلات کا ذکر نہیں کیا گیا تاہم استاد نے اندازہ کر لیا ہوگا کہ کس طرح چند

دیواری نقشے وسیع تختہ جات سیاہ اور ایک کرہ (گلوب) کی سخت ضرورت ہے
کچھ اور ضروری آلات بھی ہیں جن کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ہم نے مدرسہ تحتانیہ کے
سلسلہ میں بچوں کے سامنے اپنے ملک کا ایک نقشہ اور ایک کرہ (گلوب کے)
موجود رہنے کے فواید کا ذکر کیا ہے۔ یہی حالت دوسرے طالب علموں کی
بھی ہے۔ انہیں نقشوں کرہ (گلوب) مقیاس الحرارتوں اور مقیاس
الہواؤں سے اچھی طرح واقف رہنا چاہیئے۔ لیکن ہر مدرسہ کے لئے یہ ناممکن
ہے کہ وہ ہر جماعت کے لئے نقشوں کا سٹ اور دوسرے آلات مہیا کر سکے
نقشے اور آلات ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ میں لیجائے جانے سے اچھی
حالت میں نہیں رہتے۔ یہ بھی خوف رہتا ہے کہ اکثر اوقات استاد کو ٹھیک
نقشہ کے ڈھونڈھ نکالنے میں دقت ہوتی ہے اس لئے بغیر نقشہ ہی کے سبق
شروع کر دیا جاتا ہے ان تمام دقتوں سے بچنے کے لئے آسان صورت
یہی ہے کہ مدرسہ کا ایک کمرہ جغرافیہ کی تعلیم کے لئے وقف کر دیا جائے جس میں
مدرسہ کی تمام جماعتوں کی جغرافیہ کی تعلیم ہو۔ ہم اس بات کا خیال تک نہیں
کر سکتے کہ عملی کیمیا کا سبق مدرسہ کے کسی معمولی کمرہ میں ہو سکتا ہے۔ اسی طرح
معمولی کمرہ میں جغرافیہ کی معقول تعلیم کی توقع رکھنا بھی بیجا ہو گا۔ پھر بھی ان
میں یہ فرق موجود ہے کہ جماعت کا ایک معمولی کمرہ بغیر کسی زاید فرنیچر کے
کمرہ جغرافیہ بن سکتا ہے۔ اگر اس بات کا موقع اور سہولت ہو کہ کسی کمرہ کو
خاص طور پر تعلیم جغرافیہ کے لئے آراستہ کیا جا سکے تو یہ بہتر ہو گا کہ ایسے کمرہ میں
مسطح تختے والے میز نما ڈسک (Desk) یا بنچ (bench) اور

پھرنے والی تپائیاں (STOOL) رکھی جائیں ۔ اس سے اونچی جماعتوں کے طالب علموں کو نقشہ کھینچنے میں آسانی ہوگی لیکن یہ چیز اتنی اہم نہیں ۔

اشیائے کمرہ جغرافیہ وسطانیہ اور فوقانیہ مدارس میں تعلیم جغرافیہ کے لئے کن آلات کی ضرورت پڑتی ہے ؟

(۱) دیواری نقشہ جات ۔ اس کا تفصیلی ذکر گذشتہ باب میں آچکا ہے

(۲) کرہ (گلوب) ۔ رنگین طبعی کرہ (گلوب) کے سوا جس کا ذکر باب اول میں آچکا ہے جو اونچی جماعت کے طالب علموں کے لئے سخت ضروری ہے ایک سیاہ وسفید بڑا کرہ بھی بہت مفید ہے ۔ جس میں براعظموں کا رنگ سفید ہو اور کرہ جتنا بھی بڑا ہو اچھا ہے ۔ شہر رنگون کے ایک اہم مدرسہ فوقانیہ کے صدر مدرس نے ایک مقامی بڑھئی اور کسار سے جست کے پترکا ایک کرہ بنوایا اس کرہ کا قطر ۴ فٹ تھا جس سے طلبہ پر بہت اچھا اثر پڑتا تھا ۔ اس کی لاگت بہت کم تھی ۔ معمولی طریقے پر اگر ایسے سیاہ وسفید کرے (گلوب) خریدے جائیں تو بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے ۔[۱]

(۳) آلات جویہ ۔ اگر ہم مختلف صوبوں کے مدارس فوقانیہ کے امتحانات کے پرچے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ سال بسال چند سوالات حرارت دباؤ اور بارش پر دئے جاتے ہیں ۔ تاہم اس میں کچھ مبالغہ نہیں کہ جوابات میں

---

[۱] ایسے کرے (گلوب) چار قسموں میں بارہ انچ کے قطر کے مسرز جی فلپ اینڈ سنس نے تیار کئے ہیں جو مسرز لانگ مینس گرین اینڈ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ کے ہاں مل سکتے ہیں ۔ نمبر ۱ قسم کی قیمت جس میں طول بلد اور عرض بلد بھی موجود ہے ۔ ۶۹ روپیہ ہے ۔

مقیاس الحرارت ۔ مقیاس الہوا وغیرہ آلات کا بیان لکھنے والے طلبہ میں آدھے طلبہ نے ان آلات کو دیکھا تک نہیں یا کم از کم انہوں نے اُن سے بالکل کام نہیں لیا اپنی ذاتی معلومات کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ سینکڑوں بچے صرف اس واسطے ناکامیاب ہوئے کہ ان کے اُستادوں نے ان آلات کے لئے چند روپیہ کا خرچ برداشت نہ کیا ۔ امتحان کی جوابی کاپیوں میں عموماً ایک حیرت ناک اور ناممکن آلے کی تصویر کھینچی جاتی ہے ۔ جو آدھا تو مقیاس الحرارت ہوتا ہے ۔ اور آدھا مقیاس الہوا ۔ یہ کتاب کی دو مختلف تصویروں کا بے جوڑ مجموعہ ہوتا ہے ۔ لیکن سررشتہ تعلیمات کے نصاب میں ان آلات کے مشاہدے کو جو اہمیت دیگئی ہے وہ قابل ملاحظہ ہے ۔ بمبئی کا نصاب کہتا ہے ۔

جماعت سوم (مدرسۂ وسطانیہ)

مشاہدے کا کام —— ہفتہ میں ایک بار دوپہر کے وقت مقیاس الحرارت کا مشاہدہ اور اس کی یادداشت ۔

عملی کام —— مقیاس المطر کا استعمال اور مقامی بارش کی یادداشت

جماعت چہارم (مدرسۂ فوقانیہ)

عملی کام —— مقیاس الہوا کا استعمال ۔

برما کے سوالات کے پرچوں کو ملاحظہ فرمائیے ۔

انگلش ہائی اسکول فائنل ۱۹۲۵ء

امتحان آخری جماعت مدرسہ فوقانیہ انگریزی

سوال نمبر(۲) ـــــ الف مقیاس المطر (پیمانہ باراں) کا نقشہ کھینچو اور سمجھاؤ کہ اس کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے ۔

ب ۔ مقیاس الہوا کا نقشہ کھینچو اور سمجھاؤ کہ یہ کس طرح مستعمل ہوتا ہے ۔

پس اس کی سخت ضرورت ہے کہ ہم ان سیدھے سادے آلات کو طلبہ کی نگاہوں کے سامنے رکھیں اور ان کا استعمال بتلائیں ۔ نہایت ضروری آلات یہ ہیں ۔

الف ایک معمولی فارن ہیٹ مقیاس الحرارت ۔ یا ایسا مقیاس الحرارت جس میں فارن ہیٹ اور سنٹی گریڈ (ملی) دونوں کے نشان بنے ہوئے ہوں جس کی قیمت چند روپیہ ہوتی ہے ۔ مسرس لانگ مینس گرین اینڈ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ سے ایک عمدہ آلہ چھ روپیہ آٹھ آنے میں مل سکتا ہے ۔

ب ۔ اعظم اور اقل درجہ حرارت بتلانے والے مقیاس الحرارت

ان کے مختلف قسم کے متعدد نمونے موجود ہیں۔ دونوں خصوصیات رکھنے والے مقیاس الحرارت (جو لانگ مین سے ساڑھے گیارہ روپیہ میں مل سکتا ہے) کا ذکر دی ورلڈ میں کیا گیا ہے لیکن جیسا کہ لانگ مین رجینل جیاگرفیز آف انڈیا میں بیان کیا گیا ہے دو علٰحدہ علٰحدہ مقیاس الحرارتوں کا موجود رہنا زیادہ آسانی کا باعث ہوگا۔ قلیل ترین درجہ بتانے والے مقیاس الحرارت میں الکحل ہوتا ہے اور انتہائی درجۂ حرارت بتانے والے مقیاس الحرارت میں پارہ۔

ج۔ گیلے اور خشک حباب کا مقیاس الحرارت۔ یہ ایک سادہ سا آلہ ہے جس کی قیمت چند روپیہ سے زیادہ نہیں (لانگ مین کے ہاں سولہ روپیہ میں ملتا ہے)

د۔ ایک سادہ مقیاس الہوا۔ چھوٹی قسم کا مقیاس الہوا جس کی خواندگی ایک پوشیدہ کمان کی اختلافی وسعت پر مبنی ہوتی ہے زیادہ مفید نہیں ہوتا لمبی نلکی والا مقیاس الہوا جس میں پارہ بھرا ہوتا ہے بہت مفید ہے۔ نصابی کتابوں میں اسی مقیاس الہوا کا ذکر ہے لیکن بدقسمتی سے اس کی قیمت کی زیادتی کا سوال بہت مشکل مسئلہ پیدا کرتا ہے۔

ھ۔ ایک سادہ مقیاس المطر (پیمانہ باراں) اگرچہ آج کل خود بخود پیمانہ کی یادداشت رکھنے والے آلے

بہت مستعمل ہیں لیکن مدرسہ کے استعمال کے لئے پرانی وضع
کا قیف نما مقیاس المطر (پیمانہ باراں) بہت مفید ہے۔
لانگ منس کے ہاں قیف، بوتل اور ناپ پورے سٹ کی
قیمت سولہ روپیہ ہے۔
سستے قسم کے آلات کے حاصل کرنے میں مدارس کی دقتوں کو پیش نظر
رکھ کر لانگ منس گرین اینڈ کمپنی نے مذکورۂ بالا جملہ آلات (بجز مقیاس الہوا)
کی فراہمی کا انتظام کیا ہے جس کی قیمت ۵۲ روپیہ رکھی ہے ان آلات کے
ساتھ وہ ایک جنتری بھی دیتے ہیں جس میں مشاہدات کی یادداشت لکھی
جا سکتی ہے۔

۴۔ **فلکیاتی نمونہ جات** | جغرافیہ کے مدرس کے لئے مشکل ترین
کاموں میں سے ایک کام ریاضیاتی جغرافیہ کا پڑھانا ہے۔ یعنی زمین اور
سورج کی گردشیں کا بتلانا۔ بازار میں کئی قسم کے نمونے مل سکتے ہیں (جو
کم و بیش زیادہ قیمتی ہوتے ہیں) جن سے اس کام میں مدد مل سکتی ہے۔
لیکن اس آلہ کو استاد خریدنے سے بہتر خود بنا سکتا ہے۔

الف سورج زمین اور چاند کی مسافت اور حجامت متقابلہ
بتانے والا نمونہ یا آلہ۔ اس نمونہ میں اگر جی چاہے تو اور سیارے بھی
شامل کئے جا سکتے ہیں۔ لکڑی کا ایک بڑا گولہ سنہری یا زرد رنگ سے
رنگ دیا جائے اس کو سورج کا نمونہ قرار دیا جائے اس کے مقابلے میں
جماعت کی دوسری طرف ایک بڑے سر والی پن کو زمین اور ایک

چھوٹے سروالی پن کو چاند قرار دیا جائے اُستاد ان کی صحیح جسامتوں کو حسب ذیل اعداد سے متعین کر سکتا ہے ۔

سورج کا قطر	(۸۶۷،۰۰۰) میل
زمین کا قطر	(۸،۰۰۰) میل
چاند کا قطر	(۲،۱۶۰) میل
سورج سے زمین کا فاصلہ	(۹۳،۰۰۰،۰۰۰) میل
زمین سے چاند کا فاصلہ	(۲۴۰،۰۰۰) میل

(ب) سورج کے اطراف زمین کی گردش بتانے والا نمونہ کسی چراغ یا بجلی کے گولے کو بیچ میں رکھ کر سورج قرار دیا جائے اور ایک چھوٹے گلوب کو جو ٹھیک طور پر ترچھا ہو سورج کے اطراف گھمایا جائے ۔ اس طرح سورج کے اطراف زمین کی سالانہ گردش بتائی جائے اس بات پر خاص توجہ کیجائے کہ زمین کا مدار ہمیشہ ایک ہی سمت رہے ۔ اگر گنجایش ہو تو ایک مستقل نمونہ بھی پولو کے گولوں کے جیسے چار لکڑی کے گولوں سے بنایا جاسکتا ہے ان گولوں پر خط استوا، منطقے اور دائرۂ قطب شمالی اور دائرۂ قطب جنوبی بنائے جاسکتے ہیں ۔ گولوں کے بیچ میں گرم تار سے سوراخ کیا جاسکتا ہے ۔ کہ وہ زمین کا محور ثابت ہو ۔ اور چاروں گولوں کو اس طرح درمیانی روشنی (سورج) کے اطراف رکھا جاسکتا ہے کہ اس سے اعتدالین اور انقلابین کے وقت زمین کا موقع محل ظاہر ہو ۔ اس بات کی بڑی احتیاط کرنی چاہیئے کہ زمین کے محور کا جھکاؤ

اس کے مدار کی سطح کی جانب ہو۔ یہی نمونہ دن اور رات کو ظاہر کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور صحیح تناسب کا ایک چاند بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے تاکہ مدوجزر، چاند کا گھٹاؤ بڑھاؤ، کسوف و خسوف، اور دوسری باتیں ظاہر کیجا سکیں۔ اس بارے میں صفحہ ۱۴۴ کی اشکال پر بغور نظر ڈالی جائے۔

(ج) آسمان نقشہ سازی کا مظاہرہ۔ ایک گلوب اور شفاف کاغذ کے بڑے تختوں کی مدد سے ہوسکتا ہے۔

۵۔ چھوٹے پیمانہ کے مقامی نقشے

ہر مدرسہ میں سروے آف انڈیا کے مقامی نقشوں کے متعدد نسخے رہنے چاہئیں جس کا پیمانہ ایک میل فی انچ اور چار میل فی انچ ہو۔ ایسا ایک ایک نقشہ جماعت میں دیوار سے لٹکا دیا جائے۔

۶۔ چٹانوں اور معدنیات کے نمونے

جغرافیہ کی تمام کتابوں میں بعض خاص چٹانوں اور معدنیات کا مستقل طور پر حوالہ دیا جاتا ہے عام طور پر ایسے حوالے بچوں کے لئے قطعی بے معنے ہوتے ہیں نمونہ جات کے اکثر مجموعے جو تاجروں کے یہاں ملتے ہیں ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں ان کی ایسی غیر ضروری اور غیر معمولی قسمیں موجود رہتی ہیں۔ جن کے جاننے کی بچوں کو کوئی ضرورت نہیں۔ تیس چٹانوں اور تیس معاشیاتی معدنیات کا نہایت عمدہ مجموعہ اب دستیاب ہوسکتا ہے۔ یہ مجموعہ خاص طور پر جغرافیہ کے مدرسین کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

اس لئے یہ جماعت میں مظاہرہ کرنے کے لئے بہت موزوں ہیں۔ اس مجموعہ کو تھامس مربی اینڈ کمپنی نمبر ا فلیٹ لین لندن۔ ای۔سی نمبر ۴
Thomas Murby & Co., 1, Fleet Lane London
E.C. 4.) فراہم کرتے ہیں۔ جس کی قیمت (چٹانوں کے مجموعہ کی تین پونڈ اور (معدنیات کے مجموعہ کی) تین پونڈ دس شلنگ ہے۔ ہر مجموعہ کے ساتھ ایک تفصیلی رسالہ بھی ملتا ہے۔

۷۔ ارتفاعی نمونہ جات اب ہم اس میدان کو چھوڑ کر جس کو قطعی ضروریات کہنا چاہیئے، ایسے میدان میں قدم رکھتے ہیں جس کو پسندیدہ تعیشات کہنا بیجا نہ ہوگا۔ براعظموں کے اور ہندوستان کے پلاسٹر کے بنے ہوئے ارتفاعی نمونہ جات بہت عمدہ چیز ہیں۔ اگرچہ یہ بہت قیمتی ہوتے ہیں لیکن اگر مدرسہ کی گنجائش اجازت دے تو ایک یا دو ضرور خرید لئے جائیں۔ لانگ منس کے ہاں فلپس کے ساختہ نمونہ جات (۵۰) روپیہ فی عدد کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ ہم نے گذشتہ باب میں خانہ ساز آسان نمونہ جات کا ذکر کیا ہے۔ جس سے ڈھانچے بتلائے جاتے ہیں۔

نمبر ۸۔ لالٹین اور لالٹین کی تصاویر جہاں کہیں لالٹین کے خریدے جانے کا امکان ہے وہاں لالٹین کے فوائد سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مدرسوں میں آلہ صور متحرکہ (سینوموٹوگراف) کا وجود ممکنات میں داخل ہوچکا ہے

لیکن اس موقع پر یہ نکتہ بھی توجہ کے قابل ہے کہ عام طور پر لڑکے اور لڑکیاں "تعلیمی فلموں" سے نفرت کرتے ہیں وہ بائیسکوپ میں عام اداکاری کے تماشوں کو دیکھ کر لطف اٹھاتے ہیں۔ بہ وجوہ معمولی فلموں کی تعلیمی قدر و قیمت کو دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے۔ شہر رنگون کے بچوں کو بائیسکوپ کا دلدادہ دیکھ کر ہم نے اس بات کا تہیہ کر لیا کہ انہیں فلموں میں دنیا کے مختلف مقامات کے مناظر اور حالات زندگی کو تلاش اور مطابقت کرنے کا شوق دلائیں۔ اگرچہ فلموں میں زندگی کا جو نمونہ بتایا جاتا ہے وہ مایوس کن حد تک بے جوڑ اور مبالغہ آمیز ہوتا ہے لیکن برف اور برف باری کے مناظر جو بینے کے کیمپ یا رانچ کی زندگی کا نظارہ ہندوستانی بچوں کے لئے اتنا عام ہو گیا ہے جو بائیسکوپ کے پہلے ناممکن تھا یہ ذکر ضمنی طور پر کیا گیا ہے لیکن مدرسین اس کی طرف توجہ کر سکتے ہیں۔ مرآتی عکس نما (ہ ر اسکوپ) بھی جس کے کچھ نام ہیں بہت کارآمد آلہ ہے اس کے ذریعہ معمولی تصاویر بھی پردے پر دکھائی جا سکتی ہیں۔ اس کے لئے بہت طاقتور روشنی کی ضرورت ہے اس لئے اس آلہ سے اکثر اوقات مایوسی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ؎

؎ ایک خوبصورت آلہ جس میں مرآتی عکس نما (ہر ر اسکوپ) اور الیٹین دونوں کو ملا دیا گیا ہے وہ ستمبر ۱۹۲۶ء ۱۹۲۷ء کا ایک اے پی ڈی آسر کوپ (Ica Epidiascope) ہے اس میں معمولی بجلی کی روشنی استعمال کی جاتی ہے

سادہ پیمایشی آلات

ہر اسکول میں کسی نہ کسی قسم کا قطب نما ہونا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ایک مسطح میز اور ممکن ہو تو عضادہ (ارتفاع پیما) بھی ہو لیکن اس سے زیادہ آلات کا تصور مدرسہ کے جغرافیائی حدود سے زاید ہوگا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۰۴) اور اس کے ذریعہ کسی کتاب کی کوئی تصویر نقشے وغیرہ کا عکس پردہ پر ڈالا جا سکتا ہے۔ اس کی قیمت لفٹنگ پلر اسٹانڈ (Lifting Pillar St.aN.) کے ساتھ تیس سے پینتیس پونڈ کے درمیان ہے جو سانڈس ہنٹر اینڈ کمپنی ۳۷ بیڈ فورڈ اسٹریٹ لندن ڈبلیو۔سی۔ ۲ (Sands Hunter & Co., 37, Bedford St. London W.C. 2.) کے یہاں ملتا ہے۔

پوسٹ کارڈ کے تصاویر اور چھوٹی تصاویر کے لئے ایک سادہ آلہ پروجیکٹوس کوپ (ماڈل۔جی) ہے جس کی قیمت ۹ پونڈ ۱۶ شلنگ چھ پنس ہے جس کے ساتھ الٹانے والا آئینہ بھی دیا جاتا ہے۔ جو نیوٹن اینڈ کمپنی ۷۲ وگمور اسٹریٹ لندن۔ ڈبلیو۔ ۱ (Newton & Co., 72. Wigmore Street, London, W. I) کے ہاں مل سکتا ہے۔

تمام جغرافی مضامین کے اعلیٰ درجہ کے سلائیڈ نیوٹن اینڈ کمپنی ۳۷ کنگ اسٹریٹ لندن۔ ڈبلیو۔سی۔ ۲ (Newton & Co., 37, King St. London, W.C. 2.) کے ہاں مل سکتے ہیں۔

۱۰۔ جوّی رصدگاہ مدرسہ

اس حصہ کو ختم کرنے سے پہلے یہ بات لائق توجہ ہے کہ ہندوستان کے طول و عرض میں ہزاروں جوّی رصدگاہیں پھیلی پڑی ہیں کیونکہ ہندوستان کے جیسے عظیم الشان زراعتی ملک کے لئے آب و ہوا کے ٹھیک ٹھیک معلومات سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں۔ اور خاص طور پر بارش کے معلومات بہت ممکن ہے کہ موجودہ طالب علم بڑے ہونے کے بعد کسی نہ کسی رصدگاہ میں کام کریں۔ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ترقی کرنے والا مدرسہ اپنی آپ موسمی یادداشتیں کیوں نہ تیار کرے۔ ضروری آلات کا بیان آچکا ہے۔ آلات کو ایک بڑے چوکھٹے میں زمین سے تقریباً پانچ فٹ اونچا رکھنا بہتر ہوگا اور وہ ایسے کھلے مقام پر رکھے جائیں کہ انہیں اچھی طرح ہوا لگتی رہے۔ لیکن وہ سورج کی راست شعاعوں اور بارش کی بوچھاڑ اور ہوا کی رَوؤں سے محفوظ رہیں۔ ہندوستان میں ہوا کا رُخ بتلانے والے بادنما کا اتنا رواج نہیں ہے جیسا کہ دنیا کے بہت سے ملکوں میں ہے۔ اگر ایک بادنما مدرسہ کی چھت پر لگا دیا جائے تو اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

مدرسہ کا کتب خانہ

اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے مطالعہ کے فوائد کو بیان کرنا غیر ضروری ہے جب ایک معمولی لڑکی یا لڑکے کو کتب خانہ سے کسی کتاب کے پڑھنے کا موقع دیا جائے تو وہ سب سے پہلے ایسی کتاب کا انتخاب کرے گا جس میں تصویریں ہوں

اور دلچسپ تصویریں ہوں۔ تصویر دیکھ کر طالب علم کو تصویر کے حالات معلوم
کرنے کا فطرتاً خیال پیدا ہوتا ہے وہ تصویر کے نیچے کی تحریر پڑھ کر حالات
معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ فوراً اس عبارت کو پڑھنا شروع کر دیتا ہے
مدرسہ کے کتب خانہ کا ایک اہم فریضہ یہ بھی ہے کہ وہ اس قسم کی کتابیں مہیا کر کے
اور طلباء کے اس شوق کو اکسا کر مفید نتیجہ حاصل کرے۔ اکثر مدارس میں یہ ہوتا ہے
کہ اساتذہ کا کتب خانہ اور اسکول کا کتب خانہ متحدہ ہوتا ہے اس لئے ہم
پہلے ایسی کتابوں پر بحث کریں گے جو مدرسین کے لئے مفید ہیں۔ جن مدرسوں
میں کمرۂ جغرافیہ موجود ہے۔ وہاں بہتر ہوگا کہ جغرافیائی کتب خانہ کمرۂ جغرافیہ
میں رکھا جائے۔

مدرسوں کے استعمال کے لئے جغرافیہ کی کتابیں

ذیل میں ایسی کتابوں کی ایک فہرست
درج کی جاتی ہے جو مدرسین کے لئے
مفید ہیں۔ یہ فہرست اس فہرست
پر مبنی ہے جس کو گذشتہ سال ہندوستان کی ایک [illegible] تعلیم [illegible] تیار کیا تھا
یہ اس طرح تیار کی گئی ہے کہ منتخبہ کتابیں جدید جغرافیہ کے مختلف شعبوں [illegible]
مختلف پہلوؤں پر حاوی ہیں۔ کتابوں پر جو رائے لکھی گئی ہیں [illegible]
اکثر [illegible] جیوگرافیکل جرنل نمبر ۳ ۱۹۲۵ء سے لی گئی ہیں۔

۱۔ مدرسین کیلئے طبعی جغرافیہ کی کتابیں

۱۔ فزیکل جیاگرفی (طبعی جغرافیہ) مصنفہ پی۔ لیک۔ ناشر کیمبرج یونیورسٹی پریس

قیمت بارہ شلنگ (Physical Geography by P. Lake
(Cambridge University Press.

یہ ایک واضح اور متعدد تصویروں والی کتاب ہے جو معمولی طبعی جغرافیہ پر حاوی ہے
یعنی اس میں زمین کے اوپری طبقہ اور اس کی بناوٹ اور اس کی تبدیلیوں سے بحث کی گئی ہے
ساتھ ہی ایسے اہم موضوعات مثلاً زلزلہ پہاڑوں کی بناوٹ، ندیوں کے عمل ۔ اور دوسرے
عاملین تعریۂ زمین کا بیان ہے یہ کتاب آب وہوا، نباتات، حیوانات، یا انسان سے قطعاً
بحث نہیں کرتی ۔

---

۲ ۔ فزیکل جیاگرفی فار اسکولس (طبعی جغرافیہ برائے مدارس) مصنفہ بی ۔ اسمتھ
ناشر ۔ بلاک (Physical Geography for Schools
(by B. Smith

ایک دوسری عمدہ کتاب ہے جو تقریباً انہیں ابواب پر حاوی ہے جن پر کہ سابقہ کتاب
میں بحث کی گئی ہے لیکن یہ کتاب اس سے زیادہ وسعت رکھتی ہے ۔ مدرسین ان دونوں
میں سے کسی ایک کتاب کا انتخاب کر سکتے ہیں ۔

---

۳ ۔ کلائمیٹس آف دی کانٹینینٹس (براعظموں کی آب وہوا) مصنفہ ڈبلیو جی
کینڈرو ۔ ناشر ۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس
The Climates of the Continents by W G Kendrew,)
(Oxford University Press.

یہ نسبتاً ایک نئی کتاب ہے جس میں دنیا کے تمام حصص کی آب و ہوا کے متعلق پورے معلومات دی گئی ہیں۔ یہ کتاب کسی قدر اعلیٰ پیمانہ کی ہے مدرس کو اس کتاب سے حوالہ کا کام لینا چاہئیے۔ جس میں آب و ہوا درجہ حرارت، بارش۔ وغیرہ تقریباً ہر ملک کی مل سکتی ہے۔

۴۔ کلیماٹک کنٹرول (آب و ہوا کا اقتدار) مصنفہ ایل۔ ڈبلیو۔ سی۔ بوناسینا۔ ناشر:۔ بلاکی۔)

The Climatic Control

by L.W.C. Bonacina—Blackie

یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے جو بہت دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے اس کتاب کا اصل مقصد یہ ہے کہ آب و ہوا کی اہمیت کو جتلا یا جائے۔ دنیا کے مختلف ملکوں کو چن لیا گیا ہے اور یہ بتلایا گیا ہے کہ کس طرح وہاں کے لوگوں کے کردار۔ عادات۔ رسم و رواج۔ مکانات اور پیشے آب و ہوا پر مبنی ہیں۔ یہ ایسی کتاب ہے جس کو سب مدرسین آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔ اس کتاب کی بنیاد پر مدرسہ فوقانیہ کے لئے اسباق کا سلسلہ تیار کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ جیالوجی فار بیگنرس (علم طبقات الارض برائے مبتدیاں) مصنفہ ڈبلیو۔ ڈبلیو واٹس۔ ناشر:۔ میک ملن کمپنی)

Geology for Beginners,

(by W W. Watts　　Pub:—Macmilian

جغرافیہ کے تمام مدرسین کو علم طبقات الارض سے تھوڑا بہت واقف ہونا ضروری ہے یہ کتاب ان کی ضرورت کے موافق پورے معلومات دے سکتی ہے

۶۔ اینیمل جیاگرفی (حیوانی جغرافیہ) مصنفہ ایم۔ آئی۔ نیوبگین ناشر آکسفورڈ یونیورسٹی پریس (Animal Geography by M.I. Newbigin)
قیمت چار شلنگ چھ پنس۔

جس طرح انسان کو ماحول کے اثرات اپنے سانچہ میں ڈھال لیتے ہیں اسی طرح حیوانات بھی ماحول سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ دلچسپ کتاب کئی عمدہ تصاویر کے ساتھ مختلف آب وہواؤں میں جانوروں کے نشو ونما کا مطالعہ کرتی ہے۔

۷۔ ان انٹروڈکشن ٹو پلانٹ جیاگرفی (مقدمہ نباتاتی جغرافیہ) مصنفہ ایم۔ ای۔ ہارڈی۔ ناشر آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔ قیمت چار شلنگ۔ (An Introductin to Plant Geography by M E. Hardy O.U. Press.)

آب وہوا کے لحاظ سے نباتات کی پیداوار کا مطالعہ ہندوستان اور برما کے لئے جہاں بعض حصوں میں اعلیٰ درجہ کے چوبینے کے جنگل واقع ہیں خاص طور پر اہم ہے۔ اس چھوٹی سی کتاب میں جیسا کہ بہت سی تصویریں درج ہیں دنیا کے مختلف قسم کے نباتی پیداوار کے متعلق مختصر اور مفید حالات بیان کئے گئے ہیں۔

۴۔ خطہ واری اور معاشیاتی جغرافیہ پر سفارش کردہ کتابیں

۱۔ نیو ریجنل جیاگرفی کتاب اول دوم وسوم (نیا خطہ واری جغرافیہ) مصنفہ ال برکس ناشر۔ لندن یونیورسٹی پریس (New Regional Geography

Books I, II, III., by L. Brooks,

Pub:—London University Press.

---

۲ - اکنامک جیاگرافی (معاشی جغرافیہ) مصنفہ میک فرلین - ناشر: - پٹ من - طبع دوم
قیمت ساڑھے دس شلنگ

Economic Geography, by Mac Farlane

Pub:—Pitman. 2nd edtion. price 10s. 6d.

یہ بہت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے اور صرف "معاشیاتی" جغرافیہ ہونے سے کہیں زیادہ ہے۔ دنیا کے ملکوں کا فطری خطوں میں بیان اس کی ایک خصوصیت ہے - اس کتاب کا ہر مدرس کے پاس رہنا ضروری ہے

---

۳ - کمرشیل جیاگرافی (تجارتی جغرافیہ) مصنفہ او - جے - آر - ہوورتھ ناشر
آکسفرڈ یونیورسٹی پریس - قیمت ۴ شلنگ

Commercial Geography, by O.J.R. Howarth

Pub:—Oxford University Press,

یہ بہت چھوٹی سی کتاب ہے لیکن اس میں تجارتی جغرافیہ عالم کا بہت عمدہ خلاصہ درج ہے

---

۴ - پروڈکٹس آف دی امپیر (سلطنت کی پیداواریں) مصنفہ - جے - سی کیننگم -
ناشر: - آکسفرڈ یونیورسٹی پریس قیمت ساڑھے تین شلنگ -

Products of the Empire,—Oxford University Press.

اس مختصر سی مفید کتاب میں بہت سے ایسے معلومات درج ہیں جو آسانی سے کہیں اور نہیں مل سکتے ۔ ہر اہم پیداوار، حیوانات، نباتات، اور معدنیات کو سلسلہ سے بیان کیا ہے اور پھر اس کی پیدائش کی تفصیلات لکھی ہیں ۔ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ یہ صرف سلطنت برطانیہ ہی کے متعلق لکھی گئی ہے لیکن عام پیداوار مثلاً ۔ ربر، چائے، چاول وغیرہ کے بیانات بہت مفید ہیں ۔

---

۵ ۔ دی پرنسپلس آف اکنامک جیاگرافی (اصول معاشی جغرافیہ)
Principles of Economic Geography—)
مصنفہ آر ۔ ان ۔ آر ۔ براون ۔ ناشر (—Pub —Pitman
پٹمن ۔

یہ وسیع دلچسپیوں کی جدید کتاب ہے ۔

---

۶ ۔ دی پراکٹیکل جیاگرافی (عملی جغرافیہ) مصنفہ جے ۔ الیف ۔ انشٹڈ ۔ ناشر : ۔
The Practical Geography—　　) آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ۔
Pub :— Oxford University Press.

جغرافیہ کی عملی مشقوں کے لئے یہ بہترین کتاب ہے ۔

---

۷ ۔ ہیومن جیاگرافی (انسانی جغرافیہ) مصنفہ ۔ برونس ۔ ناشر : ۔ رانڈ میک نلی
Human Geography, by Brunhes. —) اینڈ کمپنی ۔ شکاگو ۔
Published by Rand, Mc'Nally & Co Chicago

یہ حوالہ جات کے لئے معیاری کتاب ہے۔

۸۔ ماڈرن اسٹیڈیز (مطالعات جدید) مصنفہ بارکر قیمت ڈیڑھ شلنگ۔
(Modern Stud ies by Barker)

۹۔ ماڈرن جیاگرافی (جدید جغرافیہ) مصنفہ ام۔ ائی۔ نیوبگن۔ قیمت ڈھائی شلنگ
ناشرہ۔ ولیمس اینڈ نارگیٹ۔ ہوم یونیورسٹی لائبریری

Modern Geography by M.I. Newbigin.

Published in the Home University Library

by William & Norgate.

۱۰۔ کمرشیل جیاگرفی (تجارتی جغرافیہ) مصنفہ ام، آئی۔ نیوبگن۔ قیمت ڈھائی شلنگ

Commercial Geography by M.I. Newbigin.

Published in the Home University

by William & Norgate.

ہر مدرس کو یہ اچھی طرح محسوس کرلینا چاہئیے کہ جغرافیہ کا مفہوم جو موجودہ زمانہ میں ہے وہ بیس بائیس برس پہلے کے مفہوم سے بالکل جداگانہ ہے۔ یہ دونوں کتابیں نصابی کتابیں نہیں ہیں بلکہ یہ اس لحاظ سے نہایت مفید ہیں کہ ان سے جدید جغرافیہ کے مقاصد و مطالب اچھی طرح واضح ہوتے ہیں۔

۱۱۔ جیاگرافی نمبر بی بی مصنفہ فنچ ۔ ناشر:۔ ایوانس قیمت ساڑھے تین شلنگ ۔

Geography No. B.B. by Finch,

Published by Evans

یہ چھوٹی سی کتاب مدرسین کے لئے مفید اشارات سے بھری ہوئی ہے ۔

۱۲۔ اوٹ ڈور جیاگرافی (جغرافیہ بیرون خانہ) مصنفہ ہیچ ۔ ناشر:۔ بلاکی ۔

Outdoor Geography by Hatch,

Pulished by Blackie.

۱۳۔ ہینڈ ورک میتھڈس ان ٹیچنگ جیاگرافی (تدریس جغرافیہ میں دستی مشاغل) مصنفہ فاولر ۔ ناشر:۔ وھیٹن، اکزیٹر، قیمت ۴ شلنگ

Handwork Methods in Teaching Geography by Fowler. Published by Wheaton, Exeter.

یہ دو خاص طور پر عملی کتابیں ہیں جن میں جغرافیہ کے دو بہت اہم پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے ۔ تمام مدرسین کو اس کا مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ان کتابوں کا مطالعہ کرکے اس ملک کے ضروریات کے مطابق ان کتابوں کی ہدایات سے کام لیں ۔

۱۴۔ جیاگرافی اینڈ ورلڈ پاور (جغرافیہ اور قوت عالم) مصنفہ جیمس فیرگریو قیمت دس شلنگ ۶ پنس ۔

Geography and World Power)
(by James Fairgrieve

ایسا مدرس جو جغرافیہ کے وسیع تر پہلوؤں اور ان تعلقات سے جو تاریخ اور جغرافیہ کے ہیں، دلچسپی رکھتا ہے وہ اس کتاب کو بہت اہم پائے گا۔ فرصت کے اوقات میں اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔

۱۵۔ نرسری جیاگرافی (جغرافیہ گہوارہ) مصنفہ ڈکسن۔ ناشر: جیکس قیمت چھ شلنگ

Nursery Geography, by Dickson.

Published by Jacks.

چھوٹے چھوٹے بچوں کے مدرسین کے لئے اس کے مطالعہ کی پرزور سفارش کیجاتی ہے

۱۶۔ نارتھ امیریکا (شمالی امریکہ) مصنفہ ال راڈ ول جونس ناشر: میتھوئن

قیمت اکیس شلنگ۔

North America,

by L. Rodwell Jones. Published by Methuen.

۱۷۔ برٹن اینڈ برٹش سیز۔ (برطانیہ اور برطانی سمندر) مصنفہ میکنڈر۔

(Britain and British Seas by Mackinder)

ایسے مدرس کے لئے جو اپنے مطالعہ جغرافیہ کو وسیع کرنا چاہتا ہو۔ یہ دو کتابیں اونچے درجہ کی ہیں۔

۱۸۔ ہینڈ بک آف کمرشل جیاگرافی (رسالہ تجارتی جغرافیہ) مصنفہ۔ جی سی

چسوم ۔ ناشر:۔ لانگ مین ۔قیمت پچیس شلنگ ۔

Handbook of Commercial Geography

by G.C. Chisholm   Published by Longmans

حوالہ جات کے لئے یہ بڑے اعلیٰ معیار کی کتاب ہے ۔

---

۱۹ ۔ اوٹ لائین آف ہسٹری (خاکۂ تاریخ) مصنفہ ایچ ۔ جی ۔ ویلس ۔

Outline of History by H.G. Wells.

اس حیرت انگیز کتاب سے ہر مدرس کو واقف رہنا چاہیئے ۔

---

۲۰ ۔ پروونشل جیاگرافیس آف انڈیا (صوبہ واری جغرافیات ہند) کیمبرج یونیورسٹی پریس

Provincial Geographies of India,

Cambridge University Press .

بنگال، بہار اینڈ اڑیسہ اینڈ سکم (بنگال بہار و اڑیسہ و سکم) از اومیلی قیمت ساڑھے آٹھ شلنگ ۔

O' Malley's Bengal, Bihar and Orissa. and Sikkim

مدراس پریسیڈنسی (صوبہ مدراس) از تھرسٹن قیمت چھ شلنگ ۔

Thurston's Madras Presidency

پنجاب اینڈ کشمیر (پنجاب و کشمیر) از ڈوئی قیمت ساڑھے آٹھ شلنگ ۔

Douie's Punjab & Kashmir

برما از وہائٹ ساڑھے آٹھ شلنگ (White's Burma)
یہ کتابیں نصابی کتابیں نہیں ہیں لیکن ان کا مواد نہایت دلچسپ ہے اور ان میں کثیر تصاویر دی گئی ہیں۔

۲۱۔ اینشنٹ ٹیلیس فرم مینی لینڈس (کئی سرزمینوں کی پرانی کہانیاں) مصنفہ آر۔ ام۔ فلیمنگ۔ ناشر:۔ بن قیمت پانچ شلنگ۔ (Ancient Tales
(from Many Lands by R.M. Fleming—Benn

۲۲۔ اسٹوریس فرم دی ارلی ورلڈ (ابتدائی دنیا کی کہانیاں) مصنفہ آر۔ ام۔ فلیمنگ۔ ناشر:۔ بن قیمت ساڑھے سات شلنگ۔ Stories from the
Early World by R.M. Fleming:—Benn

ان دونوں کتابوں میں ایسی مسرت خیز کہانیاں جمع کی گئی ہیں جو مدرس جغرافیہ کے لئے بہت دلچسپ ہیں۔

۲۳۔ ایوری ڈے لائف ان پری ہسٹارک ٹائمس (زمانہ قبل تاریخ میں روزآنہ کی زندگی) مصنفہ ام اینڈ سی کوی نل۔ ناشر بیٹس فرڈ۔ قیمت ساڑھے دس شلنگ۔
(Everyday Life in Prehistoric Times
by M. & C. Quennell, Batsford.

اپنے موضوع پر بہت دلچسپ کتاب ہے۔ جس کی خاص طور پر سفارش کیجاتی ہے۔

۲۴۔ دی اسٹیٹس مین ایئر بک (سالنامۂ مدبرین) ناشر:۔ میک میلن قیمت سالانہ بیس شلنگ (The Statesman's Year Book, Macmillan

یہ کتاب دنیا کے تمام ملکوں کی تازہ ترین معلومات سے بھری رہتی ہے۔ معلومات کا لاقیمت معدن ہے۔

---

۲۵ میتھوئنس جیاگرافیکل سیریز (میتھوئن کا سلسلۂ جغرافیہ)

Methuen's Geographical Series

ان مدرسین کو جن کو براعظموں پر معمولی نصابی کتابوں سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہو یہ سلسلہ خاص طور پر مفید ثابت ہوگا۔ اس میں ہر براعظم کے لئے ایک جلد وقف کی گئی ہے۔ اس کی چوتھی جلد نارتھ امیریکا (شمالی امریکہ) کا ذکر اوپر نمبر ۱۲ کے تحت کیا گیا ہے

مدرسین کے استعمال و حوالہ کے لئے اٹلس

(۱) دی آکسفورڈ اڈوانسڈ اٹلس (آکسفورڈ کا برتر اٹلس)

The Oxford Advanced Atlas

اس کا ذکر کیا جا چکا ہے تمام مدرسوں کے کتب خانہ میں اس کا کم از کم ایک نسخہ ضرور رہنا چاہئیے۔

---

(۲) اے اسکول اکنامک اٹلس (مدرسی معاشی اطلس) مولفہ۔ ال۔ ڈبلیو۔ لائیڈ
ناشر:۔ بارتھولومیو قیمت چھ شلنگ (A School Economic Atlas,
(L.W. Lyde. Bartholomew

یہ اطلس مذکورۂ بالا اطلسوں کی کمی کو پورا کرتا ہے اس لئے تمام مدرسوں کے کتب خانوں
میں اس کا موجود رہنا ضروری ہے ۔

۳۔ دی ٹائمس سروے اٹلس آف دی ورلڈ (ٹائمس کا عالمی تحلیلی اطلس)
The Times Survey Atlas of the World.

یہ تحلیلی رنگین نقشوں کا شاندار سلسلہ ہے جس کے ساتھ وسیع قاموس الجغرافی
(گزےٹیر) بھی ہے یہ مختلف نمونوں کی جلدوں میں مل سکتا ہے ۔ سب سے کم قیمت والی
جلد تیس شلنگ کی ہے ۔

۴۔ چیمبر آف کامرس اٹلس (اطلس ایوان تجارت) ناشر جی۔ فلپ اینڈ سن لمیٹیڈ قیمت
دو لپنڈ ساڑھے بارہ شلنگ (The Chamber of Commerce Atlas
(G. Philip & Son, Ltd.

اس اطلس میں بڑے سلسلہ کے نقشے ہیں جس میں دنیا کی مختلف اشیائے تجارت اور
دنیا کے ملکوں کی تجارتی ترقی ظاہر کی گئی ہے ۔ اس میں سادے اشکال ہندسی بھی کثرت سے
دی گئی ہیں جن کے ذریعہ ملکوں اور اشیائے تجارتی کی پیدایش اور خارجی تجارت کا حال ظاہر
کیا گیا ہے ۔ یہ اطلس اوپر کے بیان کردہ اطلس کی تکرار نہیں ہے بلکہ دونوں ایک دوسرے کی

تکمیل کرتے ہیں ۔

---

۵ ۔ ماڈرن اسکول کمرشل اٹلس (جدید مدرسی تجارتی اطلس) ناشر جی فلپ اینڈ سن لمیٹڈ قیمت ساڑھے تین شلنگ (Modern School Commercial Atlas, G.Philip. & Son., Ltd.

یہ اوپر کے اطلس کا خلاصہ ہے اور بہت عمدہ ہے ۔

مدرسین اور کتب خانہ مدرسہ کے لئے رسالہ جات و جرائد

دنیا مسلسل حرکت کر رہی ہے اور اس کے ساتھ اس کا جغرافیہ خصوصاً اس کا سیاسی جغرافیہ ـــــ بھی اس کے مطابق حرکت کر رہا ہے تازہ ترین معلومات سے واقف ہوتے رہنا نہایت ضروری ہے ۔ روزمرہ کی زندگی سے جغرافیہ کے گہرے تعلقات پر زور دیتے رہنے کی وجہ سے رسالے اور جرائد جغرافیہ کی دلچسپی کو زندہ رکھنے میں مدد دیتے ہیں یہاں چند بہت دلچسپ رسالے اور جریدے بیان کئے جاتے ہیں ۔

(۱) دی نیشنل جیوگرافک میگزین ۔ ناشر ۔۔ دی نیشنل جیوگرافک سوسائٹی آف امریکہ واشنگٹن ۔ ماہوار ۔ قیمت سالانہ چار ڈالر (تقریباً بارہ روپیہ)

The National Geographic Magazine, Published by the National Geographic Society of America, Washington, U.S.A. Monthly

یہ رسالہ دنیا کے خوبصورت ترین مصور جرائد میں سے ہے۔ اگر اس کی کثیر التعداد خوبصورت تصاویر کی خاطر گذشتہ تین کی جلدیں بھی خرید لی جائیں تو بہت مناسب ہوگا۔

(۲) دی جیوگرافیکل جرنل۔ ناشرہ۔ دی رائل جیوگرافیکل سوسائیٹی۔ کن سنگٹن گور لندن۔ ماہوار قیمت ۴ شلنگ تقریباً پندرہ روپیہ سالانہ

The Geographical Journal, Published by the Royal Geographical Society, Kensington Gore, London

اس میں بھی تصاویر بہت سی ہوتی ہیں لیکن اس کا انداز بہت سنجیدہ ہے

۳۔ دی جیوگرافیکل ٹیچر۔ ناشر۔ دی جیوگرافیکل اسوسی ایشن۔ ا۔ میرین ٹیرس۔ ابرسٹ وتھ، ویلز۔ چہار ماہیہ پندرہ پانچ روپیہ سالانہ

The Geographical Teacher. Published by the Geographical Association.

Marine Terrace Aberystwyth, Wales

یہ رسالہ مجلس جغرافیہ کا ہے۔ ہر مدرس جغرافیہ اس مجلس کا رکن بن سکتا ہے۔ ہندوستان برما اور سیلون میں متعدد مقامی شاخیں موجود ہیں۔

۴ دی ٹائمس آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی۔ بمبئی۔

The Times of India Illustrated Weekly

اس میں بہت سی عمدہ تصاویر ہوتی ہیں ۔ اور یہ اس طرح بہت قیمتی معلومات فراہم کرتا ہے

(۵) دی ٹائمس ویکلی لندن چندہ سالانہ ۲۵ شلنگ The Times
یہ بھی مذکورہ بالا جریدہ کی طرح انگلستانی اور Weekly London
انگریزی سلطنت کی خبریں اور معلومات مہیا کرتا ہے ۔

لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مدرسہ کے کتب خانہ کی کتابیں

اس سلسلہ میں بے شمار کتابیں مل سکتی ہیں ان میں سے تقریباً سو کتابوں کی فہرست نہایت مشکل سے تیار کی گئی ہے جو ذیل میں درج کی گئی ہے ۔ انتخاب کے وقت خصوصیت سے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا ہے کہ کتابیں سب تصویردار ہوں اور ہر عمر کے بچوں کے لیے مفید ہوں ۔

کتب خانہ جغرافیہ کیلئے کتابوں کی فہرست

(۱) پیپس ایٹ مینی لینڈس سیریس (متعدد سرزمینوں کے نظارے) ناشر مسٹرس اے اینڈ سی بلاک لمیٹڈ قیمت فی جلد ڈھائی شلنگ ۔

Peeps at Many Lands Senes.

Published by Messrs A & C Black Ltd

یہ سلسلہ بہت ادنیٰ قیمت پر شایع کیا گیا ہے ۔ ہر کتاب میں کم از کم آٹھ پورے صفحے کی

رنگین تصاویر دی گئی ہیں۔ بچوں کی فوری دلچسپی اور تعلیمی مفاد کے لحاظ سے اس سے بہتر کتابوں کا سلسلہ شاید ہی کوئی اور ہوگا۔ اس سلسلہ میں کثیر التعداد کتابیں شایع کی گئیں ہیں جن میں سے حسب ذیل خاص توجہ کی محتاج ہیں۔

آسٹریلیا (Austtalia)

بلجیم (Belgium)

برما (Burma)

کناڈا (Canada)

سیلون (Ceylon)

چائنا (چین) (China)

زیکوسلووےکیا (Czechoslovakia)

ڈنمارک (Denmark)

ایجپٹ (مصر) (Egypt)

انگلینڈ (انگلستان) (England)

فن لینڈ اینڈ دی ٹنڈ (Finland and the Tundra)

فرانس (France)

گریس (یونان) (Greece)

ہالینڈ (Holland)

ہولی لینڈ (سرزمین مقدس) (عیسائی مدرسوں کے لئے)

(Holy Land—for Christain School)

(Hungary)	ہنگری
(Iceland)	آئس لینڈ
(Ireland)	آئرلینڈ
(Italy)	اٹلی (اطالیہ)
(Jamaica)	جمیکا
(Japan)	جاپان
(Java)	جاوا
(Kashmir)	کشمیر
(Korea)	کوریا
(London)	لندن
(Malay States)	ملے اسٹیٹس
(Moracco)	مراکو (مراکش)
(New york)	نیویارک
(New Zealand)	نیوزی لینڈ
(Norway and the Lapps,	ناروے اینڈ دی لیپس
(Persia)	پرسیا (ایران)
(Poland)	پولینڈ
(Portugal)	پرتگال
Russia)	رشیا (روس)
(Scotland)	اسکاٹ لینڈ

سیام	(Siam)
ساوتھ افریکا (جنوبی افریقہ)	(South Africa)
ساوتھ امریکہ (جنوبی امریکہ)	(South America)
ساوتھ سیس (بحور جنوبی)	(South Seas)
اسپین (اندلس)	(Spain)
سویڈن	(Sweden)
سوئٹزرلینڈ	(Switzerland)
ٹرکی (ترکیہ)	(Turkey)

پیپس ایٹ اینشنٹ لینڈس (قدیم سرزمینوں کے نظارے) کے سلسلہ میں سے
حسب ذیل قابل ملاحظہ ہیں:- Peeps at Ancient Lands
اسیریا (اشور) کریٹ (اقریطش) ایجپٹ (مصر) گریس (یونان)۔
پیلسٹائین (فلسطین) روم (روما) قیمت فی جلد ڈھائی شلنگ۔

پیپس ایٹ انڈس ٹریز (صنعتوں کے نظارے) کوکو۔ ربر۔ شکر۔ چپے۔
تباکو۔ روغنیات۔ قیمت فی جلد ڈھائی شلنگ Peeps at Industries

پیپس ایٹ گریٹ ریلویز (بڑی بڑی ریلوں کے نظارے) سی۔ پی۔ آر۔
ال۔ ام اینڈ اس۔ Peeps at Great Railways
بڑی کتابوں کا بھی ایک سلسلہ ہے جس کی قیمت فی جلد چھ شلنگ ہے:-

۱۔ دی برٹش امپائر۔ (سلطنت برطانیہ)
۲۔ دی فار ایسٹ (مشرق بعید)

Oceania　(۳) اوشانیہ (اوقیانیہ)

The World　(۴) دی ورلڈ (دنیا)

۲ - بلاکس کلر بکس (بلاک کی رنگین کتابیں) نیا سلسلہ شایع کردہ مسرس اے اینڈ سی بلاک لمیٹڈ قیمت فی جلد ساڑھے سات شلنگ

(Black's Colour Books, New Series
Published by A. & C. Black Ltd., 7s. 6d each)

اس سلسلہ کی کتابیں بھی انھیں ناشرین کی شایع کی ہوئی ہیں جنھوں نے پیپس ایٹ مینی لینڈس شایع کیا ہے - اس سلسلہ میں بہت سی اعلیٰ درجہ کی کتابیں ہیں اکثر کتابوں میں (۳۲) رنگین تصاویر ہیں - اور حقیقت میں یہ سلسلہ "پیپس" کے سلسلہ سے زیادہ مہتم بالشان ہے - بہت دلچسپ کتابوں میں حسب ذیل قابل توجہ ہیں -

(Egypt)　(۱) ایجپٹ (مصر)

(Greece)　(۲) گریس (یونان)

(Holy Land)　(۳) ہولی لینڈ (سرزمین مقدس)

(japan)　(۴) جاپان

(India)　(۵) انڈیا (ہندوستان)

(Kashmir)　(۶) کاشمیر (کشمیر)

(Scatland)　(۷) اسکاٹ لینڈ (اسکاچستان)

(Spain)　(۸) اسپین (آندلس)

یہ سلسلہ چھوٹے سلسلے کی طرح مکمل نہیں ہے

۳۔ بلاکس پکچرس آف مینی لینڈس (ملک کی کئی سرزمینوں کی تصاویر) شایع کردہ اے اینڈ سی بلاک لمیٹڈ قیمت فی جلد ۳ شلنگ

(Blacks Pictures of Many Lands)

Published by A & C Black Ltd, at 3s each)

اس سلسلہ میں ویز کے سلسلہ کی تصویروں سے بڑی تصویریں ہیں۔ کئی ہیں جو کہ لیکن تصاویر کا ضمیمہ ہیں۔ اس سلسلہ میں زیادہ کارآمد کتابیں حسب ذیل ہیں۔

افریقہ (Africa) دی برٹش میپائر (The British Empire)

امریکہ (America)

ایشیا (Asia) دی برٹش آئلس (The British Isles)

اسٹریلیا (Australia)

یورپ (Europe) ہاؤ ادر پیوپل لیو (دوسرے لوگ کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں) (How other People Live)

۴۔ دی تھنگس سین سیریز (دیکھی ہوئی چیزیں) شایع کردہ سیلی سروس اینڈ کمپنی لمیٹڈ قیمت فی جلد ۳ شلنگ ۲ پنس (The Things Seen)۔
کثیر التعداد تصاویر والا یہ ایک دوسرا عمدہ سلسلہ ہے۔ اس میں مید ترین

کتابیں یہ ہیں

اسپین (اندلس)	(Spain)		
جاپان	(Japan)	لندن	(London)
نارتھ انڈیا (شمالی ہند)	(N India)	سوئزر لینڈ	(Switzerland)
چائنا (چین)	(China)	نارو ے	(Norway)
ہالینڈ (ولندیز)	(Holland)	کانسٹن ٹینوپل (قسطنطنیہ)	(Constantinople)
سویڈن	(Sweden)		
ایجپٹ (مصر)	(Egypt)	وینس (بندوقیہ)	(Venice)

(۵) سچی مہموں اور اکتشافات کی کتابیں

اکثر بچے مہموں اور اکتشافات کی کتابیں پڑھنے کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ اس قسم کے متعدد سلسلے شائع ہو چکے ہیں جن میں اکتشاف کرنے والوں اور سیاحوں کی دلچسپ تحریروں کے خلاصے درج ہیں۔ مندرجہ ذیل سلسلے خاص طور پر توجہ کے قابل ہیں۔

(الف) اڈونچرس آف اکس پلوریشن (مہمات اکتشافات) سر جان اسکاٹ کیلٹی اور اس سی گلمر کا تیار کیا ہوا سلسلہ شائع کردہ جارج فلپ اینڈ سن لمیٹیڈ

Adventures of Exploration—A New Series of Readers by Sir John Scott Kaltie and S C. Gilmour,

Published by George Philip and Son LTD

یہ سلسلہ دو جلد وار ہے جس کی پہلی کتاب سہل ترین ہے لیکن یہ سب کتابیں عمدہ انگریزی کا نمونہ ہیں۔

پہلی کتاب ۔ فائنڈنگ دی کانٹی نینٹس (Finding the Continents)
(براعظموں کی دریافت) قیمت ڈیڑھ شلنگ

دوسری کتاب ۔ سنٹرل اینڈ ساؤتھ امریکہ (Central and South)
وسطی و جنوبی امریکہ قیمت ایک شلنگ آٹھ پنس (America)

تیسری کتاب ایشیا (Asia) قیمت ایک شلنگ دس پنس

چوتھی کتاب ۔ افریکا (Africa) افریقہ ۔ قیمت دو شلنگ

پانچویں کتاب ۔ آسٹریلیا اینڈ نیوزی لینڈ
قیمت ۲ شلنگ ۔ ۴ پنس (Australia and New Zealand)

چھٹی کتاب ۔ نارتھ امریکہ (North America) شمالی امریکہ قیمت ڈھائی شلنگ

(ب) دی ورلڈ ریویلڈ (عالم منکشفہ) ناشر ۔ ٹی نیلسن اینڈ سنس لمیٹڈ قیمت
فی جلد ایک شلنگ ۹ پنس The World Revealed.
-Published by T. Nelson & Son, Ltd.,)

یہ سلسلہ تیرہ برس کی عمر کے بچوں اور بچیوں کے لئے موزوں ہے اس میں بہت احتیاط سے
سیاحی کے قصوں کا اسباب پیش کیا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل کتابیں ہیں

(۱) ایشیا (Asia)

(۲) آسٹرل ایشیا (Australasia)

(۳) سدرن افریکا (جنوبی افریقہ) (Southern Africa)

(۴) نارتھرن آفریکا (شمالی افریقہ) (Northern Africa)

(۵) نارتھ امیریکا (شمالی امریکہ) (North America)

(۶) سوتھ امے رکا (جنوبی امریکہ) (South America)

(۷) نارتھرن یورپ (شمالی یورپ) (Northern Europe)

(۸) سدرن یورپ (جنوبی یورپ) Southern Europe)

(۹) دی آئلس آف دی سی (سمندری جزائر)

(The Isles of the Sea)

(۱۰) فرانس (France)

(ج) دی رومانس آف دی ٹراول (افسانہ سیاحت) ناشر: اکسفورڈ یونیورسٹی پریس قیمت فی جلد ایک شلنگ

The Romance of Travel—Oxford University Press.

صاف طباعت کا یہ ایک دوسرا سلسلہ ہے جس میں سیاحوں کی تحریرات کے منتخب اقتباسات ہیں۔ قیمت کی کمی خاص طور پر توجہ کے قابل ہے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل جلدیں ہیں

(۱) ریڈ مین اینڈ بفالو (نارتھ امے رکا) (شمالی امریکہ)

Redman and Buffalo (North America)

(۲) ڈیز ان دی گولڈن ایسٹ (ایام شرق زریں)

Days in the Golden East

(۳) اے ٹرپ اپ دی نائیل (دریائے نیل میں ایک سفر)

(A Trip up the Nile)

(۴) ان دی فارسٹس آف برازل (برازیل کے جنگلوں میں)

(In the Forests of Brazil)

(۵) دی لینڈ آف دی لاماس (لاماؤں کی سرزمین) (The Land of the Lamas)

(۶) اے کروزان نارتھرن سیس (شمالی سمندر میں ایک بحری سفر)

(A Cruise in Northern Seas)

(۷) دی رومانس آف دی ورلڈ (افسانۂ عالم) ناشر آکسفورڈ یونیورسٹی پریس قیمت فی جلد ایک شلنگ نوپنس

(The Romance of the World)

بڑی قدر ضخیم اور خوبصورت جلدوں والی کتابوں کا سلسلہ بڑی عمر کے بچوں کے لئے بہت موزوں ہے۔ ہر کتاب میں متعدد رنگین تصاویر ہیں۔ اس سلسلہ میں بارہ کتابیں ہیں لیکن ہندوستان پر جو چار کتابیں ہیں وہ اس ملک میں استعمال کے لئے کچھ زیادہ موزوں نہیں۔

کناڈاس اسٹوری (کناڈا کی کہانی)

(۱) دی گریٹ اکس پلوررس (بڑے بڑے انکشاف کرنے والے)

(۲) دی گریٹ فائٹ فار کناڈا (کناڈا کے لئے جنگ عظیم)

(۳) اڈوینچرس ان دی فار ویسٹ (مغرب بعید کی مہمیں)

(۴) اڈوینچرس ان دی فار نارتھ (شمال بعید کی مہمیں)

(Canada s Story)

1. (The Great Explorers)
2. (The Great Fight for Canada)
3. (Adventures in the Far West
4. (Adventures in the Far North)

آسٹریلیاس اسٹوری (آسٹریلیا کی کہانی)

(۱) ان سرچ آف دی سوتھ لینڈ (جنوبی زمین کی تلاش)

(۲) دی ارلی سٹلرس (ابتدائی آبادکار)

(۳) اکراس دی آئی لینڈ کانٹی ننٹ (جزیری براعظم کے وار پار)

(۴) اڈونچرس ان دی بش (جھاڑیوں میں مہمیں)

Australia's Story

(In Search of the Southland)

(The Early Settlers)

(Across the Island Continent)

(Adventures in the Bush)

(ھ) دی ریمبلر ٹراول بکس - (کتب سیاحت آوارہ گرد) ناشر :- بلاکی اینڈ سن لمیٹڈ قیمت فی جلد ایک شلنگ ۳ پنس۔

The Rambler Travel Books.

Published by Blackie & Son. Ltd.,

یہ سلسلہ چھوٹے بچوں کے لئے بہت موزوں ہے۔ ان کتابوں میں خوبصورت رنگین تصاویر بھی ہیں۔ اور یک رنگی یعنی سیاہ و سفید تصاویر بھی۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل کتابیں شائع ہوئی ہیں

(۱) دی برٹش آئیلس (جزائر برطانیہ) (The British Isles)

(۲) دی برٹش امپائر (سلطنت برطانیہ) (The British Empire)

(۳) یورپ (Europe)

(۴) ایشیا (Asia)

(۵) افریکا (افریقہ) (Africa)

(۶) دی امریکاس (شمالی اور جنوبی امریکہ) (The Amerioas)

(۷) رشیا (روس) (Russia)

(۸) آسٹرل ایشیا (Australasia)

(ق) دی پایونیر لائبریری (کتب خانہ پیشروان) مصنفہ سر ہیری جانسٹن شائع کردہ ملاکی اینڈ سن لمیٹڈ۔ قیمت فی جلد تین شلنگ چھ پنس

(۱) پایونیرس ان انڈیا (پیشروان ہندوستان) (Pioneers in India)

(۲) پایونیرس ان آسٹریلیا (پیشروان آسٹریلیا) (Pioneers in Australia)

(۳) پایونیرس ان کناڈا (پیشروان کناڈا) (Pioneers in Canada)

(۴) پایونیرس ان سوتھ افریکا (پیشروان جنوبی افریقہ) (Pioneers in South Africa)

(۵) پایونیرس ان ویسٹ افریکا (پیشروان مغربی افریقہ) (Pioneers in West Africa)

(۶) پایونیرس ان ٹراپیکل امریکہ (پیشروان منطقہ حارہ امریکہ) (Pioneers in Tropical Amercia)

(ر) کیسلس نیو جیوگرافیز (کیسل کے نئے جغرافیہ) ناشر کیسل اینڈ کمپنی لمیٹڈ قیمت فی جلد ڈیڑہ شلنگ

(Cassell's New Geographies—)

کتب سیاحت سے تیار کیا ہوا یہ دوسرا بیانیہ سلسلہ ہے۔

(۱) کناڈا

(۲) آسٹریلیا

(۳) انڈیا (ہندوستان)

(۴) سوتھ آفریکا (جنوبی افریقہ)

(۵) دی نا ایسٹ (مشرق اقصیٰ)　(۷) ساؤتھ امریکا (جنوبی امریکہ)

(۶) نیوزی لینڈ　(۹) دی آرکٹک (قطب شمالی)

(ح) کتب سیاحت وغیرہ

سیاحت کی کتابیں بہت کثیر التعداد ہیں ان میں سے بہت سی خوبصورت تصاویر سے مزین ہیں ان میں سے مدرسہ کے کتب خانہ کے لئے موزوں کتابوں کو انتخاب کرنا تقریباً بالکل ناممکن نظر آتا ہے بہت سی ایسی ہیں جو ضخامت کے اعتبار سے زیادہ قیمتی ہیں بعض ایسی ہیں جو چھوٹے چھوٹے رقبوں کے متعلق ہیں۔ ہم یہاں بہترین کتابوں میں سے دو چار کتابیں صرف بطور نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔

(۱) دی گریٹ وہائٹ ساؤتھ (عظیم الشان سفید جنوب) از پونٹنگ

(Ponting "The Great White South")

(۲) مائی افریکن نیبرس (میرے افریقی ہمسایے) از کانڈن ہوو

(Condenhove "My African Neighbours")

(۳) دی ورسٹ جرنی ان دی ورلڈ (دنیا کا سب سے بدترین سفر) از چیری گرارڈ

Cherry Garrard

"The Worst Journey in the World")

(۴) ان برائٹسٹ افریکا (روشن ترین افریقہ) از ایکلی

(Akeley "In Brightest Africa")

(۵) مائی فلائٹ ٹو دی کیپ اینڈ بیک (کیپ تک میری پرواز اور واپسی) از کابہم ناشر: اے اینڈ سی بلاک قیمت ڈیڑھ شلنگ

(Cobham "My Flight to the Cape and Back")

مدرسہ کا عجائب خانہ ہر معمولی لڑکے اور لڑکی کو چیزوں کے جمع کرنے کا فطری شوق یعنی جبلت ہوتی ہے استاد کو چاہئیے کہ اس جبلت کو مفید راستوں پر ڈال دے۔ مدرسوں میں عجائب خانہ کا قائم کرنا بہت کارآمد دارہ ہے جس سے ہندوستان میں بہت غفلت برتی جاتی ہے۔ یہ کام خاص طور پر جغرافیہ کے مدرس کو کرنا چاہئیے۔ تعلیم جغرافیہ میں مختلف اقسام کی چیزیں کارآمد ہیں جن میں حسب ذیل پر توجہ کرنی چاہئیے۔

(الف) ایسی تصویریں اور تصویردار پوسٹ کارڈ جن سے دوسرے ملکوں یا ہندوستان کے دوسرے حصوں کے لوگوں کی زندگی واضح ہوتی ہو۔

(ب) اسی کے متعلق بچوں کے بنائے ہوئے یا ان کے حاصل کردہ دستی نمونہ جات۔

(ج) غیر ملکوں کے سکے اور ڈاک کے ٹکٹ

(د) مقامی مصنوعہ اشیاء۔ ٹوکری کا کام مٹی کے برتن۔ پیتل اور دوسری دھاتوں کی بنائی ہوئی اشیاء۔ کپڑا وغیرہ۔

(ھ) مقامی زراعتی پیداوار کے نمونے۔ مختلف قسموں کے چاول باجرا گیہوں وغیرہ

(و) مختلف قسم کے پتھر۔ چٹانوں کے ٹکڑے معدنیات وغیرہ۔

یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ بچے تھوڑی سی ذمہ داری اور مختصر سا اقتدار بہت پسند کرتے ہیں ایس چیز سے کام لینے کے لئے مدرسہ کے عجائب خانہ کے انتظام کو ایک مجلس عجائبات کے ذمہ کردیا جائے۔ مجلس کے ارکان بچوں ہی سے

منتخب کئے جاتے ہیں۔ اور یہ کمیٹی ایک ہمدرد مدرس کے زیر نگرانی کام کرے۔ لڑکے کو اس بات پر ایک فطری فخر ہوتا ہے کہ اس کے کسی عطیہ پر "عطیہ ۔ ۔ ۔ ۔ " کی چٹھی لگی ہوئی ہو۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ مدرسہ کا عجائب خانہ کیوں جلد ترقی نہ کرے گا۔ مدرسہ کے عجائب خانہ کو مدرسہ کے کتب خانہ سے وابستہ کیا جا سکتا ہے یا اس کو کمرۂ جغرافیہ میں قائم کیا جا سکتا ہے۔
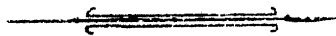
باب ہفتم

جغرافیہ کا سبق

جغرافیہ کے سبق میں تسلسل کے قائم کرنے کے متعلق سخت قواعد کا مقرر کرنا بہت مشکل ہے۔ کام شروع کرنے کے لئے ٹھیک سلسلہ کا انحصار طلباء کی جماعت کی عمر اور مضمون پر ہے۔

مدرسہ تحتانیہ میں سبق کا تسلسل منطقی نہیں ہوتا بلکہ نفسیاتی ہوتا ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ استاد زیادہ تر مضمون کو اور ترتیبِ درس کو اپنے ذہن میں رکھتا ہے لیکن آہستہ آہستہ جماعت کے تخیل کی رہبری کرتا ہے۔ یہ بات اس طرح بعد اور واضح ہو جائیگی۔ اس کتاب کے باب دوم میں اسباق کے خاکوں کا جو تسلسل دیا گیا ہے جس میں تفصیلی طور پر فہرستیں ان [illegible] میں تحقیق کی گئی ہے۔ اس کوشش کو نظر رکھتے اس میں جو اشیاء منتخب کی گئی ہیں وہ اس لئے کی گئی ہیں کہ جب ان میں سے ہر ایک کا مطالعہ ختم ہو جائیگا تو ساری [illegible]

تاکہ ہر سرسری نظر پڑ جائے گی لیکن لڑکے کو اس کا علم نہ ہونے پائے گا جہاں تک
لڑکے کا تعلق ہے ہر شئے کا مطالعہ اپنی جگہ مکمل ہے اور ہر شئے اس کے تخیل کو
ایک خاص سمت میں اکسانے کے لئے استعمال کی گئی ہے ۔

اس کے برخلاف وسطانیہ اور فوقانیہ مدرسوں میں کام کا تسلسل منطقی
بنیادوں پر رکھا گیا ہے بچہ کو اس بات کے دیکھنے کی تربیت دینی چاہئیے کہ کس طرح
ایک چیز دوسری چیز پر مبنی ہے ۔ یہ مطمح نظر لانگ مینس ریجنیل جاگرافیز آف انڈیا
میں ملحوظ رکھا گیا ہے ۔ سب سے پہلے موقع محل اور وسعت سے بحث کی گئی ہے
پھر طبعی خصوصیات اور طبقات الارض اور معدنیات بیان کی گئی ہیں ۔ آب وہوا
(حرارت و بادو باراں) کی شکلیں بہت بڑی حد تک طبعی خصوصیات پر مبنی ہے
پس طبعی خصوصیات کا بیان آب وہوا سے پہلے ہونا چاہئیے ۔ دوسرے الفاظ
میں طبعی خصوصیات اور طبقات الارض کے اسباق کے بعد آب وہوا کے اسباق
شروع ہونے چاہئیں ۔ اس کے بعد فطری پیداوار اور مصنوعی پیداوار
اور تجارت کے اسباق شروع ہونے چاہئیں کیونکہ ان کا انحصار طبعی
خصوصیات اور آب وہوا پر ہے حیوانات کا انحصار نباتات پر ہے
اس لئے حیوانات کا بیان نباتات کے بعد آنا چاہئیے ۔ انسان اگرچہ
بعض حیثیتوں سے فطرت پر قابو پا لیتا ہے لیکن وہ اپنے ماحول (طبعی
خصوصیات ۔ طبقات الارض ۔ آب وہوا ۔ نباتات ۔ حیوانات) کے
بہت زیادہ اس سے متاثر ہوتا رہتا ہے ۔ اس لئے ہم ان سب کے بعد نسل انسانی
کی تقسیم اور اس کی جد وجہد سے بحث کریں گے ۔

کسی بڑے رقبہ زمین کے جغرافیہ کی تعلیم (مثلاً بر اعظم)

اوپر کے بند عبارت میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کی موجب اسباق کا تسلسل اس طرح قائم ہوتا ہے :-

(۱) موقع محل، وسعت و شکل (تعلقات عالم) ــــــ جماعت کو رقبہ کے خاکہ سے اچھی طرح واقف کرا دینا چاہیئے۔

(۲) طبعی خصوصیات۔ رقبہ کی عام تعمیر۔ پہاڑ۔ سطح مرتفع۔ میدان دریا۔ جماعت سے آسان ترین نقشے کھنچوائے جائیں۔

(۳) طبقات الارض اور معدنیات۔ طبقات الارض کے متعلق ہماری معلومات بہت تھوڑی ہیں۔

(۴) آب و ہوا حسب ذیل تسلسل سے :-

حرارت

دباؤ۔ اور باد وزاں (چلنے والی ہوائیں)

باراں۔

(۵) فطری نباتات۔

(۶) حیوانات ــــــ اس کے متعلق کچھ کچھ اشارات کافی ہیں

(۷) فطری طبقے جن میں زمین کے رقبے کو تقسیم کیا جانا چاہیئے۔

(۸) آبادی ــــــ تقسیم۔ انسان کی نسل اور پیشے

(۹) سیاسی تقسیمیں۔

(۱۰) رسل و رسائل اور تجارتی ترقی۔

اس سے ہمارا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ اوپر کی تقسیم میں سے ہر ایک قسم کو ایک سبق قرار دیا جائے۔ طبعی خصوصیات کو غالباً کئی سبق درکار ہوں گے اور اسی طرح آب و ہوا کو۔ برخلاف اس کے حیوانات کا بیان اکثر صورتوں میں چند منٹ میں ختم کیا جا سکتا ہے۔ اسباق کے تسلسل کے بارے میں ہم اس سے زیادہ بحث کرنا نہیں چاہتے۔ یہ وہ تسلسل ہے جس کی پابندی ہم نے اپنی کتاب دی ورلڈ (جغرافیۂ عالم) میں کی ہے جس کو ہر مدرس دیکھ سکتا ہے۔ کہ ہر بر اعظم کے متعلق کس طرح بحث عمل کی گئی ہے۔

چھوٹے رقبے کے جغرافیہ کی تعلیم (مثلاً ملک)

تسلسل (ترتیب) وہی رہے گا۔ البتہ صرف اس کی ضرورت پڑے گی۔ کہ بر اعظم کی آب و ہوا نباتات وغیرہ کا بیان از سر نو کرنے کی بجائے صرف اس کا اعادہ کرنا پڑے گا عام طور پر ہر قدرتی حصے کے بیان کو اس کی اہمیت کے لحاظ سے اختصار یا تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت پڑتی ہے چونکہ اس قسم کی ترتیب لانگ منس ریجینل جاگرافیز آف انڈیا اور دی ورلڈ میں اختیار کی گئی ہے اس لئے یہاں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں تاریخی جغرافیہ اور سیاسی تعلقات کا دارومدار زیادہ تر کسی ملک کے عام جغرافیہ پر ہوتا ہے۔ اس لئے اصولاً یہ بہت مناسب ہے کہ ان چیزوں کا مطالعہ خطہ واری مطالعہ کے آخری مدارج پر ہو۔
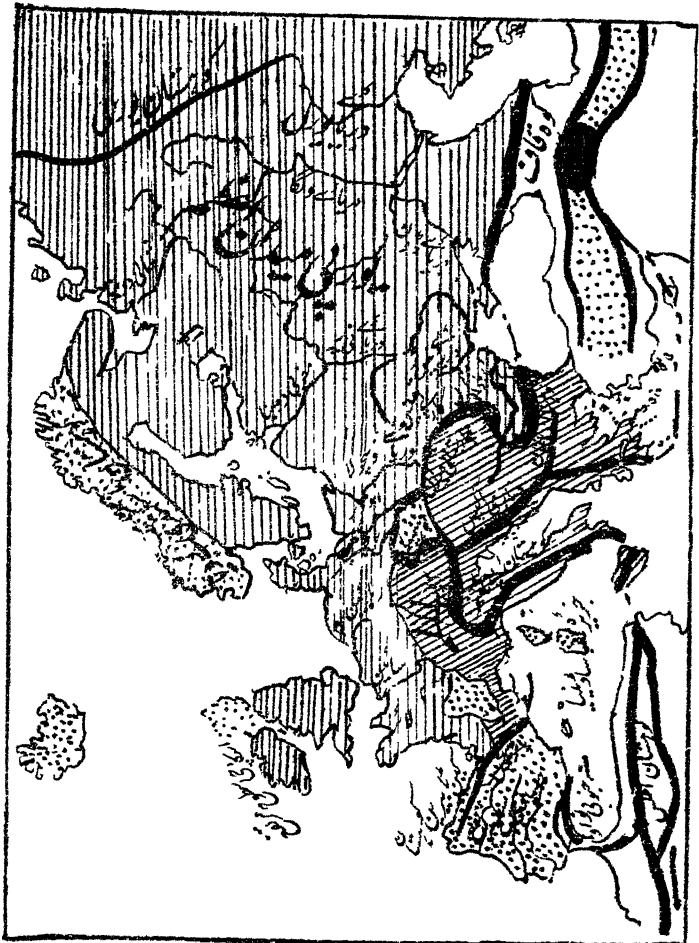
شکل ۸ - سہل کردہ طبعی نقشہ یورپ ۔ سہل کردہ نقشہ جات کے نمونہ کی دوسری مثال جن کو بچے یاد رکھ سکتے ہیں اور جن کا کھینچنا سیکھ سکتے ہیں ۔ اس نقشے کا یورپ کے کسی دوسرے طبعی نقشے سے احتیاط کے ساتھ مقابلہ کرو ۔

جغرافیہ کے سبق کی ترتیب وسطانیہ اور فوقانیہ مدارس کے کسی سبق کے کام کی ترتیب کس طرح ہونی چاہئیے وہ ذیل میں درج کیجاتی ہے اس خاکہ پر سختی سے پابندی کرنے کی ضرورت نہیں لیکن یہ خاکہ اکثر صورتوں میں قابل عمل ہے۔

الف۔ اگر موجودہ سبق پہلے سبق کے منطقی سلسلہ میں واقع ہے تو پہلے سبق کا اعادہ ہونا چاہئیے مثلاً اگر موجودہ سبق کسی خطہ کے نباتات پر ہو جن کا دارومدار کلیتہ آب وہوا پر ہے تو آب وہوا کے سبق کا اعادہ نہایت ضروری ہے۔ اعادہ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جماعت پر سوالات کئے جائیں۔ سبق کے وقت کا پہلا چوتھائی حصہ اس طرح اعادہ پر صرف کیا جاسکتا ہے۔

ب۔ نئے کام کے لئے یہ بہتر ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے بچوں کی قوت استدلال سے کام لیکر نئے نکات نکالے جائیں ہدایتی سوالات کرکے بچوں کو واقعات کے پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔ تھوڑا سا کام اگر عمدگی اور ہوشیاری سے کیا جائے تو وہ اس زیادہ کام سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ جو جلدی میں انجام پائے۔

ج۔ نئے کام کا خلاصہ تختہ سیاہ پر خاکہ کے ذریعہ کیا جائے۔ جس کو طالب علم بھی استاد کے ساتھ ساتھ اپنی بیاضوں میں کھینچتے جائیں اور چند سطروں میں اس نقشہ کی توضیح کیجائے اس طرح لڑکوں کے پاس اس سبق کی ایک مستقل یادداشت مختصر خلاصہ کی صورت میں بھی اور نقشے یا خاکے کی صورت میں بھی دونوں طرح رہیگی۔ [۱]

---

[۱] اگر استاد کسی براعظم یا کسی بڑے رقبہ کا سبق پڑھا رہا ہے تو بچوں کے پاس اس براعظم یا رقبہ کے خاکہ کا رہنا بہت کچھ وقت بچا دے گا۔ اس سلسلہ میں میاگرام آلہ بہت کارآمد ثابت ہوگا۔

اس مقام پر تدریس کے نظریہ اور عمل کے مسئلہ میں زیادہ کہا جانے کا موقع
نہیں ہے لیکن چند عام نکات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ سوالات تمام جماعت
پر کئے جائیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ استاد کے سامنے بیٹھنے والا ہوشیار لڑکا
دس میں سے نو سوالات کا جواب دیتا ہے لیکن اس طرح ایک ہی لڑکے سے سوال
کرنا تمام جماعت کو پڑھانا نہیں ہے۔ آہستہ اور ٹھیک سوالات کئے جانے
چاہیئیں۔ بعض مدرسین اس بات کے بڑے شوقین ہوتے ہیں کہ وہ آدھا جملہ
بناتے ہیں اور جماعت سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس جملہ
کا آخری یا اہم لفظ فراہم کرے۔ یہ عمل بہت بُرا ہے [illegible] کہ کسی سوال
کے مختصر جواب سے مطمئن نہ ہو جانا چاہیئے [illegible] سمجھ دار [illegible]
جاری رکھنا چاہیئے [illegible] جماعت کے سامنے تقریر [illegible] سبق کو ختم [illegible]
پوچھا جائے۔ اس قسم کے سوالات [illegible] وقت [illegible]
غور و خوض کر کے پہلے سے تیار کر رکھے جس کا مقصد یہ ہو کہ [illegible]

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۲ [illegible]
نقشہ کے رولر [illegible] شلنگ کی قیمت میں [illegible]
[illegible] Ltd. 29—Beadon Road, [illegible]
London. W.6.) کے ہاں سے مل سکتا ہے [illegible] قیمت [illegible]
ہے۔ ہندوستان کا ایک رولر اور تمام براعظموں کا ایک ایک رولر سے بیاض میں لو بہت [illegible]
سٹ ہو سکتا ہے جس کی مکمل قیمت چار پونڈ ایک شلنگ ہوگی۔

جماعت کی حاصل کردہ تمام معلومات برآمد ہو۔ سوالات کے ذریعہ اس قسم کا اعادہ نہ صرف گذشتہ سبق کے واقعات کو لڑکوں کے دماغوں میں مرتسم کر دیتا ہے بلکہ وہ نئے سبق کے لئے بھی بنیاد بن جاتا ہے۔

شکل ۱۱
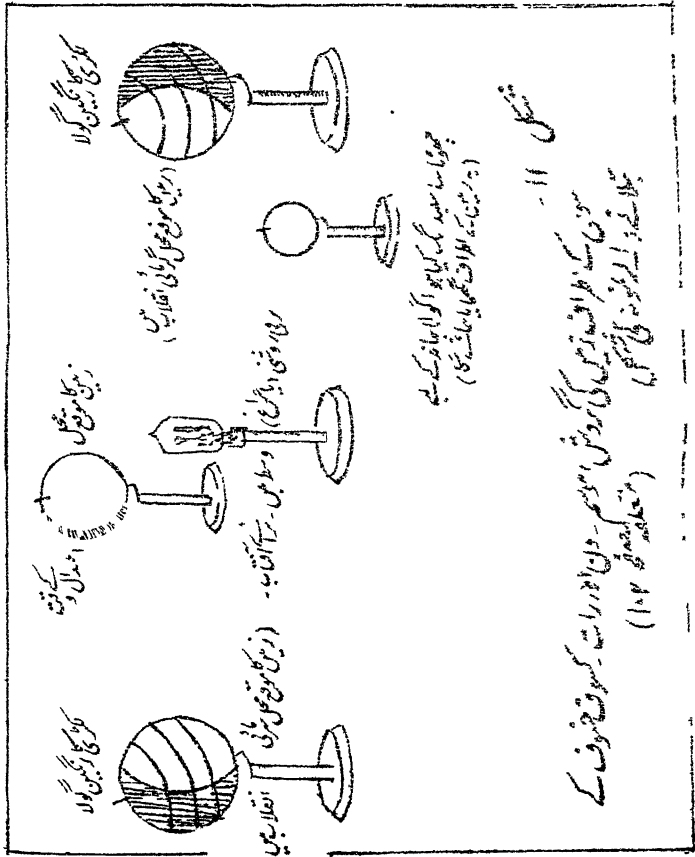
باب ہشتم

امتحانات

امتحانوں میں بہت سی ناکامیوں کا سبب معلومات کا نہ ہونا، یا لکھنے میں کمزوری، یا وقت کی کمی، نہیں ہے بلکہ ان کی وجہ صرف یہ ہے کہ سوال کے جواب دینے کا طریقہ طلبہ نہیں جانتے اس کی سخت ضرورت ہے کہ استاد طالب علموں کو بہت احتیاط کے ساتھ امتحانی سوالات کے جواب لکھنے کا فن سکھائے اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ ہندوستان میں عام یا سرکاری امتحانات طالب علموں کی بجائے استاد کا امتحان ثابت ہوتے ہیں۔ ہر ممتحن جو ہندوستان میں کام کر چکا ہے بتا سکتا ہے کہ بعض مدارس کے حصے میں مسلسل ناکامیاں آتی ہیں اور بعض کے حصہ میں مسلسل کامیابیاں اگرچہ مختلف ممتحن اپنے اپنے خیالات میں کچھ نہ کچھ اختلاف ضرور رکھتے ہیں تاہم ذیل کے اشارات کو مدرسین عام طور پر درست اور صحیح پائیں گے۔

پرچہ امتحان کی وسعت | عام طور پر امتحان کے پرچے اس طرح

بنائے جاتے ہیں کہ وہ نصاب پر زیادہ سے زیادہ حاوی رہیں وہ مدرسین جن کو امتحانی پرچے تیار کرنے کا تجربہ ہے اچھی طرح محسوس کرتے ہیں کہ ممکنہ سوالات کی تعداد بالکل ہی محدود ہے۔ ایسے بہت سے موضوع ہیں جن پر پڑھاتے وقت بحث کرنی پڑتی ہے لیکن وہ ایک امتحانی سوال کے لئے کافی مواد ثابت نہیں ہوتے۔ ایک عام قاعدہ ہے کہ ممتحنین پرچہ تیار کرتے وقت گذشتہ دو سالوں کے پرچے پیش نظر رکھتے ہیں تاکہ سوالات کی تکرار نہ ہو۔ لیکن ان دو سالوں سے قبل کے پرچوں کے سوالات کا مکرر آجانا بالکل ممکن ہے۔ امتحان کا مقصد نہ صرف طالب علم کی حقیقی معلومات کو جانچنا ہے بلکہ طالب علم کی قوت فکر کا اندازہ کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ ممتحنین اس بات کی سخت کوشش کرتے ہیں کہ ایسے سوالات نہ دئے جائیں جن کے جوابات طوطے کی طرح کتابی معلومات سے دئے جا سکتے ہوں۔ یہ بات خاص طور پر مدارس فوقانیہ کے امتحانات پر صادق آتی ہے ہم اس قسم کے سوالات کتنی ہی مرتبہ دیکھتے ہیں ("Compare and Contrast") "مقابلہ کرو اور فرق بتلاؤ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ؟" اس قسم کا سوال ـــــ جس کا جواب عام طور پر خراب دیا جاتا ہے ـــــ راست کتاب سے نہیں دیا جا سکتا۔ ہم نے اپنی کتاب جغرافیہ عالم میں امتحانی سوالات کی بڑی تعداد لکھی ہے وہ اس طرح تیار کئے گئے ہیں جن کا جواب راست کتاب سے نہیں دیا جا سکتا اس طرح وہ سرکاری امتحانات کے بہت عام سوالات کا نمونہ ہیں جغرافیہ کے ممتحن کو تقریباً ہمیشہ اس بات کے کافی ثبوت کی ضرورت پڑتی ہے کہ کیا طالب علم

نقشے کو سمجھ سکتا ہے اور نظری نقشہ استعمال کر سکتا ہے سینکڑوں ناکامیاں اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ استاد جماعت میں اس کام کی کافی مشق نہیں کراتا۔ اس مقولے کو یاد رکھو کہ "امتحان کا جواب بغیر نظری نقشے یا ہندسی شکل کے نامکمل رہتا ہے۔"

پرچہ امتحان کی پیشانی پر درج کئے ہوئے ہدایات

یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ کثرت سے طالب علم پرچے کی پیشانی پر درج کئے ہوئے اہم ترین ہدایات پر مطلق توجہ نہیں کرتے۔

(۱) جتنے سوالات کا جواب لکھنا ہو ان کی تعداد ان ہدایتوں میں درج کر دی جاتی ہیں۔ فرض کرو کہ ایسے سوالات چھ عدد ہیں اور ان سب کے نشانات مساوی ہیں۔ اگر اس پرچہ کے جملہ نشانات سو ہوں تب یہ گمان غالب ہے کہ ممتحن ہر سوال کے سولہ نمبر دے گا۔ چار نمبر جوابی کاپی کی عام صفائی اور خوش خطی کے لئے محفوظ رکھے ہیں اگر کوئی اس کا خیال نہ کرکے ایک سوال کے جواب میں ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ لگا دے تو اس سے صاف طور پر وقت کا ضائع ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس سوال کے لئے سولہ نشانات سے زیادہ ایک نشان بھی نہیں مل سکتا۔ بہت سے طالب علم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ایک سوال کو نہایت عمدگی کے ساتھ پورا کریں تو وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ ہم بعد میں اس پر توجہ کریں گے کہ بہت سے سوالات مختلف حصوں پر حاوی ہوتے ہیں۔ یا مختلف جداگانہ نکتے بیان کئے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک نکتہ ایک علیحدہ جواب چاہتا ہے اس لئے ہم کو یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ

پورے سولہ نشانات اس وقت تک نہیں حاصل ہو سکتے جب تک کہ اس سوال کے ہر حصہ کا جدا گانہ جواب نہ دیا گیا ہو۔

غالباً پرچہ کی پیشانی پر یہ بھی ہدایت دی گئی ہو کہ نظری نقشے یا ہندسی شکلیں کھینچی جائیں۔ یہ ایک صاف و صریح حکم ہے جس کی خلاف ورزی کرنے پر سزا ملے گی۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر نقشے نہ کھینچے گئے تو اس سوال کے پورے نمبر نہیں مل سکتے۔ بہت سے ممتحنین بغیر نقشہ کے پرچہ کو زیادہ سے زیادہ صرف نصف نشانات ہی دیتے ہیں۔

اگر ہدایات میں یہ لکھا ہو کہ جواب مضمون کی صورت میں ہو تو طالب علم کو اسی کے بموجب عمل کرنا چاہیئے۔ اگر ایسی ہدایت نہ ہو تو جغرافیہ کے جوابات تختے کی صورت میں بہت اچھے ہوتے ہیں۔

طالب علموں کیلئے چند اشارات

اس کو اچھی طرح یاد رکھو کہ ممتحن بہت ہی مصروف آدمی ہے وہ اپنے وقت کا ضائع ہونا کسی طرح پسند نہیں کرتا۔

امتحان دینے والے طالب علموں کے لئے اختصار اول درجہ کی خوبی ہے۔ طالب علموں کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ممتحن ایک نظر میں یہ معلوم کر لے کہ ان کا سوال طالب علموں نے سمجھ لیا اور اس کا جواب انہیں معلوم ہے جواب واضح اور مختصر طور پر لکھنا چاہیئے بہت سے اعلیٰ ترین جواب ایک صفحہ یا (زیادہ سے زیادہ) دو صفحوں سے زیادہ نہیں ہوتے ——— ایک شکل اور نصف صفحہ میں اس کا بیان ہندوستان میں ایک حالیہ امتحان میں جس میں

سترہ سو طالب علم شریک تھے جغرافیہ میں سب سے زیادہ نشانات ایک لڑکی نے حاصل کئے جس نے چھ سوالات کے جوابات صرف آٹھ صفحوں میں دیئے۔
ممتحن کو لمبی لمبی صفحوں کی تمہید سے جتنا برہم ہوتا ہے اتنا کسی دوسری چیز سے نہیں ہوتا۔ ایسی لمبی تمہیدوں کے پڑھنے کے بعد اس کو اپنے سوال کے جواب میں کوئی مواد نہیں ملتا۔ بہت سے طالب علم اس بات کو اپنی چالاکی سمجھتے ہیں کہ دو یا تین بیاضات کو اپنے جوابوں سے بھر دیں۔ یہ وہ لڑکے ہیں جو عام طور پر ناکامیاب ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات صفحہ پر صفحہ سیاہ کر دیا جاتا ہے اور ہر صفحہ کے ختم پر "باقی برظہر" (P.T.O.) ثبت رہتا ہے یہ چیز بھی ممتحن کو غصہ دلاتی ہے بہت سے کامیاب طالب علم اپنے تمام جوابات کو صفائی کے ساتھ ایک ہی جوابی بیاض میں درج کر دیتے ہیں۔ جوابات کا مسودہ کاغذ کی پشت پر کیا جاتا ہے۔ سوالات کی نقل درج مت کرو۔ کسی سوال کے جواب کا کچھ حصہ ایک جگہ اور کچھ حصہ دوسری جگہ مت لکھو۔
۳۔ بہت سے طالب علم اتفاقاً یا عمداً مقررہ تعداد سے زیادہ سوالات حل کرتے ہیں اس پر بعض ممتحن اپنی مہربانی سے ابتدائی چھ سوالات کو با تعداد مقررہ کے مطابق سوالات کو جانچ لیتے ہیں۔ دوسرے ممتحن یہ استدلال کرتے ہیں کہ طالب علم نے یہ خیال کر کے کہ ہم اس طرف توجہ نہ کریں گے ہمیں عمداً دھوکا دینے کی کوشش کی ہے ایسا ممتحن بطور سزا کے نمبر کاٹ ڈالتا ہے اور بعض اوقات بہترین جوابات کے نشانات محسوب نہیں کرتا۔
۴۔ پرچہ کے مرتب کرتے وقت ممتحن نے غالباً آدھا وقت نقشہ کشی کیلئے

رکھا ہوگا۔ نقشہ کشی پر جو وقت صرف ہو اس وقت کو ضائع نہیں سمجھنا چاہیئے جو طالب علم تمام مقررہ وقت کو لکھنے ہی پر صرف کرے وہ اتنے زیادہ نمبر نہیں پا سکتا۔

۵۔ بہت سے طالب علم امتحان کے کمرے میں بغیر ضروری آلات کے چلے جاتے ہیں۔ جغرافیہ کا پرچہ صرف فاونٹن پن سے نہیں لکھا جا سکتا اس لئے طالب علم کو حسب ذیل چیزیں لا کر ساتھ رکھنی چاہئیں۔

ایک قلم
ایک سرمئی پنسل
ایک چھوٹا رول
ایک ربر۔
رنگین پنسل (نیلا۔ سبز۔ زرد۔ ناسی۔ سرخ)
ایک پرکار (اگر ممکن ہو)

طالب علموں کو اپنے مدرسہ کی تعلیم کے زمانہ میں پنسلوں کے استعمال کی بہت اچھی مشق ہوتی چاہیئے۔ یہ بات اتنی شدید اہم ہے کہ اس کی توضیح کے لئے ہم ذیل میں ایک مثال پیش کرتے ہیں کہ چار طالب علموں کو کیا در پیش ہوا ان میں سے ہر ایک مساوی معلومات کے ساتھ امتحان کے کمرہ میں داخل ہوتا ہے۔

(الف) کے پاس صرف ایک فاونٹن پن ہے۔ اس کے استاد نے نقشہ کشی کی کوئی مشق نہیں کرائی۔

(ب) کے پاس صرف ایک فاؤنٹن پن اور ایک رول ہے لیکن اس کو تھوڑی سی مشق نقشہ کشی کی کرائی گئی ہے۔

(ج) کے پاس ایک قلم ہے ایک پنسل (سرمئی قلم) ہے اور ایک نیلی پنسل ہے۔

(د) کے پاس تمام پنسلیں وغیرہ ہیں اور اس کو اس کے استاد نے نقشہ کشی کی خوب مشق کرائی ہے۔

نقشہ جات نمبر ۱۲ تا ۱۵ ان کے کھینچے ہوئے نقشہ جات کی نقل ہیں۔ لیکن نقشہ جات نمبر (۱۶) اور نمبر (۱۷) کو بھی اچھی طرح دیکھو اور اٹھارہویں نقشے میں خاکہ اور رنگین پنسلوں کے بیجا استعمال پر غور کرو۔

پنجاب
گیہوں
دہلی
چاول
جوار
کراچی
پوربندر
بمبئی
گوا
مدراس
چاول
برما
رنگون
سیلون

نقشہ نمبر ۱۲ - خاکہ کشی از طالب علم (الف) - طالب علم جغرافیہ سے اچھی طرح واقف ہے لیکن
اسے نقشہ کشی کی مشق نہیں کرائی گئی ہے۔
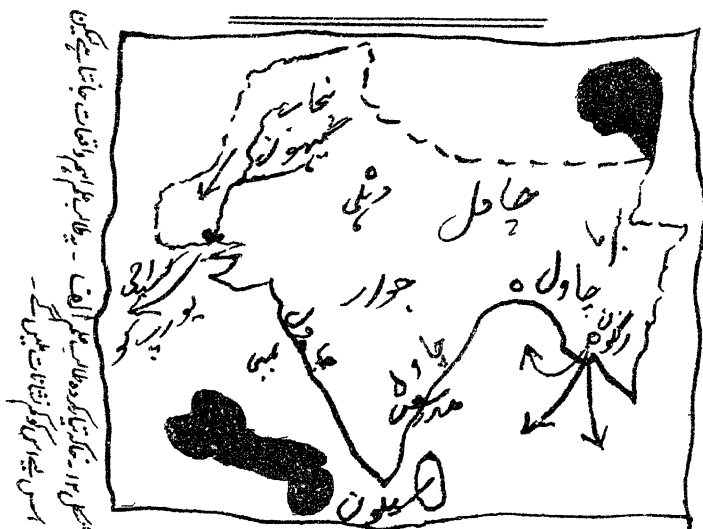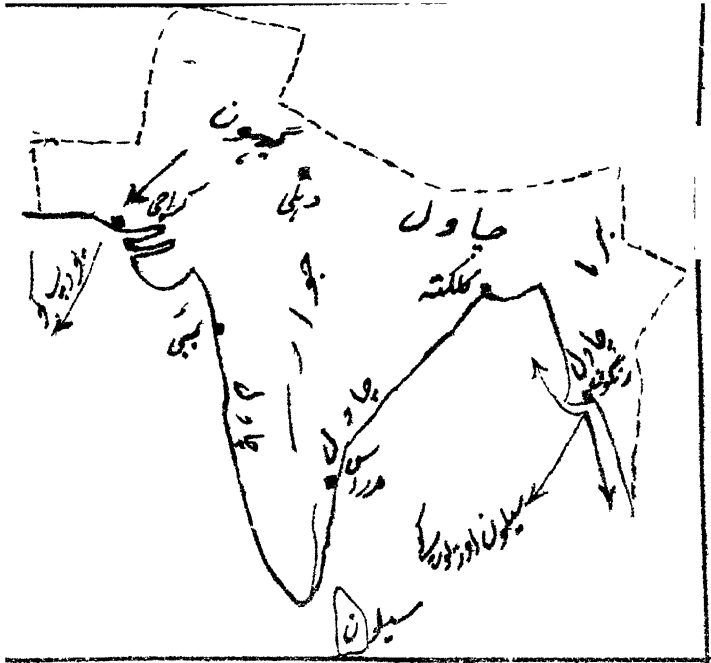
شکل ۱۴ - خاکہ تیار کردہ طالب علم ب

اگرچہ اس طالب علم نے نہ صرف ایک قلم سے کام لیا ہے لیکن یہ طالب علم الف سے بہت صاف ستھرا ہے۔ لیکن دیکھئے اس نے کہاں غلطی کی ہے وہ اس لکیر کو ہٹا نہیں سکتا تھا۔

پنجاب
دہلی
کراچی
یورپ کو
بمبئی
مدراس
سیلون
کلکتہ
برما
رنگون
سیلون کو
اور ملایا کو

شکل ۱۵۰ - خاکہ تیار کردہ طالب علم د ۔ یہ طالب علم بہت زیادہ نشانات حاصل کریگا ۔ اس کے حقیقی معلومات طالب علم الف سے کچھ زیادہ نہیں

ضمیمہ

سوالاتِ امتحان

ذیل میں ایک سو تین سوالات درج کئے جاتے ہیں جو کل کے کل ہندوستان کے سرکاری امتحانات کے پرچوں سے منتخب کئے گئے ہیں۔ مدرسین جغرافیہ ان سوالات کو آزمائشی سوالات کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں یہ سوالات ایسے ہیں جن کے امتحانات میں پوچھے جانے کی توقع ہے۔ ان میں سے تقریباً جملہ سوالات کی توضیح خاکوں یا نقشوں یا اشکال ہندسی سے کی جانی چاہیے۔

(۱) ہوا کے دباؤ اور کسی مقام کی بارش کے ناپنے کے آلات کا بیان لکھو۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۵ء)

(۲) "شمالی اور جنوبی خط" اور کسی مقام کے حقیقی ظہر کو تم کس طرح معلوم کرو گے؟

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۵ء)

(۳) موسم اور آب و ہوا کا فرق بیان کرو۔ موسم کے مشاہدے کے لئے جن آلات کی ضرورت پڑتی ہے اُن کے نام لکھو۔ تم اپنے شہر کا روزانہ اوسط درجۂ حرارت کو کس طرح معلوم کرو گے؟

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۴) حسب ذیل مقامات کے درجۂ حرارت اور بارش کی احتیاط سے جانچ کرو۔

شہر	جنوری کا درجۂ حرارت	جولائی کا درجۂ حرارت	تفاوت درجۂ حرارت	گرما کی بارش انچوں میں	سرما کی بارش انچوں میں
مدراس	۷۶°	۸۸°	۱۲°	۱۸	۳۲
ڈربن	۷۵°	۶۳°	۱۲°	۰	۰
بمبئی	۷۹٫۵°	۷۲٫۵°	۵°	۷۱٫۵	۳

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۵ء)

(۵) حسب ذیل مقامات کے اوسط درجۂ حرارت اور اعداد بارش کی احتیاط سے جانچ کرو

شہر	جنوری کا درجۂ حرارت	جولائی کا درجۂ حرارت	تفاوت درجۂ حرارت	گرما کی بارش انچوں میں	سرما کی بارش انچوں میں
لاہور	۵۴° ف	۹۰° ف	۳۶° ف	۱۷	۴
شملہ	۴۰° ف	۶۷° ف	۲۷° ف	۵۹	۱۲
مدراس	۷۶° ف	۸۸° ف	۱۲° ف	۱۸	۳۲

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۶) حسب ذیل اعداد کی جانچ کرو۔

شہر	اوسط درجۂ حرارت جنوری میں	اوسط درجۂ حرارت جون میں	اوسط بارش جون سے ستمبر تک
لاہور	۵۴٫۷° ف	۹۳٫۷° ف	۱۳٫۹۵ انچ
کلکتہ	۶۶٫۴° ف	۸۵٫۱° ف	۵۲٫۵۷ انچ

توضیح کرو کہ :—

(الف) لاہور میں جون کے مہینے میں کلکتہ سے زیادہ گرمی اور جنوری میں زیادہ سردی کیوں ہوتی ہے۔

(ب) کلکتہ میں لاہور سے زیادہ بارش کیوں ہوتی ہے۔

(ج) لاہور میں جون اور جنوری کے درجۂ حرارت میں کلکتہ سے زیادہ فرق کیوں ہے۔

(۱۹۲۱ء)

(۷) بحر متوسط کے نمونے کی آب و ہوا سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو۔ اس کے اسباب کی تشریح کرو۔ دنیا کے ایسے ملکوں کے نام بتاؤ جہاں اس قسم کی آب و ہوا پائی جاتی ہے۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۳ء)

(۸) کسی مقام کی بارش کس طرح ناپی جاتی ہے۔ اس کے لئے جو آلہ استعمال کیا جاتا ہے اس کی تصویر کھینچو۔ اس کی تشریح کرو کہ ہندوستان میں گرما میں زیادہ بارش ہوتی ہے۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۱ء)

(۹) بحری اور بّری آب و ہوا کے فرق کو اچھی طرح بیان کرو اور دونوں کے فرق کے اسباب بھی بیان کرتے جاؤ۔ ہر دو قسم کی آب و ہوا کی ایک ایک مثال دو۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۰ء)

(۱۰) ایک ہندسی شکل ایسی کھینچو جس میں دنیا کے اہم مستقل بادہائے وزاں کا مقام درست ظاہر ہو۔ اور پھر مختصر بیان میں بحر ظلمات (بحر اوقیانوس) کی بحری روؤں کا نظام اور ان بادہائے وزاں کا تعلق اہم بحری رووں سے بتاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۷ء)

(۱۱) متساوی الحرارت خطوط کیا شئے ہیں؟ وہ عرض بلد کے خطوط سے متوازی کیوں نہیں ہیں؟ موسم گرما اور موسم سرما میں اُن کے موقع محل کے بدل جانے کی تم کیا وجہ بتلا ہو سکتے

(پنجاب میٹرک ۱۹۱۶ء)

(۱۲) بحر ظلمات (اوقیانوس) کی بحری رووں کا حال لکھو اور ان کی وجہ سے آب و ہوا

تجارت وغیرہ پرکوئی اہم اثرات پڑتے ہیں تو اُن کا بیان لکھو ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۴ء)

(۱۳) موسمی ہوائیں کیا ہیں؟ ایشیا دیں ان کی حدود بتلاؤ ۔ یہ کس طرح متشکل ہوتے ہیں سمجھاؤ اور یہ بھی بتلاؤ کہ زمین کی حرکت محوری کا ان پر کیا اثر پڑتا ہے ۔ موسمی ہواؤں کی تبدیل سے پنجاب کے موسم میں کیا کیا تغیر ہوتا ہے ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۳ء)

(۱۴) کسی مقام کی بارش کن جغرافی حالات سے متاثر ہوتی ہے ۔ اپنے جواب کو ہندوستان کے مختلف حصوں کے حوالوں سے واضح کرو ۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۱۱ء)

(۱۵) تجارتی ہوائیں کیا ہیں؟ اُن کے وجود میں آنے کے کیا اسباب ہیں اور اُن کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟ عرض بلد کے کن خطوط میں یہ ہوائیں چلتی ہیں ۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۰۹ء)

(۱۶) ان چیزوں سے کسی ملک کی آب و ہوا پر کیا اثر پڑتا ہے ۔ (الف) ارتفاع (ب) سمندر سے دوری اور پہاڑوں سے نزدیکی ۔ ہندوستان کے مختلف حصوں کے آب و ہوا کے حوالے سے اپنے جواب کو واضح کرو ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۸ء)

(۱۷) زمین کی سطح میں تغیر پیدا کرنے والے کیا واقعات ہیں؟ ہندوستان کی طبعی خصوصیات کے حوالے سے اپنے جواب کی توضیح کرو ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۷ء)

(۱۸) کاغذ کے تختے پر دنیا کی سطح کے ایک بڑے رقبہ کا صحیح نقشہ کھینچنا کیوں ناممکن ہے؟ تسطیح مرکیٹر (Mercator's Projection) پر کھینچے ہوئے نقشہ کی اہم غلطیاں کیا کیا ہیں؟ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۶ء)

(۱۹) حسب ذیل اشیاء میں ہر ایک شئے دنیا کے کن کن حصوں میں پائی جاتی ہے؟

وہ کیا کام آتی ہے؟ اور کیوں اس غرض کے لئے استعمال کی جاتی ہے :- ناریل، کف الکلب (اسپارٹو گراس
esparto grass) ربر، نخل الزیت (تیل تاڑ ۔ آئیل پام -
Oil-Palm) زیتون، رین ڈیر یاس (Reindeer
Moss) نیشکر - (پنجاب میٹرک ۱۹۱۳ء)

(۲۰) کن آب وہوائی حالات کے تحت گیہوں، ربر، سن، اور روئی کی پیداوار ہوتی ہے؟ دنیا میں جہاں جہاں ان چیزوں کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے اُن ملکوں کے نام بتاؤ - (پنجاب میٹرک ۱۹۲۲ء)

(۲۱) کافی کی پیداوار کے لئے نمناک گرمی اور سیر حاصل (زرخیز) سرزمین اور پانی کی عمدہ نکاسی کی ضرورت ہے - یہ حالات کہاں پائے جاتے ہیں تفصیل سے بیان کرو -

(پنجاب میٹرک ۱۹۱۹ء)

(۲۲) روئی کی پیداوار کے لئے کن جغرافی حالات کی ضرورت ہے؟ دنیا کے کن حصوں میں اس کی بکثرت کاشت ہوتی ہے؟ ہر ایک کے متعلق وجوہ لکھو - پنجاب میں اس کی کاشت کے لئے حال میں جو جو اصلاحیں کی گئی ہیں اُن کا حال لکھو - (پنجاب میٹرک ۱۹۲۰ء)

(۲۳) کسی ملک کی صنعت وحرفت اور تجارت کی ترقی کے لئے جو مختلف اُمور ممّد ومعاون ہوتے ہیں اُن کا مختصر حال لکھو - (بمبئی ۔ ایس ۔ ایل ۔ سی ۱۹۲۶ء)

(۲۴) پنجاب یا ممالک متحدہ امریکہ کی فطری خطوں میں تقسیم کرو - اور ہر ایک خطے کی آب وہوا، پیداوار، اور باشندوں کے پیشوں کا حال لکھو - (پنجاب میٹرک ۱۹۲۵ء)

(۲۵) گیہوں، روئی، ناریل، سن اور چائے کی پیداوار کے لئے جس آب وہوا اور سرزمین کی ضرورت ہے بیان کرو - مذکورۂ بالا اشیاء میں ہر ایک چیز ہندوستان کے کن ملکوں میں پیدا ہوتی ہے؟

ایسی ایک ایک بندرگاہ کا نام لکھو جو ان اشیاء میں ایک ایک کی برآمد کے لئے خاص طور پر مشہور ہے۔
(پنجاب میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۲۶) نہروں کے ذریعہ آبپاشی کے لئے پنجاب اتنا موزوں کیوں ہے؟ رچنا دوآبے کی آبپاشی کرنے والی نہروں کا بیان لکھو۔ اس قطعۂ زمین کی ترقی اور سرسبزی پر ان نہروں کا جو اثر پڑا بیان کرو۔ پنجاب کے کن رقبوں کو مصنوعی آبپاشی کی ضرورت باقی ہے بیان کرو؟
(پنجاب میٹرک ۱۹۲۱ء)

(۲۷) ہندوستان کے ایک خاکے پر سخت، معتدل اور قلیل بارش کے رقبے ظاہر کرو۔ اس کی مختصر توضیحات بھی بیان کرو۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۸ء)

(۲۸) دریائے سندھ اور اس کے معاونوں کے بہاؤ کا بیان احتیاط سے لکھو۔ پنجاب میں دریاؤں کے عمدہ نظام کے باوجود آبپاشی کی نہروں کی کیا ضرورت ہے؟
(پنجاب میٹرک ۱۹۱۸ء)

(۲۹) گنگا۔ سندھی میدان کا دکن سے ان امور میں مقابلہ کرو:۔
(الف) دریاؤں کا افادہ (ب) آب وہوا (ج) پیداوار (د) کثرت آبادی۔
(پنجاب میٹرک ۱۹۱۶ء)

(۳۰) ہندوستان کے کن حصوں میں چاول، گیہوں اور روئی کی کاشت ہوتی ہے۔ آب وہوا اور سرزمین پر ان چیزوں کے دارومدار کو سمجھاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۵ء)

(۳۱) پنجاب اور بنگال کی آب وہوا کے اہم اختلافات بیان کرو اور بتلاؤ کہ آب وہوا کے اس اختلاف سے نباتات کی پیدائش میں کیا اختلافات واقع ہوئے۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۴ء)

(۳۲) ہندوستان کے جزیرہ نمائی حصہ میں سطح کی خصوصیات نے مواصلات (رسل و رسائل) میں

متعدد مشکلیں پیدا کر دی ہیں ۔ یہ مخصوص مشکلات کیا ہیں ؟ ریلوں کی تعمیر سے ان مشکلات پر کہاں تک قابو حاصل ہو چکا ہے ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۳ء)

(۳۳) ہندوستان کے حسب ذیل جوڑی دار شہروں کی آب وہوا کا مقابلہ کرو اور اختلاف کی وجہ سمجھاؤ ۔ (الف) کراچی اور کلکتہ (ب) لاہور و شملہ (ج) بمبئی اور مدراس
(پنجاب میٹرک ۱۹۱۱ء)

(۳۴) ہندوستان کی اہم مصنوعات کیا ہیں ؟ اور کہاں تیار کی جاتی ہیں ؟ جہاں تک ممکن ہو خام اشیاء کی پیداوار کے مقام سے ہر صنعت کے تعلق کو بیان کرو ۔
(پنجاب میٹرک ۱۹۱۰ء)

(۳۵) ہندوستان کے کن حصوں میں آبادی کی سب سے زیادہ کثرت اور کن حصوں میں قلت ہے ؟ ہر صورت میں اس کے وجوہ بیان کرو ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۸ء)

(۳۶) بہ نسبت شمالی ہند کے مشرقی حصہ کے جو اُسی عرض بلد پر واقع ہے جس پر کہ سندھ ہے سندھ کی آب وہوا شدید تر ہے ۔ اس اختلاف کے وجوہ کیا ہیں ؟ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۷ء)

(۳۷) جہاں تک ہو سکے اس بات کی توجیہ کرو کہ حسب ذیل شہر اُن خاص مقامات پر کیوں وجود میں آئے : نسکار پور ، کراچی ، الہ آباد ، کلکتہ ، اور کوئٹہ ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۷ء)

(۳۸) سلطنت ہند کا ایک نقشہ کھینچو جس میں اس ملک کی اہم طبعی خصوصیات کی توضیح کرو ۔
(بمبئی ۔ ایس ۔ ایل ۔ سی ۱۹۲۶ء)

(۳۹) حسب ذیل کی توجیہ کرو :-

(الف) شہر بمبئی کی اوسط بارش (۵۰) انچ ہے لیکن قاہرہ میں بارش نہیں ہوتی ۔
(ب) مدراس کے بارش کے مہینے تو زیادہ ہیں لیکن وہاں بارش بمبئی سے کم ہوتی ہے ۔
(بمبئی ۔ ایس ۔ ایل ۔ سی ۱۹۲۶ء)

(۴۰) دریائے گنگا کی گزرگاہ بتاؤ اور اس کے ساحل پر جو بڑے شہر آباد ہیں اُن کے نام بتاؤ
اس کی توضیح کرو کہ یہ دریا جن جن خطوں میں سے گزرتا ہے ان حصوں کے باشندوں کی زندگی اور پیشوں
پر کیا اثرات ڈالتا ہے۔ (بمبئی ۔ اس ۔ ایل ۔ سی ۱۹۲۶ء)

(۴۱) دریائے سندھ یا دریائے گوداوری کا طاس (بے سن (Basin
ظاہر کرنے کے لیے ایک نقشہ کھینچو؛ اہم شہروں کے موقع محل پر نشان کرو۔ اور پہاڑیاں اور ریل کے
راستے دکھاؤ۔ (مدراس میٹرک ۱۹۲۶ء)

(۴۲) ہندوستان کا ایک پورے صفحے کا نقشہ شمالی میدانوں کے نیچے سے کھینچو جس میں علامات
کے ذریعہ چاول، گیہوں، قہوہ، چائے، اور روئی کی کاشت کے رقبے بتاؤ۔ اور ان رقبوں پہ
بھی نشان کرو جہاں کوئلہ اور سونا پایا جاتا ہے۔ (مدراس میٹرک ۱۹۲۰ء)

(۴۳) ہندوستان کا نقشہ وندھیاچل سے شمال پر سے کھینچو جس میں اہم طبعی خصوصیات علامات
اور الفاظ سے صراحت ہو، پنجاب کے تین اہم شہر، صوبجات متوسط کے دو تاریخی مقامات، اور
بنگال کے تین صنعتی مراکز ظاہر کیئے گئے ہوں۔ (مدراس میٹرک ۱۹۲۱ء)

(۴۴) ہندوستان کا ایک نقشہ کھینچو جس میں جنوب مغربی موسمی ہواؤں میں اوسط تقسیم بارش
بتائی گئی ہو۔ (مدراس میٹرک ۱۹۲۲ء)

(۴۵) ہندوستان برطانیہ کلاں کو جو اشیا برآمد کرتا ہے ان میں اہم پیداواریں کیا کیا ہیں
ایک چھوٹے سے خاکہ کے ذریعہ اُن پیداواروں کے اہم رقبے ظاہر کرو۔ (مدراس میٹرک ۱۹۲۲ء)

(۴۶) ہندوستان کا ایک نقشہ کھینچو جس میں ریلوے کے اہم نظامات کی تشریح ہو۔
(مدراس میٹرک ۱۹۲۳ء)

(۴۷) جنوبی ہند کا ایک نقشہ کھینچو جس میں اُن رقبوں کی تشریح ہو جن میں چار اہم ترین پیداواروں کی

کاشت ہوتی ہے۔ اور وہ رقبے جن میں روئی کی صنعتیں اور سونے کی کانیں واقع ہیں۔

(مدراس میٹرک ۱۹۲۵ء)

(۴۸) سلطنت ہند کا ایک نقشہ کھینچو جس میں اس ملک کے چار اہم معدنی پیداواروں کا رقبہ ظاہر ہو۔

(مدراس میٹرک ۱۹۲۵ء)

(۴۹) انگلستان اور نیوزی لینڈ کا آب وہوا، پیداوار اور باشندوں کے پیشوں میں موازنہ اور مقابلہ کرو۔ مماثلت اور مفارقت کے اسباب بتاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۲۵ء)

(۵۰) جاپان اور نیوزی لینڈ کا آب وہوا، پیداوار اور باشندوں کے پیشوں میں موازنہ اور مقابلہ کرو۔ اور مماثلت اور مفارقت کے اسباب بتاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۵۱) روس یا کناڈا کی فطری خطوں میں تقسیم کرو اور ہر خطے کی آب وہوا، پیداوار اور باشندوں کے پیشے بیان کرو۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۵۲) دریائے نیل یا دریائے رہائین کی گذرگاہ بتاؤ۔ ان کے طاس (Basin) کے مختلف حصوں میں کیا کیا صنعتیں رائج ہیں۔ ان صنعتوں کے موقع محل کے اسباب بیان کرو۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۵۳) مندرجہ ذیل واقعات کے اسباب بتاؤ۔

(الف) برطانی سلطنت میں آسٹریلیا اون کی سب سے زیادہ مقدار پیدا کرتا ہے

(ب) ڈنمارک کی اہم اشیائے برآمد مکھن، پنیر، جانور، اور انڈے ہیں۔

(ج) ہندوستان میں آسام چائے کی سب سے بڑی مقدار پیدا کرتا ہے۔

(د) شمالی ہند میں دہلی بڑا ریلوے جنکشن ہے۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۲۳ء)

(۵۴) حسب ذیل کا مختصر حال لکھو۔ (الف) موقع محل (ب) کردار (ج) سبب

(د) شمالی امریکہ کے "پرائریز" یا جنوبی امریکہ کے "سلواس" کی معاشی اہمیت۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۳ء)

(۵۵) فرض کرو کہ تم تونس سے کیپ ٹاؤن تک افریقیہ کے وسط میں سے ہو کر سفر کرنے والے ہو۔ پس تمہیں جس جس آب و ہوا اور نباتات کے رقبوں سے گزرنا پڑے گا انہیں بیان کرو۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۳ء)

(۵۶) افریقیہ اور جنوبی امریکہ کا حسب ذیل میں مقابلہ کرو:۔

(الف) موقع محل (ب) سطحی خصوصیات (ج) آب و ہوا کے خطے۔

جہاں جہاں ممکن ہو اختلاف کے اسباب بتاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۲۲ء)

(۵۷) برطانی شمالی امریکہ کو اہم نباتاتی خطوں میں تقسیم کرو اور فطری پیداواروں اور باشندوں کے پیشوں کے درمیان تعلق بتاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۲۲ء)

(۵۸) ٹنڈرا میں رہنے والے لوگوں کی زندگی کا حال بیان کرو۔ اور اس کا مقابلہ وادی گنگا میں رہنے والے لوگوں کی زندگی سے کرو۔ اختلاف کے اسباب بتاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۲۲ء)

(۵۹) آسٹریلیا کی اہم نباتاتی خطوں میں تقسیم کرو اور فطری پیداواروں اور باشندوں کے پیشوں کے درمیان تعلق بتاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۲۱ء)

(۶۰) دریائے کانگو اور دریائے نیل کے طاسوں کا حسب ذیل حیثیتوں سے فرق بتاؤ۔

(الف) موقع محل (ب) آب و ہوا۔ اور (ج) زراعتی ترقیات۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۲۱ء)

(۶۱) حسب ذیل کا موقع محل بیان کرو اور ان کے متعلق کوئی اہم بات جنگ عظیم کے خاص حوالوں سے بیان کرو۔ السیس۔ لورین، کامران، پولینڈ، ٹرسٹے اور سالونیکا۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۲۰ء)

(۶۲) یورپ کے کن ملکوں میں بارش (الف) تمام سال (ب) زیادہ تر گرما میں۔
(ج) زیادہ تر سرما میں ہوتی رہتی ہے۔ اپنے جواب کے اسباب بھی بیان کرو۔
(پنجاب میٹرک سنہ ۱۹۲۰ء)

(۶۳) ناروے یا انگلستان یا اسکاٹ لینڈ کے مشرقی ساحل پر ماہی گیری کا حال بیان کرو۔
ماہی گیری کے اہم مقامات، اُن بندرگاہوں کا حال جہاں سے لوگ ماہی گیری کے لئے نکلتے ہیں اور
ماہی گیروں کا طرز زندگی بیان کرو۔ (پنجاب میٹرک سنہ ۱۹۱۹ء)

(۶۴) سنگاپور کے اہم برآمدات کیا ہیں اور بحیثیت بندرگاہ کے اس مقام کو کیا خاص
فوائد حاصل ہیں۔ (پنجاب میٹرک سنہ ۱۹۱۹ء)

(۶۵) خانہ بدوش قبائل دنیا کے کن حصوں میں رہتے ہیں؟ ان کا طرز زندگی۔
(الف) سرد خطے اور (ب) گرم خطے میں کیا ہوتا ہے بیان کرو۔ (پنجاب میٹرک سنہ ۱۹۱۹ء)

(۶۶) جنگ عظیم میں ان کی اہمیت کے حوالہ سے حسب ذیل کا حال لکھو۔ ہیلی گو لینڈ لیل
وارسا۔ بلگریڈ۔ سالونیکا۔ درہ دانیال۔ بغداد۔ (پنجاب میٹرک سنہ ۱۹۱۸ء)

(۶۷) (الف) برطانیہ کلاں کے جزیرہ کا آئرلینڈ کے جزیرے سے اختلاف بتاؤ۔ پہلے
جزیرے کی بڑی بڑی سطوح مرتفع کے نام بتاؤ۔
(ب) مندرجہ ذیل کہاں واقع ہیں۔ دی ہائی لینڈس۔ دی لیک ڈسٹرکٹ دی بلاک کنٹری
دی فن ڈسٹرکٹ۔ دی ڈاگر بینک؟ (پنجاب میٹرک سنہ ۱۹۱۸ء)

(۶۸) مندرجہ اشیاء کے مذکورہ موقع محل ہونے کے تم کیا اسباب بتاؤ گے:۔ سویڈی
دیاسلائیاں، سوس دودھ، اسپینی شراب، سیلونی چائے، چینی ریشم، ملتانی برتن۔
(پنجاب میٹرک سنہ ۱۹۱۷ء)

(۶۹) براعظم جنوبی امریکہ کن فطری خطوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟ اس واقعہ کے اسباب بتاؤ کہ اس براعظم کے گنجان آبادی کے رقبے یا تو ساحل پر واقع ہیں یا تو ساحل کے قریب ہیں۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۱۷ء)

(۷۰) "فطری خطہ" کیا چیز ہے؟ شمالی امریکہ کو فطری خطوں میں تقسیم کرو اور تمہارے بیان کردہ ہر رقبہ کے اہم خصوصیات بتاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۶ء)

(۷۱) انگلستان کے باشندوں کے اہم صنعتی پیشے کیا کیا ہیں؟ یہ صنعتیں کہاں قائم ہیں، اُن کا اثر ملک کی آبادی کی تقسیم پر کیا پڑتا ہے؟ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۶ء)

(۷۲) براعظم آسٹریلیا کے اہم طبعی خصوصیات بیان کرو اور بتاؤ کہ اُن کا تقسیم آبادی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۵ء)

(۷۳) خط استوا پر شدید بارش ہونے کے اسباب سمجھاؤ۔ اور منطقات حارہ پر ریگستان کے پٹوں کے واقع ہونے کی وجہ بتاؤ۔ براعظم افریقیہ میں ان تین پٹوں کی وسعت بتاؤ اور ان میں کی اہم ترین نباتی پیداواروں کے نام گناؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۵ء)

(۷۴) آسٹریلیا کا ایک نقشہ کھینچو جس میں پہاڑ، دریا، اور اہم شہروں کو واضح کرو۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۱۴ء)

(۷۵) مندرجۂ ذیل شہروں کا موقع محل بیان کرو اور بتاؤ کہ کن جغرافی حالات نے ان کو اہم بنایا ہے۔ کلکتہ، کراچی، پشاور، قسطنطنیہ، دہلی، بنگال، پرتھ، اور ڈربن۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۱۳ء)

(۷۶) ہندوستان اور افریقیہ کی سطح کی مماثلت اور اختلاف بیان کرو۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۱۳ء)

(۷۷) ایشیا کے دو جنوبی سطوح مرتفع کے طبعی خصوصیات کی مماثلت اور اختلاف بیان کرو۔
(پنجاب میٹرک ۱۹۱۲ء)

(۷۸) مندرجۂ ذیل میں کسی ایک کا بیان لکھو۔ (الف) پیرس سے روما تک ریل کا سفر یا (ب) سنگاپور سے ٹوکیو ہاما تک ساحلی بحری سفر۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۱ء)

(۷۹) برطانیہ کلاں کی اہم معدنی اور حرفتی صنایع کیا ہیں؟ بتاؤ کہ دوسرے کا دارومدار کس حد تک پہلے پر ہے۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۱ء)

(۸۰) شمالی اور جنوبی امریکہ کے دریاؤں کے نظام کا اختلاف اور مماثلت بیان کرو۔ اہم بندرگاہوں یا دریاؤں کا تعلق اہم ترین اشیائے تجارت کے ساتھ بیان لکھو۔
(پنجاب میٹرک ۱۹۱۱ء)

(۸۱) مندرجۂ ذیل صنعتیں خاص طور پر کہاں رائج ہیں۔ ریشمی اشیا، بھیڑوں کی پرورش، ٹین کی کان کنی، گیہوں کی کاشت، ربر کی پیداوار؟ تم جن مقامات کا نام بتاؤ گے اُن کے جغرافی خصوصیات کا تعلق اِن صنائع کیا ہے بتاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۰ء)

(۸۲) چند ایسی فطری خصوصیات بیان کرو جن سے کسی ملک کی تجارتی سرسبزی کو ترقی ہوتی ہو۔ اپنے جواب کی توضیح ہندوستان، جرمنی اور ممالک متحدہ امریکہ کے حوالہ سے کرو۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۱۰ء)

(۸۳) برِ اعظم شمالی امریکہ کی طبعی تعمیر کا حال احتیاط کے ساتھ بیان کرو۔ بمقابلہ مغربی ساحل کے مشرقی ساحل کے دندانہ دار ہونے کا تم کیا سبب بتاؤ گے؟ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۰ء)

(۸۴) مندرجۂ ذیل کے موقع محل اور اہمیت کے اسباب بیان کرو۔ کراچی، لائل پور، بندر سعید، سین فرینسسکو، سڈنی، مارسیلز۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۱۰ء)

(۸۵) ممالک متحدہ امریکہ کے باشندوں کے صنعتی پیشوں کا حال بیان کرو اور بتاؤ کن بندرگاہوں سے
ان کی پیداواریں برآمد کیجاتی ہیں ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۹ء)

(۸۶) طبعی خصوصیات اور آب و ہوا میں ایشیا اور یورپ کی مماثلت اور اختلاف بتاؤ ۔ مماثلت
اور اختلاف کے جتنے بھی امور تمہیں معلوم ہوں لکھو ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۹ء)

(۸۷) براعظم افریقہ کتنے فطری خطوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے؟ ہر ایک خطے کے طبعی اور آب و ہوائی
خصوصیات اور اُن کا نباتات پر جو اثر پڑتا ہے بیان کرو۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۹ء)

(۸۸) جس قدر بھی اسباب تم بیان کر سکتے ہو کرو کہ کیوں افریقہ کا اندرونی حصہ اتنے عرصہ تک
غیر منکشف رہا ۔ اس براعظم کے فطری ذخائر کو کام میں لانے اور ترقی دینے کے لیے کون کون سی یورپی
قومیں مصروف ہیں اور کس کس رقبہ میں مصروف ہیں؟ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۸ء)

(۸۹) اس واقعہ کی تائید میں تم کیا دلائل لکھو گے کہ برطانی قوم ایک بڑی صناع قوم ہے ۔
برطانیہ کی بڑی بڑی صنعتوں کا نام اور اُن کا موقع محل بتاؤ ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۸ء)

(۹۰) جاپان کی آب و ہوا اور پیداوار کا حال لکھو ۔ اس ملک کے محل وقوع اور طبعی خصوصیات
کا اثر اس کی آب و ہوا پر کیا پڑتا ہے ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۰۷ء)

(۹۱) دنیا کے اطراف ایک سفر کا منصوبہ بناؤ اور بتاؤ کہ تم اپنے راستہ پر کن کن اہم مقامات
سے گزرو گے ۔ (بمبئی ۔ ایس ۔ ایل ۔ سی ۱۹۲۹ء)

(۹۲) مندرجۂ ذیل شہروں میں سے کسی پانچ شہروں کا محل وقوع بتاؤ اور بیان کرو کہ ان کے
اس موقع محل سے اُن کی ترقی پر کیا اثر پڑا ۔ بمبئی ، سنگاپور ، سڈنی ، نیویارک ، لندن ، پیرس ،
کیپ ٹاؤن ، قسطنطنیہ ۔ (بمبئی ۔ ایس ۔ ایل ۔ سی ۱۹۲۶ء)

(۹۳) سمجھاؤ کہ کیوں :-

(الف) ہندوستان مشنیں درآمد کرتا ہے۔

(ب) انگلستان روئی کے پارچہ جات تیار کرتا ہے۔

(ج) ممالک متحدہ امریکہ پٹرول برآمد کرتا ہے۔

(د) جاپان کپاس درآمد کرتا ہے۔

(ھ) فرانس شراب بناتا ہے۔

(و) آسٹریلیا اون برآمد کرتا ہے۔ (بمبئی اس۔ال سی ۱۹۲۶ء)

(۹۴) مندرجۂ ذیل میں سے کسی تین قوموں کی زندگی اور پیشوں پر جغرافی حالات کس طرح اثر ڈالتے ہیں بتاؤ۔ (۱) مچھیس (۲) گورکھا (۳) بنگالی (۴) حبشی (۵) اسکیمو

(بمبئی، اس۔ال سی ۱۹۲۶ء)

(۹۵) اندرونی کشتی رانی کے لحاظ سے شمالی امریکہ کی ندیوں کا افریقیہ کی ندیوں سے مقابلہ کرو

(مدراس میٹرک ۱۹۲۶ء)

(۹۶) اگر ممکن ہو تو ایک خاکہ کے ذریعہ ممالک متحدہ جنوبی افریقیہ (یونین آف ساؤتھ افریکا) کے ملکوں کا اضافی موقع محل بتاؤ۔ ہر ملک کی اہم پیداوار کا جو برآمد کی جاتی ہیں حال اور اسباب بیان کرو۔ (مدراس میٹرک ۱۹۲۶ء)

(۹۷) ہندوستان کے جنوب سے ایشیا کے ساحل منجمد تک اگر سفر کیا جائے تو کن کن نباتاتی منطقوں سے گزرنا پڑے گا؟ نباتات میں ان تغیرات کی وجوہ بیان کرو۔

(مدراس میٹرک ۱۹۲۶ء)

(۹۸) مندرجۂ ذیل شہروں کی اہم صنعتوں میں سے کوئی ایک بیان کرو اور مختصر طور پر بتاؤ کہ ہر ایک کو (الف) ضروری خام پیداوار کے حاصل کرنے میں اور (ب) مصنوعہ شئے کی

نکاسی میں کیا آسانی ہے۔ مدراس، تنکاگو، غیلن، اشاک ہوم، براڈفرڈ۔ (مدراس میٹرک سنہ ۱۹۲۶ء)

(۹۹) ہندوستان کے مشرقی خط ساحلی کی بمقابلہ ناروے جیسے ملک کے خط ساحلی کے کیا خصوصیات ہیں؟
اِن ہر دو قسم کے ساحلوں کو تجارت کے لیے کیا فوائد یا نقصانات حاصل ہیں؟ (مدراس میٹرک سنہ ۱۹۲۶ء)

(۱۰۰) مندرجۂ ذیل شہروں کا جغرافی محل وقوع بیان کرو اور بتاؤ کس طرح اس موقع محل سے انہیں اہمیت حاصل ہوئی۔ حلب، فیومے، قسطنطنیہ، بوے نوس آئرس، کراچی۔ (مدراس میٹرک سنہ ۱۹۲۰ء)

(۱۰۱) ہندوستان یا مابین النہرین (میسوپوٹامیا) دونوں میں سے کسی ایک ملک کی کسی بڑی آبپاشی کی تجویز کے متعلق تم کیا جانتے ہو بیان کرو۔ (مدراس میٹرک سنہ ۱۹۲۰ء)

(۱۰۲) آسٹریلیا کی توزیع (تقسیم) آبادی کا کچھ حال لکھو۔ اس ملک کی آبادی کی گنجانی میں اختلاف کے اسباب بیان کرو۔ (مدراس میٹرک سنہ ۱۹۲۰ء)

(۱۰۳) برطانیہ کلاں کے اہم صنعتی اضلاع میں سے چار اضلاع کا محل وقوع بتاؤ۔ اِن کے اہم صنائع کیا ہیں؟ وہ صنائع وہاں کیوں جاری ہیں۔ (مدراس میٹرک سنہ ۱۹۲۰ء)

(۱۰۴) مختصر حال اور اسباب بیان کرو:- جنوبی یورپ کے بحر متوسطی خطے کی (۱) آب و ہوا۔ (۲) نباتات۔ (مدراس میٹرک سنہ ۱۹۲۰ء)

(۱۰۵) دریائے نیل کی گزرگاہ کا حال لکھو اور بتاؤ کہ اس دریا سے کیا کام لیا جاتا ہے۔
(مدراس میٹرک سنہ ۱۹۲۰ء)

(۱۰۶) ہندوستان کو مندرجۂ ذیل امور میں کیا فوائد اور کیا نقصانات حاصل ہیں۔

(الف) زراعت

(ب) صنعت و حرفت

(ج) اندرونی اور بیرونی حمل و نقل (مدراس میٹرک سنہ ۱۹۲۱ء)

(۱۰۷) آب وہوا کو تشکیل دینے والے اہم امور کون کون سے ہیں؟ مندرجہ ذیل میں ایک ایک کی آب وہوا کو سمجھاؤ اور اس کے اسباب بیان کرو۔ شمالی کناڈا، اطالیہ، نیوزی لینڈ۔
(مدراس میٹرک ۱۹۲۱ء)

(۱۰۸) صحرا کا کچھ حال بیان کرو۔ اس کے حالات کا (۱) آسٹریلیائی ریگستان اعظم سے اور (۲) ریگستان کالاہاری سے مقابلہ کرو۔ (مدراس میٹرک ۱۹۲۲ء)

(۱۰۹) کناڈین پیسیفک ریلوے کے ذریعہ موسم گرما میں کناڈا کے وار پار ایک سفر کا حال لکھو۔ اپنے جواب میں ان امور کا حوالہ دو۔ (الف) طبعی خصوصیات (ب) پیداوار (ج) شہر (مدراس میٹرک ۱۹۲۲ء)

(۱۱۰) مندرجہ ذیل شہروں میں سے کسی پانچ کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔ ان کا موقع محل کیسا ہے؟ انہیں کیوں اہمیت حاصل ہے؟

سنٹ لوئی، ریو دے ژنے رو، ڈربن، شانگھائی، ولادی وسٹک، گلاسگو، ڈنڈی، مارسیلز، بغداد، یوکوہامہ۔ (مدراس میٹرک ۱۹۲۲ء)

(۱۱۱) جنوبی امریکہ کے ارتفاع کا ایک نقشہ کھینچو جس میں دریاؤں کے بڑے بڑے نظام بتاؤ۔
(مدراس میٹرک ۱۹۲۲ء)

(۱۱۲) یورپ اور ایشیا کے براعظموں سے مثال دے کر سمجھاؤ کہ کس طرح فطری حد بندیوں نے باشندوں کی توزیع (تقسیم) پر اثر ڈالا ہے۔ (مدراس میٹرک ۱۹۲۳ء)

(۱۱۳) افریقیہ کے ارتفاع کا ایک نقشہ کھینچو جس میں پانچ بڑے دریا ظاہر کرو۔
(مدراس میٹرک ۱۹۲۳ء)

(۱۱۴) برطانیہ کلاں کا ایک نقشہ کھینچو جس میں مندرجہ ذیل صنائع کے نام اور بڑے مراکز ظاہر کرو۔

کوئلہ، لوہا اور فولاد، روئی کے اشیاء کی صنعت اونی اشیاء کی صنعت، جہاز سازی۔
ہر رقبہ کے اہم مقام پر نشان کرو اور نام لکھو (مدراس میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۱۱۵) آسٹریلیا میں بارش کی توزیع کا حال بتاؤ اور اس کے اسباب لکھو۔
(مدراس میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۱۱۶) مندرجہ ذیل میں سے کسی دو دریاؤں کا حال لکھو اور مقابلہ کرو۔ یانگ تسے کیانگ۔ لاپلاٹا، کانگو، ڈانوب، مسی سپی، سندھ۔ (مدراس میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۱۱۷) نہر پنامہ کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ نہر سوئز سے اس کا مقابلہ کرو۔
(مدراس میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۱۱۸) "تاریک براعظم" اس نام کی توجیہہ کرو۔ کیا یہ نام اب بھی موزوں ہے؟
(مدراس میٹرک ۱۹۲۴ء)

(۱۱۹) نباتی پیداوار اور جانوروں کے بارے میں افریقیہ کا ہندوستان سے مقابلہ کرو۔
(مدراس میٹرک ۱۹۲۵ء)

(۱۲۰) آب و ہوا اور بارش میں آسٹریلیا کا جنوبی افریقیہ سے مقابلہ کرو۔
(مدراس میٹرک ۱۹۲۵ء)

(۱۲۱) سوئز سے ہانگ کانگ تک جنوبی ایشیا کا ایک نقشہ کھینچو اور اس میں

(الف) خط سرطان، خط استوا، اور طول بلد ۹۰ مشرق کا نصف النہار بتاؤ۔

(ب) ہمالیہ ہندوکش، اراکان پہاڑ اور دشت لوط داخل کرو۔

(ج) ایراوادی، میکانگ اور برہم پتر کی گذرگاہیں بتاؤ

(د) کابل، لنکا، مانڈلے، کینٹن، سیانگ گوار کے نشان کرو اور نام لکھو
(یو۔ پی۔ ایچ۔ ایس ۱۹۲۴ء)

(۱۲۲) ٹنڈرا کے سرد ریگستانوں کے باشندوں کی زندگی کا گرم صحرا کے باشندوں کی زندگی سے مقابلہ کرو۔ (یو۔پی۔ایچ۔ایس ۱۹۲۴ء)

(۱۲۳) جزیرۂ لنکا (سیلون) کا حال حسب ذیل امور کے متعلق بیان کرو:-

(الف) دنیا میں اس کی حیثیت۔

(ب) اس کی طبعی خصوصیات۔

(ج) اس کی آب و ہوا اور نباتات۔

(د) اس کے باشندے اور ان کے پیشے۔ (یو۔پی۔ایچ۔ایس ۱۹۲۴ء)

(۱۲۴) بہ شمول برما و لنکا (سیلون) ہندوستان کا نقشہ کھینچو اور اس میں:

(الف) طول بلد ۶۰° مشرق۔ طول بلد ۹۵° مشرق۔ عرض بلد ۲۰° شمال اور عرض بلد ۳۰° شمال۔ حاشیہ پر بتاؤ اور نشان ڈالو۔

(ب) بھوٹان، میسور اور ٹراونکور کے حدود بتاؤ اور ان کے نام لکھو۔

(ج) ایک خط سے الایچی کی پہاڑیاں، دریائے کائیمر، کوہ سلیمان بتاؤ۔

(د) ایک ایک نقطہ سے ملتان، پونا، بنگلور، شلانگ بتاؤ اور ان کے نام لکھو۔

(ہ) ایک ایک چلیپے سے خیبر اور پالگھاٹ کے رخنے بتاؤ اور نام لکھو۔

(و) تظلیل (سایہ کاری) سے کوئلہ اور پٹرول کے اہم رقبے بتاؤ۔

(ز) ایک ایک خط سے گرمائی خطوط متساوی الحرارت (۱۰۰°) فارن ہیٹ اور (۸۰°) فارن ہیٹ کے بتاؤ اور ان پر درجہ حرارت لکھو۔

(ح) شمالی عرض بلد (۲۰°) کے جنوبی رقبہ میں جہاں جہاں سرمائی بارش (۱۰) انچ سے زیادہ ہوتی ہو تظلیل (سایہ کاری) سے نمایاں کرو۔ (یو۔پی۔ایچ۔ایس ۱۹۲۵ء)

(۱۲۵) حسب ذیل سرخیوں کے تحت چلی یا نیوزی لینڈ کے عام حالات لکھو۔

(الف) عالمی موقع محل۔

(ب) طبعی خصوصیات۔

(ج) آب و ہوا۔

(د) پیداوار (یو۔ پی۔ ایچ۔ ایس ۱۹۲۵ء)

(۱۲۶) مندرجۂ ذیل واقعات کے اسباب لکھو۔

۱۔ تجارتی نقطۂ نظر سے دریائے مرّی دریائے سندھ سے بہت زیادہ اہم ہے

۲۔ بحرِ متوسط کا شمالی ساحل جنوبی ساحل سے زیادہ تجارتی قدر و قیمت رکھتا ہے

(یو۔ پی۔ ایچ۔ ایس ۱۹۲۵ء)

(۱۲۷) اشکال کے ساتھ سمجھاؤ کہ کیوں اصولاً منطقہ معتدلہ سے منطقہ حارّہ میں گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ شمالی منطقہ معتدلہ میں ایسے مقامات کی مثالیں دو جہاں درجۂ حرارت عام طور پر بہت اونچے ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے کیا اسباب ہیں بیان کرو۔ (یو۔ پی۔ ایچ۔ ایس ۱۹۲۶ء)

(۱۲۸) مندرجۂ ذیل میں سے تین کا حال لکھو جس میں یہ باتیں درج ہوں۔

(الف) درخت کا وہ حصہ جو خاص طور پر اہم ہے۔ (ب) درخت کی خصوصیات۔

(ج) سود مند کاشت کے لیے ضروری حالات (د) وہ رقبے جہاں یہ زیادہ تر پیدا ہوتا ہے۔

چائے۔ ربر۔ سنکونا۔ چاول۔ زیتون۔ (یو۔ پی۔ ایچ۔ ایس ۱۹۲۶ء)

(۱۲۹) ایک جہاز جو لندن اور سڈنی کے درمیان تجارتی سفر کرتا ہے اپنے راستہ میں کولمبو میں لنگر انداز ہوتا ہے۔ صرف کولمبو اور سڈنی کے درمیان اُن اہم بندرگاہوں کے نام بتاؤ

جہاں یہ جہاز لنگرانداز ہوگا۔ اور درآمد اور برآمد میں کس کس قسم کی تجارت اس جہاز سے ہر بندرگاہ پر ہوگی (مغربی آسٹریلیا کا عام راستہ فرض کیا جائے) (یو۔پی۔ایچ۔ایس ۱۹۲۶ء)

(۱۳۰) مندرجۂ ذیل میں سے کسی چار کا جواب دو:۔

(الف) صحرا میں کھجور کے درخت کیوں پائے جاتے ہیں؟

(ب) افریقیہ میں عام طور پر صنوبر کے جنگل کیوں نہیں پائے جاتے؟

(ج) بہ نسبت افریقیہ کے بڑے دریاؤں کے جنوبی امریکہ کے بڑے دریاؤں میں سمندری جہازوں کی جہازرانی کیوں آسان ہے؟

(د) لندن کے مشرقی اور مغربی طول بلد کا ہر درجہ مدراس کے مشرقی اور مغربی طول بلد کے ہر درجہ سے کئی میل چھوٹا کیوں ہے؟

(ھ) پنجاب کی ریلوں کے اکثر راستے دریاؤں کے ساتھ ساتھ کیوں ہیں؟

(و) نمکین بحیرۂ اعظم (گریٹ سالٹ لیک، شمالی امریکہ کی دوسری بڑی جھیلوں سے کیوں زیادہ نمکین ہے؟ (یو۔پی۔ایچ۔ایم ۱۹۲۱ء)